غدیرِ خم اور خطبۂ غدیر

تحقیق و نگارش

حضرت آیۃ اللہ علامہ سید ابن حسن نجفی

ادارہ تمدّنِ اسلام

پوسٹ بکس ۱۳۶۹۸ کراچی ۵۵۹۵۰ پاکستان

Ghadeer-i-Khum
aur
Khutbai Ghadeer

This book was designed and produced by Softlinks and Fazlee Sons (Pvt) Limited, Karachi, Pakistan.

Art Director
Saiful Islam

ISBN 969-8052-12-7

تحقیق و نگارش:
حضرت آیۃ اللہ علامہ سید ابن حسن نجفی
پیش کش:
سید شمس نجفی
خطاطی:
رشید رستم قلم
تزئین:
سیف الاسلام
طباعت:
فضلی سنز کراچی
ناشر:
ادارۂ تمدن اسلام، کراچی پاکستان
پوسٹ بکس ۱۳۶۹۸، کراچی ۷۵۹۵۰

بسم الله الرحمن الرحيم
اَلیومَ اَکملتُ لَکمُ
دینَکمُ وَاَتممتُ
عَلیکمُ نِعمَتی
وَرَضیتُ لَکمُ
الاسلامَ دیناً
صدق الله العلی العظیم

فہرستِ مضامین

ہمارا مقصد

اسلام کا سویرا ہُوا، تو دُنیا کی قِسمت جاگ گئی! دُور دُور تک نُور و سُرور کا سماں تھا! خاص کر اُس وقت کے عربوں کی تو کایا پلٹ گئی — رات دِن ہُن برسنے لگا —!

مگر اِس کے باوجُود بعض عناصر شروع ہی سے خُدا کے اِس دِین کی کاٹ کرتے رہے! — کوئی حربہ ایسا نہ تھا جو انھوں نے اس کی پیش رفت کو روکنے کے لیئے نہ اِستعمال کیا ہو —! جدھر دیکھیے کمانیں زہ کی جارہی ہیں، تلواریں سان چڑھ رہی ہیں — قدم قدم تخریبی کارروائیاں نفس نفس زہریلی تشہیر — لیکن اِس کے باوجود قرآن کا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکا! — صبح و شام کلمے کی شان بڑھتی رہی، اور توحید کا پرچم لہراتا رہا —!

ھاں! جو لوگ اپنی مہمل پیش گوئیوں کے سبب خود اپنی نظروں میں مات کھا چکے تھے — اور اپنی لغو بیانی کی وجہ سے پُرانی ساکھ کھو بیٹھے تھے، اب ان کے پاس، عوام کو بہکانے کا صرف ایک

طریقہ رہ گیا تھا، وہ یہ کہ اِس بات کو خوب ہوا دی جائے کہ — آج نہیں تو کل، بانیِ اسلام دُنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور ان کی جگہ لینے والا کوئی ہے نہیں! — لہٰذا اُدھر ان کی آنکھ بند ہوئی اِدھر چراغ گُل — قصہ ختم اور محفل برخاست —!

مگر حقیقت یہ کہ اس بدخواہ ٹولے نے جس زور و شور سے ان مُعاندانہ خیالات کو پھیلانے کی کوشِش کی تھی، اُسی شِدّت سے اُسے مُنہ کی کھانا پڑی۔

چُنانچہ قرآنِ حکیم کے پانچویں سورے سُورۂ مائدہ کی تیسری آیت منکروں کی اس نفسیاتی کیفیت کو بیان کرتے ہُوئے مومنوں کو یوُں اطمینان دِلاتی ہے:

(ایمان والو!) "— آج حقیقتوں سے اِنکار کرنیوالوں کو تمھارے دِین کی طرف سے پُوری مایوسی ہو چکی ہے۔ لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمھارے دِین کو تمھارے لئے مکمّل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمھارے لئے اسلام کو تمھارے دِین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔"

مطلب یہ نِکلا کہ جو لوگ یہ سوچ بیٹھے تھے کہ بس! چار دِن کی چاندنی تھی، چٹک چکی، اس کے بعد تو پھر اندھیرا ہی اندھیرا ہے —!

انھیں ہمیشہ کے لئے یہ ہمت شکن جواب دیا گیا کہ سلسلۂ وحی کی کاٹ کرنے والو! نا اُمیدی تمھارا مقدّر اور ناکامی تمھارا نصیب! قدرت کا منشاء پورا ہونیوالا ہے۔ تم سمجھتے تھے کہ اللہ کے آخری رسولؐ اپنی ذاتی اور شخصی حیثیت میں نہیں رہیں گے تو سارا کیا دھرا برباد ہوکر رہ جائیگا ـــــ لیکن تمھیں کیا خبر کہ خُدا کے لطف وکرم سے دینِ اسلام کی سلامتی اور بقاء کیلئے یہ طے ہوچکا ہے کہ جب سرکار پیغمبرِ اکرمؐ اس دُنیا سے کوُچ فرمائیں گے تو آپ کی نیابت میں کوئی حضورؐ ہی کی صفات کا حامل اور آپ ہی کی استعداد کا مظہر اسی پیمبرانہ انداز اور جذبے سے کارِ رسالت کو انجام دیتا رہے گا۔

آپؐ چونکہ نبوت انتہا کو پہنچ چکی ہے لہٰذا امامت کی ابتدا ہوگی اور اس عنوان سے خُدا کے دیئے ہوئے نظامِ زندگی کو ایک آئینی محافظ اور اسلامی ریاست کیلئے مثالی اور معیاری سربراہ کا تعیّن ہوجائے گا۔

* الحمدُللہ ـ ۱۸ ذی الحجہ ۱۰ھ مطابق ۲۱ مارچ ۶۳۲ء کو خُدا کے حکم اور رسولؐ کے ہاتھوں یہ فرض انجام پاگیا ـــ اِس طرح کہ علیؑ مولا بنے سہرا بندھا مُشکل کُشائی کا! ـــــ یہ مُبارک دِن عالمِ اسلام کی انتہائی فرحت بیز و بہجت انگیز یادوں کو اپنے کلیجے سے لگائے ہوئے ہے۔

نیز قابلِ ذکر بات یہ کہ اس سال "غدیرِ خم" کی سرگذشت کو چودہ سو سال پورے ہو رہے ہیں، اور اربابِ ایمان دُنیا بھر میں دُھوم دھام سے عیدِ غدیر کی چہار صد سالہ تقریب منعقد کر رہے ہیں۔

ادارۂ تمدّنِ اسلام بھی اس اَبدی مسرت کے پُرشکوہ جشن میں شرکت کا آرزومند تھا۔ بس! اسی نیک مقصد سے غدیرِ خم اور خطبۂ غدیر پیش کرنیکی سعادت حاصل کی گئی! البتہ ؎

راہی کہ خضر داشت زسرچشمہ دُور بُود
لب تشنگی زراہ دگر بردہ ایم ما!

پہلے منشورات کی طرح، اس بہار بداماں تحقیق و تحریر کو بھی حضرت آیۃ اللہ علاّمہ سیّد ابنِ حسن نجفی کا قلم دستیاب ہُوا — اختصار کے باوجود، کتاب کے ہر گوشے میں جدید ذہن و فکر کی تسکین کے لئے بہت کچھ موجود ہے۔

خُدا کرے ہماری دوسری پیش کشوں کی طرح یہ کوشش بھی سب کو پسند آئے۔

سیّد شمس نجفی

ادارۂ تمدّنِ اسلام
کراچی۔ پاکستان۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

❁ خدا کا فرمان

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا نیز تم پر اپنی نعمت بھی پوری کر دی اور اسلام کے آئین کو تمہارے لئے پسند کر لیا۔ (پ۶۔ سورۂ مائدہ آیت ۳)

❁ حافظ ابو نعیم اصبہانی جیسے محدث۔ فخر الدین رازی اور ابو السعود جیسے مفسر، خوارزمی اور سبط ابن جوزی جیسے دانشور نیز حافظ ابو بکر خطیب بغدادی جیسے مورخ اور واحدی جیسے تاریخ قرآن پر عبور رکھنے والے دانشمند لکھتے ہیں کہ یہ آیۂ وافی ہدایہ غدیر خم کی مسرت انگیز تقریب کے موقع پر نازل ہوئی! [1]

---

[1] ما نزل من القرآن فی علیؑ صفحہ ۵۶ طبع ایران تذکرۃ الخواص صفحہ ۳۶ طبع بیروت
تفسیر رازی جلد ۳ صفحہ ۵۲۳ تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۹۰ طبع مصر
تفسیر ابو السعود برحاشیہ رازی جلد ۳ صفحہ ۵۲۳ اسباب النزول صفحہ ۱۰۵ طبع بیروت
مناقب خوارزمی صفحہ ۸۰ طبع ایران
تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۹۰ مطبوعہ مصر

❁ ارشادِ رسولؐ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلعم): يَوْمُ غَدِيْرِ خُمٍّ اَفْضَلُ اَعْيَادِ اُمَّتِيْ، وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ اَمَرَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ بِنَصْبِ اَخِيْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَمًا لِاُمَّتِيْ يَهْتَدُوْنَ بِهٖ مِنْ بَعْدِيْ، وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ اَكْمَلَ اللّٰهُ فِيْهِ الدِّيْنَ، وَ اَتَمَّ عَلٰى اُمَّتِيْ فِيْهِ النِّعْمَةَ، وَرَضِيَ لَهُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔

❁ صادق آلِ محمدؐ بیان کرتے ہیں :- سرکارِ رسالت مآبؐ نے ارشاد فرمایا: کہ "یومِ غدیرِ خم" میری اُمّت کی تمام عیدوں میں سب سے بہتر ہے۔ یہ وہ دن ہے جبکہ ایزدِ متعال نے مجھے اپنے بھائی علیؑ ابنِ ابی طالب کو رہنمائے اُمّت مقرر کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگ میرے بعد ان سے ہدایت حاصل کر سکیں اور اسی روز پروردگارِ عالم نے دین کی تکمیل کی۔ اُمّت کو اتمامِ نعمت سے سرفراز کیا اور دینِ اسلام کو خوشنودی کی سند عطا فرمائی۔ [1]

---

[1] تفسیر فرات۔ فرات ابنِ ابراہیم ابنِ فرات۔ (متوفی ۳۱۰ھ) سورۂ مائدہ۔ صفحہ ۱۱۸ طبع تہران
روضۃ الواعظین۔ محمدؐ ابنِ فتال نیشاپوری۔ (شہید ۵۰۸ھ) صفحہ ۱۱۵۔ طبع بیروت
اقبال الاعمال سیّد ابنِ طاؤس۔ (متوفی ۶۶۴ھ) صفحہ ۴۶۶۔ طبع تہران
بحار الانوار۔ علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۱۱۱ھ) جلد ۹۵ صفحہ ۳۲۲۔ طبع بیروت

❁ علماء کی رائے

❊ علامہ ضیاء الدین مقبلی صنعانی مکّی (متوفی ۱۱۰۸ھ) حدیث غدیر کے بارے میں کہتے ہیں:

"فَإِنْ لَمْ یَکُنْ ھٰذَا مَعْلُوْمًا
فَمَا فِی الدِّیْنِ مَعْلُوْمٌ"

اگر غدیر کے واقعے کو جانی پہچانی چیز نہیں مانا گیا، تو پھر دین کی ہر بات ان جانی قرار پائیگی! الابحاث المسددہ

❊ علامہ مقبلی سوادِ اعظم کے بہت بڑے محقق تھے۔ اور آپ کے قلم سے نکلا ہوا یہ جملہ، انصاف پسند علمی حلقوں میں خاصا مشہور و مقبول ہے!

❊ ایک اور برجستہ عالم حافظ ابو العلاء ہمدانی کا دعویٰ ہے:

"أَرْوِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ بِمِائَتَیْنِ
وَخَمْسِیْنَ طَرِیْقًا"

میں اس روایت کو ڈھائی سو حوالوں سے بیان کر سکتا ہوں!

القول الفصل۔ الحداد جلد ۱ صفحہ ۴۴۵

❊ نیز کمال الدین محمد ابن طلحہ شافعی جیسے فکر و نظر رکھنے والے دانشور

لکھتے ہیں کہ: غدیر خم کا تذکرہ تو خود جناب امیر علیہ السلام کے ادبی ذخیرے میں موجود ہے[ا]۔ عالم اسلامی نے غدیر کے دن کو اپنی عید اور خوشیوں بھری تقریب قرار دیا ہے۔

ہاں! سرکار رسالتمآبؐ ہی نے اسے یہ حیثیت دی تھی! کیونکہ اس روز حضورؐ نے علیؑ کی ولایت کا اعلان کیا اور آپ کو اس اعلیٰ منصب پر فائز فرمایا؛ جو آپ کے معاصرین میں سے کسی کو بھی نہیں حاصل ہو سکا!

مطالب السؤل صفحہ ۵۳ مطبوعہ نجف اشرف

[ا] مولائے متقیانؑ نے اپنی ایک نظم میں جشن غدیر کی جانب یوں توجہ دلاتی ہے حضرتؑ کا شعر ہے:

فَاَوْجَبَ لِیْ وِلَایَتَهٗ عَلَیْکُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ (ا)

رسولِ خدا نے غدیر خم کے دن میری ولایت کو تم پر واجب قرار دیا ہے

نیز ایک اور قصیدے میں جناب امیر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

لِذَاکَ اَقَامَنِیْ لَهُمْ اِمَامًا
وَاَخْبَرَهُمْ بِهٖ بِغَدِیْرِ خُمٍّ (ب)

اس غرض سے (یعنی رہبری کے لیے) مجھے خلق خدا کا امام بنایا اور غدیر خم کے موقع پر نبی کریمؐ نے اس کا اعلان بھی فرمایا!

(ا) معجم الادباء یاقوت حموی جلد ۵ صفحہ ۲۶۶ - تذکرۃ الخواص صفحہ ۱۰۳ طبع مصر
(ب) ینابیع المودۃ قندوزی جزء ۱ صفحہ ۷۶ طبع بیروت

❁ کاروانِ رسالت!

سنہ ۱۰ھ میں سرکار ختم المرسلینؐ نے حج کا ارادہ فرمایا۔ ہجرت کے بعد سے حضور اکرمؐ مختلف اسباب کی بناء پر یہ فریضہ نہیں انجام دے سکے تھے مگر جیسے ہی فضا کو ٹھیک پایا اور حالات دُرست نظر آنے لگے، سرورِ کائناتؐ نے اپنے عزمِ صمیم کا اظہار کیا۔ اور لمحوں میں یہ فرحت انگیز خبر، بادِ صبا کے جھونکوں کی طرح صحرا صحرا، اور بستی بستی تک پہونچ گئی!

لوگ برسوں سے انتظار میں تھے۔ دیکھئے! کب نصیبا جاگتا ہے۔ اور کس وقت حج جیسی عبادت کے اعمال، سرتاجِ انبیاءؐ کے ساتھ میں ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔!

اب جو ایکا ایکی پتہ چلا کہ سرکار رحمتِ عالم کے برکت آفریں سفر کا اعلان کر دیا گیا ہے تو لوگوں کو اپنے دل کی مُرادیں پوری ہوتی دکھائی دینے لگیں! شوق کے دھارے نے تیزی پکڑی! سو سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ جیتے جاگتے ارمانوں کے ساتھ ہادیٔ برحقؐ کی رہنمائی میں سر کے بل چلنے کو تیار تھے۔ تاریخ نویسوں کے مطابق **۲۶** ذیقعدہ مطابق **۲۲** فروری ۶۳۳ء، ہفتے کے دن اللہ کے آخری رسولؐ نے غسل فرمایا۔ پھر ایک اُجلی اُجلی تہمد باندھ کر سرکار نے

صاف شفاف سی اکہری چادر اپنے دوشِ اقدس پر ڈال لی! - اور ننگے پیر چل پڑے! یہی وہ ہلکا پھلکا اور سیدھا سادہ رسمی لباس ہے جو آج بھی حریم کعبہ کا رُخ کرنے والے ہر شاہ و گدا کو پہننا پڑتا ہے!

اس کے بعد محبوبِ کبریا اپنے خاندان سمیت شہر سے باہر تشریف لائے۔ قافلہ تیّار تھا۔ بس! حکم کی دیر تھی۔ اشارہ پاتے ہی انسانوں کا ٹھہرا ہوا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا!

راہ و منزل!

حضور نبی کریمؐ کی مقدس زندگی کا کوئی ایسا واقعہ نہیں جسے سیرت نگاروں نے قلمبند نہ کیا ہو۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اس حقیقت کا بھی اعتراف کرنا پڑے گا کہ حضور اکرمؐ کے اس مبارک سفر کو جو خصوصیت حاصل ہوئی اسکے پیش نظر زائرین حرم اور غدیر کے متوالوں کا الفت میں رچا ہوا یہ کارواں جدھر جدھر سے گزرا۔ اور جہاں جہاں اترا اس کی تفصیلات کو "گزری ہوئی باتیں سمیٹ کر رکھنے والی کتابوں" نے جس طرح اپنے دامن میں محفوظ رکھا ہے اور جن مستند طریقوں سے اس واقعہ کے تمام اجزائے شہرت حاصل کی اس کی کہیں اور مثال نہیں ملتی۔ اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا کہ تاریخ نے اس قافلے کی "راہ و منزل" کے تمام نقش و نگار سمیٹ کر دل میں پیوست کرلئے اور رفتار و گفتار کی ہر انوٹ اپنے کلیجے میں اتار لی!

❁ مشہور صحابی حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری کا بیان ہے، کہ:

"میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو آگے پیچھے، دائیں بائیں جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے! اور جب آنحضرتؐ لبیک کہتے تھے تو چاروں طرف سے ایک غلغلہ انگیز آواز کی بازگشت سنائی دیتی تھی جس سے تمام کوہ و صحرا

گونجنے لگتے تھے۔"[1]

اعداد و شمار کے سلسلہ میں جن سیرت نگاروں نے احتیاط سے کام لیا ہے ان کا خیال ہے کہ اس مقدس سفر میں مدینہ سے جو لوگ آنحضرتؐ کے ساتھ روانہ ہوئے تھے ان کی تعداد نوے ہزار سے کسی طرح کم نہ تھی، ان کے علاوہ دوسرے علاقوں سے جو مسلمان مکے پہنچے تھے وہ بھی ہزاروں میں تھے جیسے حضرت علی علیہ السلام یمن کے حاجیوں کا ایک بہت بڑا قافلہ لے کر وارد مکہ ہوئے۔ پھر خدا کے شہر میں رہنے والے اور اطراف و اکناف کے باشندے بھی اچھے خاصے تھے جنھوں نے کاروانِ رسالتؐ میں شامل ہو کر اپنی قسمت چمکائی! اس لحاظ سے مشہور مورخ ابنِ اثیر جزری کا یہ اندازہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر کوئی ایک لاکھ چالیس ہزار کا مجمع تھا۔[2]

مدینے سے مکے تک کا یہ سفر دس دن میں طے ہوا۔ بتایا جاتا ہے کہ **۲۶** ذلیقعد ۱۰ھ مطابق ۶۳۲ء ہفتے کے دن دوپہر کے وقت سرورِ کونینؐ مدینہ منورہ سے چلے اور عصر کے ہنگام ذوالحلیفہ[3] (مسجد شجرہ) میں تھے۔ یہ جگہ مدینے سے آنے والوں کی میقات ہے۔ جو لوگ یثرب سے حج کے لئے جاتے ہیں انھیں یہاں رک کر حج کے قاعدوں پر عمل پیرا ہونے کی نیت کرنا پڑتی ہے۔

---

[1] صحیح مسلم۔ جلد ۸۔ کتاب الحج۔ صفحہ ۱۷۳۔ طبع مکتبۃ المثنی۔ بیروت

[2] السیرۃ النبویہ والآثار المحمدیہ۔ احمد زینی دحلان جلد ۲ صفحہ ۱۴۳۔ طبع دار المعرفہ بیروت

[3] یہ جگہ مدینۂ منورہ سے کوئی چھ میل کی دوری پر ہے اور "ابیارِ علی" کے نام سے علاقے میں زیادہ مشہور ہے۔ السیرۃ النبویہ۔ ڈاکٹر محمد بن ابوشہبہ۔ جلد ۲ صفحہ ۵۷۸۔ مطبوعہ دمشق

اور یہیں سے احرام باندھا جاتا ہے چنانچہ رہبرِ عالمؐ نے یہاں منزل کی. غسل فرمایا پھر احرام کے کپڑے زیبِ تن کئے. وہی ایک لُنگی! ایک انگوچھا! اللہ اللہ خیر صلاح! حضورؐ نے رات بھی یہیں بسر کی. صبح تڑکے یہاں سے نکل کھڑے ہُوئے. اور اتوار کے دن سُورج چڑھنے سے پہلے یلملم کو شرفِ قدوم بخشا پھر، قافلہ یہاں سے بڑھا تو رات کو نماز اور خاصے کی غرض سے کچھ دیر کے لئے شرف السیالہ میں رُکا. فریضۂ سحری عرق الظبیہ میں ادا کیا اور نسیمِ صبحگاہی کے ساتھ یہ کاروان رَوحاء میں تھا. وہاں سے چلا تو تیسرے پہر کو عصر کی نماز کے لئے چند لمحے منصرف میں صرف ہُوئے. مغرب، عشاء کی نماز اور رات کے کھانے کے لئے متعشی میں قیام ہُوا پھر تاروں کی چھاؤں میں موکبِ سالت نے منزلِ اثابہ کو عزت بخشی! اور جس وقت نیّرِ مشرق اپنی سُنہری کرنوں کو فرشِ راہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا. منزلِ عرج، غُبارِ کارواں کو دیکھ کر "چشم ما روشن دل ماشاد" کا ورد کر رہی تھی منگل کے دن صاحبِ معراج نے لحی جمل میں نزولِ اجلال فرمایا. بُدھ کو سُقیا میں قدرے استراحت فرمائی، شب کا بیشتر حصہ رستے میں گزرا، اور جُمعرات کو پچھلے پہر حضرتؐ کی سواری ابوا پہنچ گئی. ابوا میں حضورؐ کی والدہ گرامی کا مزار ہے. یہاں آمنہ کے لعل نے نماز ادا کی. جُمعے کے دن قافلہ جُحفہ میں تھا. ہفتہ کے روز قدید میں پڑاؤ ڈالا. اتوار کو عسفان میں اور یہاں سے مُسافروں نے ذرا تیز چل کر مرّ الظہران میں دم لیا. پھر یہاں تھوڑی

دیر آرام کرنے کے بعد سَرِف کا رُخ کیا۔ یہاں پہنچتے پہنچتے سُورج غروب ہو چکا
تھا مگر نبی اکرمؐ نے سَرِف میں نمازِ مغرب نہیں پڑھی بلکہ خاصی راہ طے فرما کر مکّے
کی پہاڑیوں کے پاس فریضۂ نماز ادا کیا اور رات کو یہیں آرام فرمایا۔ منگل کو مکّہ
معظّمہ میں داخل ہُوئے، خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور پھر ہمارے پیارے رسُولؐ تھے اور
عبادتیں تھیں۔ اتنے میں علیؑ ابنِ ابی طالب بھی یمن سے آ گئے۔ آپ کی سربراہی
میں بھی بہت سے لوگ مکّے پہونچے۔ اَب یہ "شہرِ خوباں" حدِ خیال تک خُدائے بزرگ
برتر کے مشغولِ حق بندوں سے چھلک رہا تھا! اور وہ — جسے خالقِ کائنات نے
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کہہ کر مخاطب کیا۔
اسکے وجود کی گھنی چھاؤں میں تکبیر و تقدیس — اور تسبیح و تہلیل کی رُوح
پرور صداؤں سے یُوں لگ رہا تھا — جیسے "اُمُّ القُریٰ" زمین کے بجائے
آسمانوں کی کوئی بستی ہے!

بہرکیف! مناسکِ حج بجا لانے کے بعد حضور کریمؐ نے خانۂ خُدا کو
الوداع کہا اور ارضِ حرم سے رُخصت ہو گئے۔[1]

---

[1] فتح الباری۔ ابنِ حجر عسقلانی جلد ۸ صفحہ ۱۰۴۔ طبقات ابن سعد۔ جلد ۳۔ صفحہ ۲۲۵
السیرۃ النبویہ۔ ابو الفداء اسماعیل ابنِ کثیر جلد ۴۔ از صفحہ ۲۱۱ تا ۲۲۶
السیرۃ النبویہ۔ زینی دحلان۔ جلد ۲۔ صفحہ ۱۴۳
مراصد الاطلاع۔ صفی الدین بغدادی۔ جلد اوّل۔ صفحات ۱۹، ۲۵، ۳۱۵۔ جلد دوم
صفحہ ۷۲۱، ۲۸۴، ۹۲۸، ۹۳۲، ۹۴۰۔ جلد سوم صفحہ ۱۲۰۱، ۱۰۷۰، ۱۲۰۱

جمعرات ۱۸ ذی الحجہ مُطابق ۲۱ مارچ نوروز کے دن یہ پُرشکوہ قافلہ جحفہ پہنچا۔ جحفہ مکّہ معظّمہ سے تیرہ[۱۳] میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں سے مدینے، مصر، شام اور عراق والوں کے راستے الگ ہوجاتے ہیں۔ اس کے قریب کوئی ڈیڑھ دو میل کی مسافت پر ایک تالاب ہے۔ عربی میں تالاب کو غدیر کہتے ہیں اور اُسکے صحیح محلِ وقوع کو تاریخ و حدیث کی زبانیں خُم کے نام سے یاد کرتی ہیں[۱]۔

- غدیرِ خُم! جس کی ہر موج شہرت و عظمت دوام سے ہمکنار ہوئی۔!
- غدیرِ خُم! جسکے فکر انگیز ساحل پر پیامِ الٰہی کی صیانت کا اہتمام ہوا!
- غدیرِ خُم! جس کی رُوح پرور فضاؤں میں تمدّنِ اسلام اور تہذیبِ عدل کو بقا کا پروانہ ہاتھ آیا۔

---

۱ تاریخ اور جغرافیہ کے میدان میں نام پیدا کرنے والے قلمکار یاقوت حموی رقم طراز ہیں: خارمی کا بیان ہے کہ خم، مکے مدینے کے درمیان، جحفہ کے پاس ایک وادی ہے۔ اس میں ایک تالاب ہے۔ یہیں آنحضرت نے خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ معجم البلدان۔ جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت

ابن کثیر بہت بڑے وقائع نگار ہیں۔ موصوف تحریر فرماتے ہیں: نبی کریمؐ نے فریضۂ حج سے فارغ ہو کر جب مدینے کا عزم فرمایا تو راستے میں آپ نے ایک مقام پر بڑی زبردست تقریر فرمائی جس میں حضرت علیؑ کے فضائل و مناقب کا بیان تھا۔ یہ واقعہ ذی الحجہ کی ۱۸ تاریخ، اتوار کے دن اور غدیر خم میں پیش آیا۔ البدایۃ والنہایۃ جلد ۵ صفحہ ۲۰۸۔ طبع مکتبۃ المعارف بیروت

❀ غدیرِ خُم! جس کے حسن آفریں دامن میں حضور رحمۃٌ للعالمین کی ریاضتوں کو تحفّظ کا مژدہ ملا!

❀ غدیرِ خُم! جہاں سرکارِ ختمی مرتبت کی دلی مُراد پوری ہوئی۔ اللہ نے اپنی نعمت کی تکمیل کی اور دینِ اسلام کو سندِ قبول حاصل ہوئی!

✲ نوائے سروش

ساحلِ غدیر پر پہنچتے ہی اچانک قافلہ کو رُکنا پڑا! کیوں؟ جبرئیل وحی لے کر آئے تھے اور سرکارِ رسالتؐ نوائے سروش پر ہمہ تن گوش تھے!

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ

"اے رسولؐ! تمھارے پالنے والے کی جانب سے تم پر جو حکم نازل ہوا ہے اب اس کی نشر و اشاعت شروع کردو اور اگر تم نے یہ نہ کیا تو گویا رسالت کے فرائض ہی نہیں پورے کیے اور خدا تمھیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔"[1]

(پ۶ ۔ سورۂ مائدہ ۔ آیت ۶۷)

امینِ وحی نے خدا کا پیغام پہنچایا اور حضور خاتم النبیینؐ نے اپنی

---

[1] اسباب النزول ۔ واحدی ۔ صفحہ ۱۳۹ ۔ طبع بیروت
تفسیر درّ منثور سیوطی ۔ جلد ۲ ۔ صفحہ ۲۹۸ ۔ طبع ایران
تفسیر کبیر ۔ رازی ۔ جلد ۱۲ ۔ صفحہ ۴۹ ۔ طبع بیروت
تفسیر رُوح المعانی ۔ الوسی ۔ جلد ۶ ۔ صفحہ ۱۷۲ ۔ طبع مصر
فتح القدیر ۔ شوکانی ۔ جلد ۲ ۔ صفحہ ۵۷ ۔ طبع مصر
تفسیر فتح البیان ۔ نواب صدیق حسن خان ۔ جلد ۳ ۔ صفحہ ۸۹ ۔ طبع مصر
ینابیع المودۃ ۔ حافظ شیخ سلیمان قندوزی ۔ صفحہ ۱۲۰ ۔ طبع قم
مودۃ القربیٰ ۔ سید علی ہمدانی ۔ صفحہ ۵۵ ۔ طبع لاہور
مطالب السئول ۔ ابن طلحہ شافعی ۔ صفحہ ۴۴ ۔ طبع نجف اشرف
عمدۃ القاری شرح بخاری ۔ بدرالدین بن عینی ۔ جلد ۸ ۔ صفحہ ۵۸۴ ۔ طبع مصر

تمام توانائیاں فرمانِ الٰہی کی تعمیل و تکمیل کے لیے وقف کردیں!

بڑی سخت گرمی تھی۔ زمین آگ کی طرح جل رہی تھی۔ کچھ لوگ قافلے سے آگے نکل گئے تھے کچھ پیچھے رہ گئے تھے۔ حضورِ اقدس نے تیز گام افراد کو واپس بلایا سست قدم لوگوں کو جلدی پہنچنے کا پیغام پہنچایا اور جب شمعِ نبوت کے پروانے جوق در جوق جمع ہونے لگے تو پیغمبرؐ اکرم نے منشاءِ ایزدی کے اعلان کے لیے جلسہ گاہ کی ترتیب و تنظیم کے بارے میں ہدایتیں دینا شروع کیں "اپنی اپنی جگہ قرینے سے بیٹھ جاؤ۔ مگر دیکھنا وہ سامنے ببول کے جو پانچ پیڑ ہیں وہاں کی جگہ کوئی نہ گھیرے۔ ان درختوں کے سایہ میں مصلّیٰ بچھے گا۔ منبر رکھا جائے گا۔ ذرا وہاں کی زمین صاف کردی جائے۔ اور..... منبر! اچھا.........! اونٹوں کے کجاوے تلے اوپر رکھ دو" انتظامات مکمل ہو چکے تھے اور ظہر کا وقت بھی آگیا تھا۔ بلالؓ نے لہک کر اذان دی۔ صفیں بندھنے لگیں۔ رسالتؐ پناہ اپنی جانماز کی طرف بڑھے۔ نماز شروع ہوئی اور ختمِ نماز کے بعد حبیبِ کبریا نے حیرت و استعجاب سے بھرپور مجمع کو دیکھتے ہوئے دنیا کے سب سے انوکھے اور عظیم تاریخی منبر کا رخ فرمایا۔

✽ فرازِ منبر

صاحب وما ینطق عن الہویٰ نے عرشۂ منبر پر جلوہ افروز ہو کر شکوہِ رسالت کے ساتھ سراپا انتظار مجمع کا جائزہ لیا اور پھر وحی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تقریر شروع فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَنَسْتَعِیْنُہٗ	ستائش اللہ کیلئے مخصوص ہے۔
وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ	اسی کی مدد چاہیئے، ہم اسی پر ایمان
نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ	رکھتے ہیں، بھروسہ اسی کی ذات پر
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ	ہے، نیز اپنے نفس کی برائیوں اور کردار
شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ	کی خرابیوں میں اسی سے پناہ مانگتے
سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا،	ہیں، جو خدا سے دور ہو جائے اُسے
لَا ہَادِیَ لِمَنْ ضَلَّ	کوئی ٹھکانے لگانے والا نہیں اور
وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ	اور جسکے ساتھ اسکی توفیق شامل ہو
ھَدٰی وَ اَشْھَدُ	اسے کوئی طاقت راہ سے بے راہ نہیں
اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	کر سکتی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ	اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور محمدؐ

وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَمَّا بَعْدُ	اس کا بندہ اور پیامی ہے امابعد لوگو!
اَيُّهَا النَّاسُ ! قَدْ	خدائے لطیف و خبیر نے مجھے آگاہ فرمایا
نَبَّأَنِيَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ	ہے کہ کسی پیغمبر نے اپنے سے پہلے آنے
اَنَّهٗ لَمْ يُعَمَّرْ نَبِيٌّ	والے نبی کی آدھی عمر سے زیادہ عمر
اِلَّا مِثْلَ نِصْفِ عُمُرِ	نہیں پائی۔ بس اب تھوڑے ہی عرصہ
الَّذِيْ قَبْلَهٗ وَ اِنِّيْ	بعد میں داعیٔ اجل کو لبیک کہنے والا
اُوْشِكُ اَنْ اُدْعٰى	ہوں۔ ہاں! پیام الٰہی کے سلسلے میں
فَاُجِيْبُ وَاِنِّيْ مَسْئُوْلٌ	میں بھی جواب دہ ہوں اور تم سے بھی
وَ اَنْتُمْ مَسْئُوْلُوْنَ	پوچھ گچھ کی جائے گی۔ لہٰذا یہ بتاؤ کہ
فَمَاذَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟	تم کیا کہو گے؟

مورخین کا بیان ہے کہ حضرتؐ کے اس سوال پر ڈیڑھ لاکھ کی چھلکتی ہوئی محفل نے ایک آواز ہو کر عرض کی: "نورِ یزداں! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے فرضِ رسالت انجام دیا۔ ہمیں نصیحت فرمائی اور لگاتار کوشش کرتے رہے اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔" خطابت کا دریا پھر اُمنڈا اور کلیم ایوانِ "قابَ قوسین" نے اپنی تقریرِ دل پذیر کا رشتہ جوڑتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَا	کیا تمھیں خدا کے معبودِ یکتا ہونے
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا	اور محمدؐ کی عبدیت اور رسالت کا اقرار

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاَنَّ	نہیں ہو گیا تم ! اس حقیقت کے قائل
جَنَّتَهٗ حَقٌّ وَنَارَهٗ حَقٌّ	نہیں ہو کہ اس کی جنت اس کی
وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَاَنَّ	دوزخ، موت کا قانون اور قیامت
السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا	کی آمد، (جس میں نہ کوئی شک ہے
وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ؟	نہ شبہ) اور حشر و نشر برحق ہے؟"

پورے مجمع نے ہم آہنگ ہو کر کہا "بے شک! ہم ان تمام حقائق کو تسلیم کرتے ہیں" اور جب آوازیں کم ہوگئیں تو حضرتؐ نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ "اے اللہ تو گواہ رہنا" پھر ارشاد ہوا۔ الا تسمعون؟ میری آواز سب تک پہنچ رہی ہے نا؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا "جی ہاں۔ ایک ایک لفظ دل میں اُتر رہا ہے!"

اسکے بعد سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

فَاِنِّيْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ	میں تم سے پہلے حوضِ کوثر پر پہنچ رہا
وَاَنْتُمْ وَارِدُوْنَ عَلَيَّ	ہوں، تم بعد میں آؤ گے۔ حوضِ کوثر کی چوڑائی
الْحَوْضَ، وَاَنَّ عَرْضَهٗ	اتنی ہوگی جتنا کہ صنعاء سے لیکر بصریٰ تک کا
مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبُصْرٰى	راستہ ہے (یمن سے شام تک کا درمیانی فاصلہ)
فِيْهِ اَقْدَاحٌ عَدَدَ	اور اسکے نقرئی جام و ساغر کا کیا شمار جیسے

النُّجُومِ مِنْ فِضَّتِهِ
فَانْظُرُوا كَيْفَ
تَخْلُفُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ؟

آسمان کے تارے! اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دو گراں بہا چیزوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟

اس موقع پر مجمع میں سے کسی شخص نے پکار کر کہا :

"اللہ کے رسولؐ! ان دو گراں بہا چیزوں (ثقلین) سے آپ کی کیا مراد ہے؟"

حضرتؐ نے ارشاد فرمایا :

كِتَابُ اللهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيكُمْ
فَتَمَسَّكُوا بِهِ لَا تَضِلُّوا
وَالْآخِرِ عِتْرَتِي وَ أَنَّ
اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ نَبَّأَنِي
أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى
يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ
فَسَئَلْتُ ذٰلِكَ لَهُمَا
رَبِّي فَلَا تَقَدِّمُوهُمَا
فَتَهْلِكُوا وَلَا تَقْصُرُوا
عَنْهُمَا فَتَهْلَكُوا،

ایک بیش قیمت چیز تو اللہ کی کتاب ہے جس کا ایک سرا خدائے عز و جل کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ اسے تھامے رہو تاکہ گمراہ نہ ہونے پاؤ اور دوسری گراں بہا شے میری عترت ہے۔ اور خدائے لطیف و خبیر نے مجھے بتایا ہے کہ یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر پہنچنے تک ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوں گے ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔ ان دونوں کا اتحاد دائمی ہے۔ تم ان سے آگے نکلنے یا ان سے پیچھے رہنے کی کوشش نہ کرنا۔ ورنہ اس کوشش میں ملیامیٹ ہو جاؤ گے!

یہ کہہ کر رسولِ اسلامؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر جتنا اونچا کر سکتے تھے اونچا کیا۔
اور اس کے بعد پھر اس عظیم الشان اجتماع سے یوں مخاطب ہوئے:

اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ اَوْلَی النَّاسِ	لوگو! بتاؤ تو سہی مومنین پر خود ان
بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ	سے زیادہ کسے اختیار حاصل ہے!

لوگ عرض پرداز ہوئے "اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے"۔ یہ سن کر
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی کے رازداں نے فرازِ منبرِ غدیر سے
اعلان فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ مَوْلَایَ وَ	خدا میرا مولا ہے، میں ایمان
اَنَا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ	والوں کا مولا ہوں اور خود ان سے
وَاَنَا اَوْلٰی بِهِمْ مِنْ	زیادہ ان پر اختیار رکھتا ہوں
اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ كُنْتُ	پس! جس کا میں مولا ہوں اس
مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ.	کے علیؑ مولا ہیں۔

تاریخ نگار لکھتے ہیں کہ سرکارِ دو عالمؐ نے اس جملے کو تین مرتبہ دہرایا۔
مگر امام احمد بن حنبل کا اصرار ہے کہ تین دفعہ نہیں بلکہ حضرتؐ نے چار بار اس جملے کی تکرار فرمائی! بعد ازاں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ	پروردگارا! جو علیؑ سے محبت کرے
وَالَاهُ وَ عَادِ	اُسے تو دوست رکھ اور جو علیؑ سے

مَنْ عَادَاهُ،	بیر باندھے اس سے تُو بھی دشمنی
وَانْصُرْ مَنْ	کا برتاؤ کر. علیؑ کی کمک کرنیوالوں
نَصَرَهُ وَ اَخْذُلْ	کی مدد فرما اور جو لوگ علیؑ سے روگردانی
مَنْ خَذَلَهُ	کریں ان سے تُو بھی مُنہ موڑ لے اور
وَاَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ	پالنے والے! علیؑ جدھر کا رُخ کریں
حَيْثُ دَارَ. اَلَا	تو حق کو بھی اسی طرف پھیر دے.
فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ	پھر ارشاد ہُوا: دیکھو! جو لوگ اس
الْغَائِبَ.	وقت حاضر ہیں وہ اس بات کو
	اُن افراد تک پہنچا دیں جو یہاں
	موجود نہیں ہیں!

مانے ہُوئے مورخ محمد ابن جریر طبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے اپنی کتاب **الولایہ** میں مشہور صحابی زید ابن ارقم (متوفی ۶۶ھ) کی زبانی اس خُطبے کے چند اور اجزاء کا بھی تذکرہ کیا ہے. ان کے بیان کے مُطابق حضورؐ نے اپنی تقریر کے آخر میں ارشاد فرمایا:

مَعَاشِرَ النَّاسِ! قُوْلُوا	مُسلمانو! کہو کہ ہم آپ سے اس بات
اَعْطَيْنَاكَ عَلٰى ذٰلِكَ	کا عہد کرتے ہیں، پیمان باندھتے ہیں.
عَهْدًا عَنْ اَنْفُسِنَا،	زبان دیتے ہیں. ہاتھ سے بیعت کرتے

وَ مِيْثَاقًا بِاَ لْسِنَتِنَا،	ہیں اور اس امانت کو ہم اپنی اولاد
وَ صَفْقَةً بِاَيْدِيْنَا	اور اپنے خاندان تک پہنچائیں گے۔
نُؤَدِّيْهِ اِلٰى اَوْلَادِ نَا	نیز اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل
وَ اَهَالِيْنَا، لَا نَبْغِيْ	نہیں کریں گے۔ آپ ہمارے اس اقرار
بِذٰلِكَ بَدَلًا، وَ اَنْتَ	اعتراف کے گواہ رہیں اور اس کیلئے
شَهِيْدٌ عَلَيْنَا وَكَفٰى بِاللّٰهِ	خدا کی گواہی کافی ہے پھر حضرت
شَهِيْدًا، قُوْلُوْا مَا قُلْتُ	کا ارشاد ہوا۔ لوگو! میں نے جو کچھ کہا ہے
لَكُمْ، وَسَلِّمُوْا عَلٰى عَلِيٍّ	اسے دہراؤ اور علیؑ کو امیرالمومنین ہونے
بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ.	کی حیثیت سے سلامی دو۔۔۔!

زید ابن ارقم کہتے ہیں کہ سرکار رسالتؐ کے آخری جملے کے ساتھ ہی لوگ جوق در جوق منبر کی طرف بڑھے، سارے مجمع نے ایک آواز ہو کر عرض کی بسر و چشم ہم دل و جان سے اللہ اور اُس کے رسول کا حکم بجا لائیں گے اور پھر تمام حاضرین نے مبارک سلامت کے شور میں علیؑ ابن ابی طالب کی بیعت کرنا شروع کر دی۔ سب سے پہلے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور طلحہ و زبیر نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر زبان دی۔ اسکے بعد تمام موجود مہاجر و انصار آگے آئے۔ اور پھر باری باری ہر شخص نے بیعت کرتے ہوئے تبریک پیش کی۔ یہ جشن اپنی پوری جلوہ سامانیوں کے ساتھ تین دن تک منعقد رہا۔!

نیز تاریخ و حدیث کے شعبوں میں تحقیق کرنے والے مستند علماء کی نگارشیں کہتی ہیں کہ: اسی اثناء میں امینِ وحی یہ آیت لے کر نازل ہوئے[1]:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ	آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا
دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ	نیز تم پر اپنی نعمت بھی پوری کر دی
نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ	اور اسلام کے آئین کو تمہارے لئے
الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۞	پسند کر لیا۔ (سورۂ مائدہ۔ آیت: ۳)

---

[1] البدایۃ والنہایۃ۔ ابن کثیر دمشقی جلد ۵ صفحہ ۲۱۴۔ طبع مکتبۃ المعارف۔ بیروت
فرائد السمطین۔ ابراہیم ابنِ سعد الدین حموینی۔ صفحہ ۶۱۔ طبع نجف اشرف
ارجح المطالب۔ عبید اللہ امرتسری صفحہ ۵۶۰۔ طبع لاہور

دستارِ فضیلت!

کوئی دنیوی سلطنت ہوتی اور اس خطۂ ارضی کے کسی اعلیٰ حضرت ہمایونی کی جانب سے والا مرتبت ولی عہد مملکت کی نامزدگی کا جشن ہوتا تو تخت مرصع اور افسر جواہر نگار کی تڑپ چشم تصور میں ضرور چکا چوند پیدا کرتی! لیکن بات حکومتِ الٰہیہ کے سربراہ سرکار رسالت مآبؐ کی ہے جنھوں نے امورِ مملکت اسلامی کو قرآن کے مزاج کے مطابق انجام دینے کے لئے اس عظیم ہستی کو اپنا جانشین قرار دیا، جسے قدرت نے "ولایت کبریٰ" کیلئے منتخب فرمایا تھا!

اسلام کی ہر ادا نرالی اور ہر انوٹ انوکھی ہے۔ نہ تو اس مذہب کا تمدن کسی سے ملے اور نہ اس کی ثقافت کسی سے میل کھاتی ہے۔ دینِ الٰہی کی تہذیب بالکل اچھوتی اور اس کا نظامِ معاشرت قطعی طور پر سب سے الگ تھلگ ہے چنانچہ خم کے میدان اور غدیر کے ساحل پر جب حضرت خاتم الانبیاءؐ خدا کے حکم سے مولائے متقیانؑ کی وصایت و نیابت کا اعلان فرما چکے تو حضورؐ نے سرکارِ ولایت مآب علیؑ ابن ابی طالبؑ کو اپنے قریب بلا کر اپنا خاص عمامہ حضرت کے سر پر باندھا اور ارشاد فرمایا:

یَا عَلِیُّ اَلعَمَائِمُ تِیجَانُ الْعَرَبِ

"اے علیؑ! عمامے عرب کے تاج ہیں۔"

اِس دستارِ فضیلت کے بارے میں "نورالابصار" کے مصنف علامہ شیخ مومن شبلنجی ترقیم فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم کا ایک لقب صاحب التاج بھی ہے۔ اور اس کی توضیح کرتے ہوئے مصنف مذکور لکھتے ہیں کہ تاج سے مُراد عمامہ ہے کیونکہ حدیثِ نبوی سے اس کی سند ملتی ہے[1]۔

آنحضرتؐ نے جو عمامہ علیؑ کے زیب سر کیا تھا اس کا نام سحاب تھا۔ لسان المیزان[2]۔ کنز العمال[3]۔ ریاض النضرہ[4]۔ فرائد السمطین[5] اور شرح مواہب لدنیہ[6] میں علیؑ کی دستار بندی کے دلچسپ اور تفصیلی حالات مرقوم ہیں۔

ابنِ شاذان کی روایت کے مطابق سرکارِ دوجہاںؐ نے اپنے دستِ مُبارک سے امیرالمومنینؑ کے سرِ اقدس پر عمامہ باندھا۔ جس کا ایک کنارہ پیٹھ پر لٹکا دیا اور دُوسرا سِرا سامنے کندھوں پر ڈال دیا۔ اس کے بعد حضرتؐ نے فرمایا:

---

1. نورالابصار۔ صفحہ ۳۰۔ مطبوعہ بیروت ۱۹۷۸ء
2. جلد ۶۔ صفحہ ۲۷۔ طبع بیروت
3. جلد ۱۵۔ صفحہ ۴۸۳۔ شمارہ حدیث ۴۱۹۱۲۔ طبع موسستہ الرسالہ۔ بیروت
4. جلد ۲۔ صفحہ ۲۱۷۔ طبع مصر
5. صفحہ ۶۴۔ طبع نجف
6. جلد ۵۔ صفحہ ۱۰۔ طبع مصر

"اے علیؑ! ذرا پیچھے تو مڑو۔" علیؑ نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر ارشاد ہوا "اچھا اب میری طرف رُخ کر لو"۔ امامت کے چاند نے اپنا چہرہ آفتابِ رسالت کی طرف کر دیا۔ رسولِ کریم کی محبت بھری نظروں نے سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اور پھر حضورؐ نے خلوص سے بھیگے ہوئے لہجے میں فرمایا: هٰكَذَا تَكُونُ تِيجَانُ الْمَلَائِكَةِ "ملائکہ کے تاج بھی ایسے ہی ہوتے ہیں"[1]۔

کنز العمال میں جناب علیؑ مرتضٰی کی زبانی ایک اور روایت ملتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے، جناب امیرؑ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالمؐ "غدیرِ خم" میں جب میرے سر پر عمامہ رکھ چکے تو فرمایا "اے علی! بدر و حنین کے معرکوں میں پاک پروردگار نے جن فرشتوں کے ذریعے ہماری مدد کی تھی وہ عمامہ پوش تھے۔ اور عمامہ وہ طرۂ امتیاز ہے جو کفر و ایمان کے درمیان حدِ فاصل کا کام کرتا ہے"[2]۔

پیغمبرِ اسلام ہمیشہ اس دستارِ فضیلت کو یاد فرمایا کرتے تھے اور یہ یاد حضور کو بیحد عزیز تھی۔

ابُو حامد غزالی۔ البحر الزخار کی پہلی جلد کے صفحہ ۲۱۵ پر اور برہان الدین علی ابن ابراہیم شافعی سیرت حلبیہ کی جلد ۳ کے صفحہ ۳۶۹ پر رقم طراز ہیں۔ حضورؐ اکرم کا ایک عمامہ تھا جس کا نام سحاب تھا حضرت نے غدیرِ خم کے دن یہ

---

[1] کنز العمال۔ علی متقی۔ جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۳۔ شمارہ حدیث ۴۱۹۱۳۔ طبع بیروت

[2] کنز العمال۔ علی متقی حنفی۔ متوفی ۹۷۵ھ۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۴۸۲۔ شمارہ حدیث ۴۱۹۰۹ طبع بیروت
الفصول المہمہ۔ ابن صباغ مالکی۔ متوفی ۸۵۵ھ صفحہ ۲۷
اسد الغابہ۔ ابن اثیر جزری۔ متوفی ۶۳۰ھ۔ جلد ۳۔ صفحہ ۱۱۴

عمامہ جناب امیرؑ کے سر پر باندھا تھا۔ اور جب کبھی علی ابن ابی طالبؑ اس عمامے کو باندھے ہوئے سرکارِ رسالتؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو آنحضرتؐ لوگوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے تھے کہ "دیکھو علیؑ سحاب میں آرہے ہیں"۔ گویا رسولِ اسلامؐ اس دستارِ فضیلت کو دیکھ کر خود بھی شاد ہوتے تھے اور اسلامی معاشرہ میں علیؑ کی رسمِ دستار بندی کو زندہ رکھنے کے خواہشمند بھی تھے[1]۔

---

[1] الکواکب الدریہ۔ شیخ عبدالرؤف مناوی۔ جلد ۱ صفحہ ۲۰

* جشنِ تہنیت

دُنیا کے مانے ہوئے مورخ ابن خاوند شاہ متوفی ۹۰۳ھ اپنی مشہور کتاب "روضۃ الصفا" کی پہلی جلد کے ایکسو تہتر ویں صفحے پر اور دُوسرے جانے پہچانے سیرت نگار ملا معین کاشفی اپنی بیش بہا تصنیف "معارج النبوۃ" رکن چہارم مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ (نومبر ۱۸۸۵ء) کے صفحہ ۳۱۸ پر اور اسی عنوان سے ایک اور مقبول و معروف تذکرہ نویس غیاث الدین متوفی ۹۴۲ھ اپنی وقیع پیش کش حبیب السیر میں رقم طراز ہیں :

"آنگاہ شاہ ولایت پناہ بموجب فرمودۂ حضرت رسالت دستگاہ بردر خیمہ نشست تا طوایف خلائق بملازمتش رفتہ لوازم تہنیت بتقدیم رسانیدند، واز جملہ اصحاب عمر بن الخطاب، جناب ولایت مآب را گفت "بَخٍ بَخٍ یَابْنَ اَبِی طَالِبِ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ" خوشا بحال تو ای پسر ابی طالب کہ بامداد کردی در وقتی کہ مولای من و مولای ہر مومن و مومنہ بودی۔

بعد ازاں امہات المومنین برحسب اشارت

سیدالمرسلینؐ بخیمۂ امیرالمؤمنین رفتہ تہنیت بجای آوردند[1]

وحی کی رُوح پرور فضا
میں جو عظیم اجتماع برپا
ہُوا تھا، جب اپنے خاتمے
کو پہونچا۔

تو پھر — سرکار رسالت مآبؐ کے ارشادِ گرامی کے مُطابق جناب ولایت پناہ حضرت علیؑ مرتضیٰ اپنے خیمے کے در پر بیٹھ گئے تاکہ خلقِ خُدا کے ہر طبقے کو تبریک و تہنیت کے مراسم بجالانے کا موقع مل جائے۔

چنانچہ اصحاب میں سے جناب عُمر ابنِ خطّاب نے بڑھ کر کہا:

"ابُوطالب کے فرزند! واہ! زہے نصیب! آج تو آپ ہمارے اور تمام مؤمنین و مؤمنات کے فرماں روا ہو گئے!"

اسکے بعد سرورِ انبیاءؐ کا منشا پا کر حضورؐ کی ازواج نے بھی حضرت امیرؑ کے خیمۂ اقدس کا رُخ کیا اور مُبارک باد پیش کی!"

اور عزّت مآب صحابی جناب زید ابن ارقم نے واقعہ غدیر کا "جو آنکھوں دیکھا حال" بیان کیا ہے، اسے شہرۂ آفاق مورخ محمّد ابن جریر طبری نے

---

[1] یہ عبارت حبیب السیر کی ہے۔ مُلاحظہ ہو جلد ۱۔ صفحہ ۴۱۰ تا ۴۱۳۔ چاپ خیام تہران

اپنی گراں بہا تصنیف "الولایہ" میں درج کیا ہے:

نیز ممتاز محدث ابو نعیم اصبہانی متوفی ۴۳۰ھ اپنی بیش قیمت کتاب "مانزل من القرآن فی علیؑ" میں اور دوسرے شہرت یافتہ دانشور علامہ سبط ابن جوزی متوفی ۶۵۴ھ "تذکرۃ الخواص" کے صفحہ ۳۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ: جشنِ تہنیت یا اظہارِ مسرت کی اس پُرتپاک محفل کا آغاز دربارِ رسالتؐ کے شاعر حسان ابن ثابت (متوفی ۵۴ھ) کے نغمے برساتے اور پھول کھلاتے ہوئے قصیدے سے ہوا تھا۔

حافظ ابو عبداللہ مرزبانی (متوفی ۳۷۸ھ) مرقات الشعر میں صحابیٔ رسولؐ ابو سعید خدری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جب سرکارِ ختمی مرتبتؐ، علی ابن ابی طالبؑ کی ولی عہدی کا اعلان فرما چکے تو حسان ابن ثابت نے عرض کی: "خدا کے رسولؐ! میں علیؑ کے بارے میں چند شعر پیش کرنا چاہتا ہوں۔" نبی کریمؐ نے فرمایا "ہاں! پڑھو"۔ اجازت پاتے ہی حسان نے سخن سرائی شروع کردی۔ مطلع تھا:[1]

يُنَادِيهِمْ يَوْمَ الْغَدِيرِ نَبِيُّهُمْ ‌ ‌ ‌ ‌ بِخُمٍّ وَاَسْمِعْ بِالرَّسُولِ مُنَادِيَا

---

[1] کفایۃ الطالب۔ محمد ابن یوسف کنجی شافعی صفحہ ۱۷
نظم درر السمطین۔ جمال الدین محمد زرندی صفحہ ۱۱۲
فرائد السمطین۔ شیخ الاسلام حموینی صفحہ ۶۱
کشف الغمۃ۔ اربلی۔ جلد ۱ صفحہ ۳۱۸

شاعرِ دربارِ رسالتؐ کی یہ برجستہ نظم کم از کم اڑتیس ۳۸ مستند اور معتبر علمی ذرائع سے ہم تک پہنچی ہے!

حسّان کے قصیدے کا ایک خاص رُخ یہ ہے کہ صدرِ اسلام کے اس ممتاز ادیب نے عین موقع پر لفظ "مولیٰ" کے مفہوم کو یوں روشن کیا کہ "چندے آفتاب و چندے ماہتاب" جسکے باعث ذوقِ ادب کو مجروح کرنے والے غیر عرب نکتہ چینوں کی تمام دور از کار قیاس آرائیوں اور اٹکل پچّو باتیں کرنے والوں کا بھرم کھل جاتا ہے!

اسی قصیدے میں حسّان ابن ثابت کہتے ہیں:

فَقَالَ لَهُ قُمْ يَا عَلِيُّ! فَإِنَّنِي ـــــ رَضِيتُكَ مِنْ بَعْدِي إِمَامًا وَهَادِيًا

پھر رسولِ مقبولؐ نے فرمایا اے علیؑ اٹھو میں نے اپنے بعد کے زمانے کیلئے تمھیں اُمّت کا امام اور ملّت کا رہنما بنایا ہے

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ ـــــ فَكُونُوا لَهُ أَنْصَارَ صِدْقٍ مُوَالِيَا

لہٰذا جس کا میں حاکم ہوں یہ بھی اس کا فرماں روا ہے۔ لوگو! تم سب علیؑ کے سچے حامی اور تابعدار رہو

❁ علیؑ مولا

۱۸ ذی الحجہ ۱۰ھ کا واقعہ کوئی راز کی بات، خُفیہ اجتماع یا ڈھکا چُھپا اقدام نہیں تھا۔ جس میں کسی قسم کے شک و شُبہ یا ابہام و ایہام کی گنجائش ہوتی۔

دن کے اُجالے، چمکتے ہُوئے سُورج کی روشنی اور لق و دق صحرا میں ہزاروں مُسلمانوں کا یہ عظیمُ الشان عوامی اجتماع خُدا کے حکم سے رسُولِ اسلام کے زیرِ اہتمام منعقد ہُوا تھا۔ اس تقریب کی اصل کارروائی اسلام کے سرکاری وثائق (قرآن و حدیث) میں محفُوظ ہے۔ نیز تاریخ اِسلام کے اس اہم اجلاس میں شریک ہونے والے تمام مشاہیر، ادبا اور دانشمندوں کے بیانات، تاثرات اور چشم دید حالات کا ریکارڈ بھی تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔ لیکن کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ ان تمام حقائق کے باوجود بعض حضرات نے خُدا جانے کیوں اپنے دل کی بات کو حاصل ماجرائے غدیر بنا کر پیش کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

جن حضرات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان کی تصانیف میں لفظ مولیٰ، بحث و نظر کا محور ہے! ان کا خیال ہے کہ مولیٰ اولویّت، پیشوائی

حاکمیت، اقتدار اور سربراہی رکھنے والے کے معنوں میں نہیں بلکہ یہ دوست مددگار اور چچازاد بھائی کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ بہر کیف! اگر یہ کوئی جزوی اختلاف ہوتا تو یقیناً اسے نظر انداز کیا جا سکتا تھا۔ مگر غدیر کی رُوداد کا شاہ لفظ ہی یہی "مولیٰ" ہے۔ بنا بریں اس پر گفتگو ضروری معلوم ہوتی ہے۔

دیکھئے اِس حقیقت سے ہر معقول ذہن کو اتفاق کرنا پڑے گا کہ قُرآنِ مجید پہیلیاں نہیں بجھاتا اور حضور ختمی مرتبتؐ بھی ضلع جگت میں گفتگو نہیں فرماتے تھے کیونکہ یہ انداز خلوصِ ہدایت، طہارتِ فکر اور نزاہتِ تبلیغ کے منافی ہے۔

عربی زبان میں لفظ مولیٰ کے ستائیس معنی ہیں! مگر...... سرکارِ رسالت نے جب اس لفظ کو اپنے پیمبرانہ خطاب میں استعمال کیا تھا تو اس کے سیاق و سباق کو اتنا روشن فرما دیا کہ اُس وقت جو لوگ تقریر سُن رہے تھے ان میں سے ہر شخص یہی کہتا ہوا اُٹھا کہ ؏

علیؑ مولیٰ، بایں معنیٰ کہ پیغمبرؐ بود مولیٰ

مزید برآں بعد میں بھی پیغمبرؐ اکرم نے اس لفظ کے حقیقی مفہوم کی پوری توضیح و تشریح فرمادی تھی۔ علی ابن حمید اپنی کتاب "شمس الاخبار" کے صفحہ ۳۸ پر لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ سے جب حدیث من کنت مولاہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا "کہ جس طرح اللہ میرا مولا ہے اسی

طرح میں مومنین کا مولیٰ ہوں۔ اور اسی عنوان سے جس کا میں مولا ہوں علیؑ اسکے مولا ہیں۔

نیز اصحابِ نبیؐ میں سے ابوبکر ابن ابی قحافہ (متوفی ۱۳ھ) عمر ابن خطاب (متوفی ۲۳ھ) ابوایوب انصاری (متوفی ۵۰ھ) جابر ابن عبداللہ انصاری (متوفی ۲۷ھ) حسان ابن ثابت (متوفی ۵۴ھ) زید ابن ارقم (متوفی ۶۶ھ) ابوسعید خدری (متوفی ۶۳ھ) سلمان فارسی (متوفی ۲۶ھ) عبداللہ ابن عباس (متوفی ۶۸ھ) عمار یاسر (متوفی ۳۷ھ) اور عبداللہ ابن جعفر (متوفی ۸۰ھ) نے بھی مولیٰ کے معنی اولیٰ بالتصرف بتائے ہیں یعنی! آئینی طور پر با اقتدار و با اختیار۔

علماء میں محمد بن سائب کلبی (متوفی ۱۴۶ھ) یحیی بن زیاد کوفی (متوفی ۲۰۷ھ) ابوعبیدہ بصری (متوفی ۲۱۰ھ) ابوزید بن اوس بصری (متوفی ۲۱۵ھ) ابن قتیبہ دینوری (متوفی ۲۷۶ھ) ابوالحسن رمانی (متوفی ۳۸۴ھ) ابوالحسن واحدی (متوفی ۴۶۸ھ) ابوالعباس ثعلب شیبانی (متوفی ۲۹۱ھ) ابوبکر انباری (متوفی ۳۲۸ھ) سعدالدین تفتازانی (متوفی ۷۹۱ھ) جلال الدین شافعی (متوفی ۸۵۴ھ) شہاب الدین خفاجی (متوفی ۱۰۶۹ھ) حمزاوی مالکی (متوفی ۱۳۰۳ھ) ابواسحاق ثعلبی (متوفی ۴۲۷ھ) حسین بن مسعود (متوفی ۵۱۰ھ) جاراللہ زمخشری (متوفی ۵۳۸ھ) ابوالبقاء عکبری (متوفی ۶۱۶ھ) قاضی ناصرالدین بیضاوی (متوفی ۶۹۲ھ) علاؤالدین خازن بغدادی (متوفی ۷۴۱ھ

محمد بن اسمٰعیل بخاری (متوفی ۲۱۵ھ) ابن حجر ہیثمی شافعی (متوفی ۹۷۴ھ)
محمد بن جریر طبری (متوفی ۳۱۰ھ) علامہ نسفی (متوفی ۷۱۰ھ) ابو السعود حنفی
(متوفی ۹۷۲ھ) شریف جرجانی (متوفی ۸۱۶ھ) ابو العباس مبرد (متوفی ۲۸۵ھ)
ابو نصر فارابی جوہری (متوفی ۳۹۳ھ) اور ابو زکریا تبریزی (متوفی ۵۰۲ھ) بڑے
شد و مد کے ساتھ یہ ثابت کرتے ہیں کہ لفظ مولیٰ سے مراد سربراہ اور مالک
و مختار ہے۔

احمد ابن عبد ربہ لکھتے ہیں کہ مامون الرشید کے سامنے جب لفظ
مولےٰ کے سلسلہ میں جدل سرائی اور خیال آرائی کی کوشش کی گئی تو اُس
نے دانشمندوں کی بھری ہوئی محفل سے مخاطب ہو کر کہا کہ جو بات ایک بچے سے
منسوب نہیں ہو سکتی اُسے پیغمبر جیسی عظیم شخصیت سے کس طرح نسبت دی
جا سکتی ہے؟ رسولؐ مقبول نے اِنتہائی غیر معمولی حالات میں اتنے بڑے مجمع
کو صرف یہ بتانے کے لئے روکا تھا کہ وہ جسکے دوست ہیں علیؑ اس کے دوست
ہیں۔ یا وہ جس کے ابن عم ہیں علیؑ بھی اُس کے چچازاد بھائی ہیں۔؟ دیکھو تم
اپنے نفقیہوں کو دیوتا بنانے کی کوشش نہ کرو۔

(عقد الفرید، جلد ۵، صفحہ ۶۱۔ طبع مکتبۃ الہلال، بیروت)

* دامانِ غدیر

غدیرِ خم کی محفل میں نہ تو کسی ہنگامہ پسند قائد نے اپنی جذباتی تسکین کے لیے کوئی نیا گل کھلایا تھا اور نہ یہ عظیم اجتماع کسی خود بین و خود پرست فرمانروا کے شوقِ انجمن آرائی کا ظہورہ تھا۔

اس قسم کی کوئی واردات ہوتی تو اس کے تمام اثرات چار دن بعد جحفہ سے مدینہ تک کی فضا میں تحلیل ہو کر رہ جاتے اور جس طرح صحنِ عالم میں عہدِ قدیم کی بے شمار صحبتیں، میلے، رت جگے، جشن، جلسے اور جلوس نقش و نگارِ طاقِ نسیاں ہو گئے ——— یہ واقعہ بھی اپنے نمود و ظہور کے مرحلے طے کرتے ہی دلوں سے نکل جاتا، دماغوں سے اُتر جاتا۔ نتیجۃً نہ دُنیا میں اس کی شہرت کا چراغ جلتا اور نہ تاریخ میں اس کا کہیں سُراغ ملتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ زمانے کے طول اور وقت کی درازی کے ساتھ ساتھ دامانِ غدیر کے سائے نے دشتِ امکاں کی وسعتوں کو تسخیر کر لیا۔

علمائے تفسیر سے پُوچھئے۔ حافظانِ حدیث کے پاس جائیے۔ وقائع نگاروں سے سوال کر کے دیکھئے۔ سیرت نویسوں سے دریافت فرمائیے۔ بو تمندو کو لوح و قلم کا واسطہ دیجئے۔ دانشوروں سے اَدبی دیانت کی قسم لیجئے اور پھر غدیر کے جلوؤں کا نظارہ کیجئے۔!

غدیر کی رعنائیوں نے کس دل میں جگہ نہیں کی؟ یہ دل آویز رُوداد کس ضمیر پر اثر انداز نہیں ہُوئی؟ اس کی بلند و بالا قدروں نے کس محفل پر اپنا سکہ نہیں جمایا؟ اور اس کی جیتی جاگتی حقیقتوں نے کس مکتب سے اپنا کلمہ نہیں پڑھوایا؟

غدیر وہ صداقت ہے جو ہر گوشے سے اُبھری۔ ہر اُفق سے نمایاں ہُوئی اور مہر و ماہ کی طرح ہمیشہ رخشندہ و تابندہ رہے گی!

اگر کوئی شخص غدیر کا موضوع لے کر کُتب خانوں کا رُخ کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ اس تقریبِ سعید کے سلسلے میں قرآنِ مجید کی پانچ آیتیں اُتریں۔

سورۂ مائدہ کی اڑسٹھویں [۶۸] آیت۔ پھر اسی سورہ مُبارکہ کی تیسری [۳] آیت اور سورۂ معارج کی ابتدائی تین آیتیں۔

❀ پہلی آیت کی وجہ نزول کے بارے میں تیس [۳۰] مشہور مفسروں کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب سرکارِ رسالتؐ پناہ کا قافلہ مکّے سے مدینے جاتے ہوئے خُم پہنچا تو یکایک جبریلِ امین نے پروردگارِ عالم کا یہ حکم پہنچایا۔ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ ..... الخ

* دوسری آیت کے سلسلے میں سولہ۱۶ نامور محققوں نے اپنا ماٰل جستجو پیش کرتے ہوئے ترقیم کیا ہے کہ حضور ختمی مرتبت جب علیؑ ابن ابی طالب کی ولیعہدی کا اعلان فرما چکے تو فرشتۂ وحی آیۂ مبارکہ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ .... الخ
لیکر نازل ہوا۔

* اور سورۂ معارج کی تین آیتوں کے آنے کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ حارث ابن نعمان فہری یا نضر ابن حارث عبدری نے ولایت مرتضویؑ سے اِنکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ "اگر علیؑ کو یہ عہدہ خدا کی طرف سے ملا ہے اور اعلانِ وصایت کے بارے میں رسولؐ سچے ہیں تو مجھ پر عذابِ الٰہی نازل ہو"۔ چنانچہ اُسی وقت وہ مُبتلائے عذاب ہو گیا!

اور قُدرت نے آیاتِ سہ گانہ: سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ... الخ کے ذریعہ اس واقعہ کی اَبدی تشہیر کا انتظام فرما دیا۔ تفسیر و حدیث کی دُنیا کے تیس۳۰ مشاہیر کی علمی کاوشوں سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

اسی طرح جب ہم غدیر کے مدارک، مصادر، اسناد اور ماٰخذ کی جانب نظر کرتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس خصوص میں علماء، محدثین اور مؤرخین نے جس انہماک، التفات اور جذبے سے کام لیا ہے وہ مثالی ہے۔ غالباً تاریخِ اسلام کے کسی بھی واقعہ کو ذکر و بیان کا یہ عنوان نہیں

میسر آیا جو غدیر کو حاصل ہوا۔!

اختصار کے پیشِ نظر صرف اعداد و شمار پیش کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے۔

(۱) واقعہ عید غدیر کی روایت کرنے والوں کی فہرست میں ایک سو دس اصحاب و ازواجِ رسولؐ کے اسمائے گرامی ملتے ہیں۔

❁ ان میں سے کچھ بزرگ یہ ہیں:

اُبی بن کعب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۳۲ھ

ابُوبکر بن ابی قحافہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۱۳ھ

اسامہ بن زید ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۵۴ھ

انس بن مالک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۹۳ھ

براء بن عازب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۷۲ھ

جابر بن عبداللہ انصاری ۔ ۔ ۔ متوفی ۷۳ھ

ابُوذر غفاری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۳۲ھ

ابُو ایوّب انصاری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۵۲ھ

جریر بن عبداللہ بجلی ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۵۱ھ

زید بن ارقم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۶۶ھ

زید بن ثابت --------- متوفی ۴۵ھ

سعد بن ابی وقاص ------ متوفی ۵۴ھ

سعد بن عبادہ خزرجی ---- متوفی ۱۴ھ

ابُو سعید خدری ------- متوفی ۶۳ھ

سلمۃ بن عمرو اسلمی ------ متوفی ۷۴ھ

سلمان فارسی ------- متوفی ۳۶ھ

ابُو امامہ باھلی --------- متوفی ۸۶ھ

سہل بن سعد ساعدی ---- متوفی ۹۱ھ

زبیر بن عوام ------- متوفی ۳۶ھ

طلحہ بن عبید اللہ ------- متوفی ۳۶ھ

خزیمۃ بن ثابت انصاری ---- متوفی ۳۷ھ

خالد بن ولید مخزومی ---- متوفی ۲۱ھ

عمرو بن حمق خزاعی کُوفی ----- متوفی ۵۰ھ

عمران خزاعی -------- متوفی ۵۲ھ

عائشہ ام المؤمنین ------ متوفی ۵۷ھ

عبد اللہ بن مسعود ------ متوفی ۳۲ھ

عقبۃ بن عامر جہنی ------ متوفی ۶۰ھ

سعد بن زید قرشی عدوی ۔ ۔ ۔ متوفی ۵۰ ھ

سمرۃ بن جندب فزاری ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۵۸ ھ

ابُوالطفیل عامر بن وائلہ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۱۰۰ ھ

عبّاس بن عبدالمطلب ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۳۲ ھ

عبداللہ ابن عبّاس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۶۸ ھ

عبدالرحمٰن ابن عوف ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۳۱ ھ

حذیفہ یمانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۳۶ ھ

عبداللہ بن عمر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۷۲ ھ

عثمان بن عفان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۳۵ ھ

عدی بن حاتم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۶۸ ھ

عمار یاسر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۳۷ ھ

عمرو عاص ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۴۳ ھ

قیس بن سعد بن عبادہ ۔ ۔ ۔ متوفی ۵۹ ھ

عمر بن خطّاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متوفی ۲۳ ھ

(۲) نیز اس سلسلے میں چوراسی ۸۴ نام تابعین کے آتے ہیں۔ تابعین اُن بڑی ہستیوں کو کہتے ہیں جنھوں نے پیغمبرِ اسلام کا دیدار نہیں کیا مگر یارانِ نبیؐ کی خدمت میں باریاب ہُوئے۔

❋ بعض کے نام نامی :

ابُو راشد حبرانی ------ متوفی ۸۴ھ

ابُوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف -- متوفی ۹۴ھ

ابُوسلیمان مؤذن ------ متوفی

ابُو صالح ذکوان مدنی ---- متوفی ۱۰۱ھ

اصبغ بن نباتہ کوفی ---- متوفی

سلمہ بن کہیل حضرمی ------ متوفی ۱۲۱ھ

شہر بن حوشب -------- متوفی

طاووس بن کیسان یمانی --- متوفی ۱۰۶ھ

عمرو بن مرّہ کوفی -------- متوفی ۱۱۶ھ

عمرو بن جعدہ بن ھبیرہ ---- متوفی

ابُواسحاق سبیعی ------ متوفی ۱۲۷ھ

ابُوبکر مخزومی --------- متوفی ۱۵۰ھ

یزید بن ابی زیاد کوُفی ---- متوفی ۱۳۶ھ

عدی بن ثابت انصاری ---- متوفی ۱۱۶ھ

(۳) دُوسری صدی ہجری سے چودھویں صدی تک کا جائزہ لیا جائے تو چار سو کے قریب وہ آئمہ تفسیر و حدیث اور ناخُدایانِ تاریخ و تنقید نظر آئیں گے جنھوں نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیفوں میں غدیر کی تفصیلات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے پانچویں صدی ہجری کے صرف ایک عالم حافظ ابُو العلاء العطار الہمدانی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حدیث غدیر کو دو سو پچاس راویوں کی سند سے بیان کرتے تھے۔

(القول الفصل جلد ۱، صفحہ ۴۴۵)

❁ غدیر کا ذکر کرنیوالے چند دانشور:

ابُواسحاق ثعلبی
ابُوالحسن واحدی
حسکانی
حافظ نسائی
ابن مندہ اصفہانی
محمّدبن ادریس شافعی
(در: سنن)
حافظ طبری
حافظ محاملی
حافظ ابن مردویہ
حافظ ابونعیم
حافظ ابوسعید سجستانی
ابنِ عساکر

حافظ احمد بن منصور
ترمذی (در: صحیح)
محمد بن اسماعیل بخاری
(در: تاریخ بخاری)
حافظ ابویعلی
احمد بن حنبل
حافظ ابن ماجہ
حاکم نیشاپوری
(در: —
مستدرک علی الصحیحین)
بغوی
حافظ ابن ابی حاتم
حافظ ابوبکر فارسی

حافظ رسعنی — شیخ الاسلام حموینی

بدر الدین عینی — عبدالوھاب بخاری

شوکانی — خطیب بغدادی

فقیہ ابن مغازلی — صالحانی

ابن کثیر دمشقی — حافظ ابو عبید ھروی

قرطبی — وصابی

جمال الدین زرندی — فخر رازی

خطیب خوارزمی — سبط ابن الجوزی

شمس الدین ذھبی — ابن جابر اندلسی

سعید الدین کازرونی — قاضی عضد الدین ایجی

ابن خلدون — ابن خلکان

دشتانی — بلاذری

قاضی باقلانی — طحاوی

ابن زولاق مصری — ابو الفتح شہرستانی

قرمانی دمشقی — نبہانی بیروتی

ابن الجزری — نجم الدین اذرعی

ابن حجر عسقلانی — ابن حجر ھیتمی

سنوسی
حافظ ابن معین
عبد الحق دھلوی
عبد العزیز شاہ دھلوی
شھاب الدّین حفظی
ابُوالعرفان صبّان
حافظ ابُوالغنایم نرسی
رشید دھلوی
آلوسی بغدادی
شیخ محمّد شنقیطی
شبلنجی
قسطلانی
ابُوالسعود عمادی
مناوی
ابن عیدروس یمنی
برھان الدّین حلبی
حافظ عزرمی

متقی ھندی
شھاب خفاجی
برھان الدّین شبرخیتی
شمس الدّین مصری
مرتضی زبیدی
زینی دحلان مکی
قاضی بیضاوی
دولابی
ابن درویش الحوت
مقریزی
شیخانی
حافظ ناصر السنّۃ حضرمی
شربینی قاھری
باکثیر مکیّ
صفوری
حافظ ابُوھشام ضبّی
حافظ ابن اسحاق

حافظ واسطی
حافظ ابُوعمرو سلمی
حافظ ابُوھشام خارفی
حافظ ابُوعمرو فزاری
حافظ صنعانی
حافظ یحیٰی شیبانی
حافظ ابُوعثمان صفار
حافظ حزامی
حافظ ابُوقلابہ رقاشی
حافظ ابُوبکر بیہقی
قاضی عیاض اندلسی
ابن اثیر
ابوالسعادات شیبانی
ضیاء مقدسی
ابن ابی الحدید
محب الدین طبری

حافظ ابُوعبدالرحمٰن مصری
حافظ محمّد بن فضیل
حافظ ابُوزکریا کوفی
حافظ مصیصی
حافظ عبدی مروزی
حافظ فضل بن دکین
حافظ طنافسی
حافظ ابن راھویہ
حافظ ابُوبکر خطیب بغدادی
حافظ سمعانی
حافظ مدینی
تاج الدین بغدادی
یاقوت حموی
حافظ نووی
گنجی شافعی
سعید الدین فرغانی

(۴) قرونِ اولیٰ میں واقعہ غدیر کو ۲۲ بائیس مرتبہ استدلال و استشہاد کے موقعوں پر پیش کیا جاچکا ہے۔

(۵) غدیر کے موضوع پر اب تک چالیس سے زیادہ مُستقل کتابیں لکھی جاچکی ہیں ان میں سے بعض کتابوں کی گیارہ گیارہ جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔

❁ غدیر ہر دَور میں شاعروں اور ادیبوں کا بھی دِل پسند موضوع رہا ہے اس واقعہ کے ظہور پذیر ہونے کے وقت سے لیکر اب تک ہر عہد کے اساتذۂ فن اور اساطین شعر و سخن نے غدیر پر قصیدے کہے بلکہ غدیریات مشرق کی بزمِ اَدب کا ایک جیتا جاگتا عنوان بن چکا ہے چنانچہ اس تاریخی اور انسانیت ساز تقریب کے سلسلے میں مُسلمان سخنوروں کی فکری تخلیقات کا ایک بہت بڑا خزانہ موجود ہے' اسکے علاوہ بہت سے باذوق عیسائی ادیبوں نے بھی اس پر اتنی طبع آزمائی کی ہے کہ میدانِ غدیر میں ہر طرف پھُول ہی پھُول دکھائی دیتے ہیں!
مثلاً تیسری صدی ہجری میں آرمینیا کے "مردِ سیف و قلم" بقراط و امق نصرانی نے خوب جھلجلاتے ہُوئے قصیدے کہے[۱] زنیا بن اسحٰق کا منظوم خراجِ تحسین ہماری تاریخ کے لئے غازۂ رُخسار ہے۔ اَبُو یعقوب کے مدحیہ اشعار

[۱] تاریخ کامل ابن اثیر میں ان کا نام آیا ہے مُلاحظہ ہو جلد ۷ صفحہ ۵۸ اور علامہ ابن شہر آشوب نے معالم العلماء میں ان کے مدح سرا ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

آج بھی بڑی بہار دیتے ہیں![1]

اور ہماری اس صدی میں مصر کے سب سے زیادہ بلند و بالا شخصیت رکھنے والے ادیب اور منفرد قلمکار عبد المسیح انطاکی کا گرانمایہ شاہکار القصیدۃ العلویۃ جو پانچ ہزار پانچ سو پچانوے اشعار پر مشتمل حسن و خلوص کا سو رنگوں والا مرقع ہے[2]! اور اس میں غدیر کی بات! جیسے خوشبو کا جھونکا، جیسے خوشبوں کی بارات!

نیز اسی عنوان سے لبنان کے مقبول شاعر اور مشہور قانون داں جسٹس بولس سلامہ کی قابل قدر کاوش "ملحمۃ الغدیر" ہے۔ یہ تین ہزار پچاسی شعروں کا نہایت خوبصورت گلدستہ ہے[3]۔

ع   اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

ہمارے دوست اللہ انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے علامہ عبد الحسین امینی نے اپنی کتاب الغدیر میں اس صنفِ کلام پر کوئی گیارہ جلدوں میں بحث کی ہے اور تحقیق کا حق ادا کیا ہے۔

ابوریحان بیرونی، ثعالبی، ابن طلحہ شافعی، ابن خلکان اور مسعودی

---

[1] بیہقی کی المحاسن والمساوی جلد ا صفحہ ۵۰۔ اور شیخ محمد صبان کی اسعاف الراغبین صفحہ ۷ اسکے علاوہ عماد الدین طبرسی نے بھی بشارۃ المصطفےٰ کی دوسری جلد میں ان کا کلام نقل کیا ہے۔

[2] آدھی صدی پہلے یہ مجموعہ مصر سے شائع ہوا تھا اور ہمارے کتب خانے میں بھی اس کا ایک نسخہ ہے۔

[3] تین سو ستره صفحے کی یہ وقیع کتاب مطبعۃ النسر بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔

نے غدیر کو عالمِ اسلامی کی بڑی عیدوں میں شمار کیا ہے۔ حوالے کیلئے الآثار الباقیہ صفحہ ۳۳۴، ثمار القلوب صفحہ ۵۱۱، مطالب السؤل صفحہ ۵۳، الوفیات جلد ۲ صفحہ ۲۲۳، اور التنبیہ والاشراف صفحہ ۲۲۱ کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

محقق کلینی (متوفی ۳۲۹ھ) اپنی جلیل القدر کتاب اصول کافی میں سہل ابن زیاد کی زبانی نیز شیخ صدوق مفضل کے حوالے سے اور علامہ مجلسی حسن ابن راشد کے بیان کے مطابق ترقیم فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ جمعہ، عید الاضحےٰ اور عید الفطر کے علاوہ بھی دنیائے اسلام کی کوئی عید ہے؟ حضرت نے فرمایا "ہاں! سب سے زیادہ محترم"۔ سائل نے گزارش کی کہ وہ کون سی تقریب ہے؟ ارشاد ہوا جس دن رسالت مآبؐ نے امیر المومنینؑ کو اپنا خلیفہ مقرر فرما کر اعلان کیا تھا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔" اور جب دن تاریخ کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت نے فرمایا: "۱۸ ذی الحجہ"! پھر پوچھا گیا کہ اس روزِ سعید میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے؟ حضرت نے جواب دیا: اس دن روزہ رکھو خدا کی یاد میں لگے رہو اور مراسمِ بندگی بجالاؤ نیز محمدؐ و آلِ محمدؐ کا ذکر بھی ضروری ہے کیونکہ رسولِ مقبولؐ نے امیر المومنینؑ کو وصیت کی تھی کہ غدیر کے دن عید منائی جائے۔ اور تمام انبیاء کی یہی سیرت رہی ہے کہ جس روز وہ اپنے اوصیاء کا تعین کرتے تھے

اسے یومِ عید قرار دیدیا جاتا تھا۔[1]"

اور سوادِ اعظم کے بعض جید علماء بھی اس پرشکوہ دن کی اہمیت کے قائل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسولؐ کریم کے صحابی جناب ابُوہریرہ کی روایت ہے کہ غدیر کے دن روزہ رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ ایک روزہ ساٹھ مہینے کے روزوں پر بھاری ہے۔[2]

---

[1] الکافی جلد ۱۔ صفحہ ۲۰۴
خصال صدوق۔ جلد ۱، صفحہ ۲۶۴
بحار الانوار۔ جلد ۹۵۔ صفحہ ۳۲۲

[2] تاریخ بغداد خطیب بغدادی۔ جلد ۸۔ صفحہ ۲۹۰
مناقب خوارزمی (خطیب خوارزمی)۔ صفحہ ۹۴

پیمانِ غدیر

پہلے تفصیل سے لکھا جاچکا ہے کہ سرتاجِ انبیاءؐ نے غدیر کی رُوح پرور محفل سے جب خطاب کیا تو خاص طور پر اسلام کے اجتماعی فلسفے میں جو عناصر بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، ان کی وضاحت فرماتے ہوئے اس حقیقت پر سب سے زیادہ زور دیا کہ توحید و نبوّت کا نظریہ قبول کرنے والوں کو اپنے "فکری اثاثے میں" امامت اور وصایت کے نظام و انتظام کو بھی اصولی اور اساسی قاعدے کے طور پر پوری دیانت داری سے شامل کرلینا چاہیئے ـــــ تاکہ ملّتِ اسلامیہ انتشار و اضطراب سے بچ کر، صلاح و فلاح اور امن و سکون کی زندگی بسر کرسکے۔

چنانچہ پیغمبرِ خاتمؐ نے ایک طرف تو قیادت و زعامت کی اس راہ و روش کو خدا کا منشاء اور اس کی مشیت بتایا۔ اور دُوسری جانب رحمتِ عالمؐ نے اُس وقت کی مُسلم آبادی کے سب سے بڑے تاریخی جلسے میں اپنے جانشین اور امامِ اُمّت کا نام لے کر اور ان کی ایک ایک خوبی گنوا کر پہلے اپنی زبانِ مبارک سے متعارف کروایا اور پھر اپنے ہاتھوں سے انھیں جتنا اُونچا اُٹھا سکتے تھے اُٹھایا؛ اور دیکھنے والی آنکھوں کو دکھا بھی دیا! مقصد یہ تھا کہ بعد میں کوئی

اُلجھاؤ نہ پیدا ہو! اور جمہور ممکن کھینچا تانی سے اپنے آپ کو بچائے رکھے!

حضور سرورِ کونینؐ نے خلقِ خدا کی رہبری اور رہنمائی کے پیشِ نظر سررشتۂ امامت کے مزید استحکام، سالمیّت اور بقا کی غرض سے یہ بھی کیا کہ اُس وقت جو لوگ مجمع میں موجود تھے ان سے آپ نے نہ صرف مولائے جان وجہاںؑ بلکہ سرکارِ قائم آلِ محمدؐ تک جملہ آئمہ "حق" کے لیئے بیعت لی! فرمان کے مُطابق سب نے زبان دی۔ اقرار کیا نیز رسولؐ اکرم ہی کے حُکم سے تمام شرکائے بزم نے "شاہِ ولایت" حضرت علیؑ ابن ابی طالب کو اُن کے عہدے اور منصب کی مُبارکباد پیش کی۔

اس کے علاوہ آنحضرتؐ نے مجمع سے یہ بھی فرمایا:

اَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ •

ہاں! جو آدمی یہاں بیٹھے سُن رہے ہیں انھیں
چاہیئے کہ اس حُکم کو اُن تک پہونچا دیں جو یہاں
موجود نہیں ہیں۔

گویا میرِ آفاق سرکارِ رسالتؐ پناہ کی خواہش تھی کہ اس "حدیثِ شوق" کا ربط وتسلسل برقرار رہے جن کے کانوں تک موجِ صدائے نبوتؐ پہونچی وہ انھیں بھی بتا دیں جو اس لمحے لذّت گفتارِ رسالت سے بہرہ مند نہیں ہوسکے! بلکہ ایک نسل دُوسری نسل کو آگاہ کرے۔ اور یہ پیغام پُرانی پیڑھی سے نئی پیڑھی تک لگاتار پہونچتا رہے! تاکہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۰ ھ میں "غدیرِ خم" کے کنارے

جو قول و قرار ہوا تھا جو عہد و پیمان باندھا گیا تھا اس میں فرق نہ آنے پائے!

چنانچہ عوام النّاس نے پیغمبرؐ کریم کا منشاء سمجھا اور سب نے مِل کر اپنے جذبۂ عقیدت واطاعت کا یوں اظہار و اعلان کیا:

نُؤَدِّيهِ اِلٰى اَولَادِنَا وَاَهَالِيْنَا لَانَبْغِيْ بِذٰلِكَ بَدَلًا

اس امانت کو ہم اپنی آل اولاد اور دُوسرے رشتے داروں تک پہونچائیں گے۔ نیز وعدہ کرتے ہیں کہ اس میں کوئی ردّ و بدل نہیں قبول کریں گے!

بہرکیف! اسی بُنیاد پر غدیر کے دن کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔

اس روز جو عظیم کارنامہ انجام پایا، اس کی یادآوری کے سلسلے میں طرح طرح سے اس کی جانب توجّہ دلائی گئی ہے!

ہمارے عقائدی ادب کی کوئی ایسی کتاب نہیں جس میں اس موضوع کے خصوصی پہلو اور اس کی امتیازی حیثیت پر روشنی نہ ڈالی گئی ہو!

دانشمند مکرّم شیخ تقی الدّین ابراہیم عاملی نے اپنے دُعائیہ اَدب کے بیش بہا مجموعے جُنّۃ الامان الواقیۃ وجنّۃ الایمان الباقیہ (جو "مصباح کفعمی" کے نام مشہور ہے) میں اپنا ایک غدیریہ قصیدہ بھی شامل کیا ہے! یہ قصیدہ ایک سونوے[۱۹۰] اشعار پر مشتمل ہے۔ اور اس منظومہ "حسن و عقیدت" کے بیالیس[۴۲] شعروں میں "روز غدیر" کے کوئی اسّی[۸۰] نام گنوائے ہیں! یہ سب نام ان محاسن

کے ترجمان ہیں جو صرف اس یوم سعید سے تعلق رکھتے ہیں!

علاوہ ازایں یہ بڑا دن اس عہد و پیمان کو یاد رکھنے کا ایک نہایت قیمتی موقع فراہم کرتا ہے جس سے اہلِ ایمان کے دل و دماغ کو تسکین ملتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی صفوں میں اپنی تاریخ سے وابستہ رہنے کا ایک نیا عزم نمود کرتا ہے!

ہاں! اسلام نے جن بابرکت دنوں کو عید کا عنوان دیا ہے وہ اپنے وجود۔ ہئیت۔ مزاج اور مقصد کے اعتبار سے دوسرے مذاہب کے تہواروں یا خوشی کی اجتماعی تقریبات سے بالکل مختلف ہیں

ہمارا کوئی جشن بھی خود بینی۔ خود نمائی اور خود خواہی کیلئے نہیں منایا جاتا! بلکہ روزِ مسرت ہو یا شادمانی کی رات یہ سب فرحت بیز اور بہجت انگیز "لیل و نہار" محض رُوح کو جگانے۔ نفس کو سجانے۔ طبیعت کو سلجھانے اخلاق کو بنانے۔ خدا سے لو لگانے اور اس کا شکر بجالانے کے لئے ایک دِلکش فضا ایک رُوح پرور ماحول اور اطمینان و سکون میں جھلے ہوئے چند لمحے مہیا کرتے ہیں! عیدِ غدیر یا جشنِ ولایت کے دامن میں بھی یہی سب کچھ ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ:

❁ اکمالِ دین اور اتمام نعمت کے سلسلے میں سب مل کر اللہ کے شکر گزار ہوں۔

* امامت کے بارے میں اپنے پیمانِ وفا کی تجدید کریں۔
* اس عہد آفریں دن کی خصوصیات سے اپنی نئی نسل کے ایوانِ خیال کو سنواریں۔
* یہ یومِ ہدایت ہے۔ اس کی رحمتوں اور برکتوں سے اپنے دل و دماغ کو نور و سرور کی آماجگاہ بنائیں۔
* غدیر عیدوں کی عید ہے! لہٰذا اس کے تمام اقدار کی پاسبانی اور مستقبل کے ذہنوں تک اس سے تعلق رکھنے والی جملہ روایات کی ترسیل پر پوری توجہ دیں۔
* ہمارے معصوم رہنماؤں نے اس پُرشکوہ، مقدّس اور متبرک تاریخ کے ضمن میں جو ہدایات مرحمت فرمائی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:
* آج کے دن "عید غدیر" کی نیت سے غسل کیا جائے۔

اچھے صاف ستھرے اور کچھ اس وضع کے کپڑے پہنے جائیں، جن سے یہ ظاہر ہو کہ خوشی کا ہنگام ہے۔

* مقدور بھر کپڑوں میں عطر لگائیں اور اپنے گھروں کو خوشبو سے بسائیں۔
* اس عید میں روزے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ جو رکھ سکتے ہوں ضرور رکھیں۔
* زوالِ آفتاب کے وقت دو رکعت نماز، اور پھر جنابِ امیرؑ کی زیارت پڑھی جائے۔

- اس روزِ سعید کی کچھ خاص دُعائیں ہیں۔ ان کے ساتھ دُعائے ندبہ بھی پڑھی جائے۔ یہ سرکارِ امامِ زمانہ عؑ کی دُعا ہے۔
- ہر گھر میں جشن کا سماں ہونا چاہیئے۔ اور ہر شخص کا فرض ہے کہ اس تقریب میں اپنے بال بچّوں کے لئے معمول سے زیادہ خوشحالی اور شادمانی کا سامان فراہم کرے۔
- امکانی طور پر ہر آدمی کوشش کرے کہ اپنے عزیز اقربا، دوست احباب اور عام لوگوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے اور کسی نا کسی عنوان سے انھیں کچھ فائدہ پہونچائے۔
- جس کے امکان میں ہو اُسے چاہیئے اپنے دسترخوان کو وسعت دے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بُلائے۔ کھانا کھلائے۔ مُنہ میٹھا کرے اور ہو سکے تو کچھ تحفے تحائف بھی دے معصومؑ فرماتے ہیں کہ: آج کی دریادِلی سے دولت و ثروت بھی بڑھتی ہے اور عُمر و اقبال میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔
- جب کوئی کسی سے ملے تو ہنسی خوشی بات کرے جنابِ امیر علیہ السّلام نے اس روز سب کو خندہ پیشانی سے مُلاقات اور گرم جوشی کیساتھ مصافحہ کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔
- دلِ اُلفت نسب رکھنے والے تمام افراد ایک دوسرے کو عید کی مُبارکباد دیں

❀ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: کیف و سرور سے بھرپور اس تقدس بداماں موقع پر "دید و بازدید" کی پابندی کی جائے۔ یعنی! مؤمنین کرام ایک دوسرے کے ہاں عید ملنے کے لئے ضرور جائیں۔

❀ ہمارے آٹھویں امام حضرت علی ابن موسیٰ الرضا سلام اللہ علیہ کا یہ فرمان بھی ہے: ایمان والے جب ایک دوسرے سے مُلاقات کریں تو آپس میں ان جُملوں کا تبادلہ کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِیْنَ
بِوِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْاَئِمَّةِ
عَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔

"خُدا کا لاکھ لاکھ شُکر کہ اس نے ہمیں جناب امیر علیہ السلام اور تمام آئمہ اطہارؑ کے رشتۂ ولایت سے وابستہ رکھا۔"[1]

اِن جُملوں سے جذبۂ تشکّر کا اظہار ہوتا ہے۔ عیدِ غدیر کی تشہیر ہوتی ہے اور "ایفائے عہد" کا اعلان بھی ہو جاتا ہے!

---

[1] المصباح۔ الشیخ تقی الدین ابراہیم الکفعمی صفحہ ۶۸۱ طبع مؤسسۃ الاعلمی بیروت ۱۴۰۳ھ
مفاتیح الجنان۔ محدث کبیر شیخ عباس قمی۔ صفحہ ۲۷۵۔ طبع لندن
مفتاح الجنات۔ محقق یگانہ سید محسن الامین۔ طبع دار التعارف بیروت
مفتاح الجنان۔ آقائے رحمۃ اللہ کرمانی۔ صفحہ ۲۸۲ طبع مطبع نادری بمبئی ۱۳۳۹ھ
ضیاء الصالحین۔ حاج محمد صالح جواہرچی صفحہ ۱۳۷ مطبعۃ الآداب نجف اشرف ۱۳۵۸ھ
المنتخب الحسنی۔ چند دانشور۔ صفحہ ۲۶۹ طبع لندن ۱۴۰۰ھ
مصابیح الجنان۔ صفحہ ۵۰۸۔ سید عباس کاشانی۔ طبع مطبعۃ الزہراء۔ بغداد

❁ میدانِ غدیر

پچھلے صفحوں پر اس عنوان کے تعلّق سے چند سطریں لکھی جا چکی ہیں یہاں تھوڑی سی تفصیل ـــــ ! بہت سے لوگوں کو معلوم ہے کہ عربی میں غدیر ۔ تالاب ' ساگر ' آب گیر یا دامن کوہ کے اس نشیبی حصّے کو کہتے ہیں جہاں برسات کا پانی جمع ہوتا ہو یا پہاڑوں سے پھُوٹنے والا کوئی چشمہ بہتے بہتے اس سے جا ملے اور جھیل کا سماں باندھ دے ۔ نیز خُم اس وادی کا نام ہے جو مکّے اور مدینے کے درمیان جُحفہ کی بستی سے کوئی ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔

موجودہ حجاز کے معروف تاریخ نگار عاتق بن غیث البلادی بتاتے ہیں : " اس علاقے کے آس پاس کئی تلاؤ تھے ۔" مثلاً عسفان کے قریب ' غدیرِ اشطاط سب کا جی لُبھاتا تھا اور یہیں کہیں غدیرِ برکہ کی لہریں آنکھوں کو سُکھ پہنچاتی تھیں ، خُماس والی گھاٹی میں غدیرِ بنات کی موجیں ہوا کے جھُولے میں جھولتی تھیں ' وادئ اغراف کے دامن میں غدیرِ سلمان کے بڑے چرچے تھے اور اسی کے پاس غدیرِ عروس ہے ' جہاں ہر وقت خوشیوں کے میلے لگتے تھے اور لوگ کھنچے چلے آتے تھے !

اور یہیں وہ تالاب بھی ہے جسے ہمارے دلوں کی آبرو کہیے ...

یعنی! غدیرِ خم! اب چھان بین سے کام لینے والے دانشور کہتے ہیں: کہ غدیر کے ساتھ خُم کا جوڑ اس وجہ سے لگایا گیا ہے کہ اسلام سے پہلے یہاں کوئی رنگ ریز رہتا تھا اس کا نام خُم تھا! بس اس مناسبت سے زیرِ نظر آب گیر کو غدیرِ خم کہا جانے لگا۔"

اور یہ انکشاف مشہور و معروف جغرافیہ داں یاقوت حموی نے جانے پہچانے دانشور زمخشری کے حوالے سے کیا ہے۔[1]

لیکن! ذہنِ رسا رکھنے والے ادیب مؤرخ اور بہت بڑے جغرافیہ نویس ابو عبید البکری کی تحقیق یہ ہے کہ "وہ ساگر جس کے تصور سے ہمارے کلیجے میں ٹھنڈک پڑتی ہے اور جس نے پوری گھاٹی کو رشکِ کہکشاں بنا رکھا ہے۔" وہاں پاس پاس خوب اونچے درخت اور گھنی جھاڑیاں تھیں اور جہاں کہیں بہت سے پیڑ پودے ہوں اس جگہ کو عرب غیضہ یا خُمّ کہتے ہیں۔" بنابریں غدیرِ خم کا مطلب ہوا۔ درختوں والا تالاب ۔۔۔۔[2]!

یہ جگہ کئی لحاظ سے بڑی اہمیّت کی حامل ہے۔

ایک تو اس جہت سے کہ غالباً پُرانے زمانے میں یہاں کسی ٹھوس تہذیب نے اپنا پڑاؤ ڈالا ہوگا۔ کیونکہ اس کی جو علامتیں آج تک موجود

---

[1] ملاحظہ ہو۔ معجم البلدان۔ جلد ۲ صفحہ ۳۸۹

[2] معجم ما استعجم۔ جلد ۲ صفحہ ۳۶۸

ہیں وہ ہر ایک کو دعوتِ فکر و نظر دے رہی ہیں!

غدیر کے مغرب اور شمال مغرب کی جانب جو کھنڈر ہیں۔ وہاں پتھروں سے بنی ہوئی شہر پناہ کی ٹوٹی پھوٹی دیوار اپنے شاندار ماضی کی کہانی کہہ رہی ہے! پھر ادھر اُدھر کچھ قلعوں اور بڑے بڑے محلوں کے نشان بھی زمین کے دامن پر اُبھرے ہوئے ہیں!

ہوسکتا ہے گزرے ہوئے دور میں یہ جُحفہ کی کوئی نامور بستی ہو بہرکیف! آثارِ قدیمہ سے دلچسپی رکھنے والوں کی نظر میں اب بھی جو رہ گیا ہے وہ قابلِ قدر ہے۔

دُوسرا سبب یہ کہ علاقے کی اس سب سے بڑی وادی میں جو پہاڑ ہیں' ان کے سینے سے ایک چشمہ اُبلتا ہے' اور پھر یہ رواں دواں غدیرِ خم سے جا ملتا ہے۔ گویا قدرت نے پانی کے طلب گاروں کے لیے یہاں سبیل کھول دی ہے!

تیسرا باعث یہ کہ مصر و شام و عراق کے حاجی یہیں سے احرام باندھتے ہیں یہ ان کی میقات ہے۔

چوتھی' اور تاریخ اسلام کی انتہائی برجستہ حقیقت یہ کہ حضور سرورِ کونین نے دین کو عملاً آفاقی حیثیت دینے کے لیے جب مکہ مکرمہ سے مدینۂ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو سرکارِ رحمتؐ یہیں ٹھہرے تھے۔ اور حج کے فرائض انجام دینے کے بعد جس گھڑی آنے والے زمانے میں قرآنی حکومت

کے نظام کو مستحکم رکھنے کی صورت گری اور اتمام نعمت کے اعلان کا موقع آیا تو آپ نے قیام کے لیے اسی جگہ کو پسند فرمایا!

اور پانچویں خصوصیت! اشاروں اشاروں میں ابھی عرض کر رہا تھا کہ آنحضرتؐ نے آفریدگارِ مطلق کے حکم سے یہاں ایک لاکھ چالیس ہزار اشخاص کے امنڈتے ہوئے دریا کو رُکنے کا حکم دیا۔ مؤذن نے اذان کہی اور دیکھتے ہی دیکھتے

ع "قبلہ رو ہو کے کھڑے ہو گئے سب بہرِ نماز"

عبادت سے فارغ ہو کر" وحی " کی زبان میں خدا کا پیغام پہنچانے والے نے مجمع کو شرفِ خطاب عطا فرمایا۔ کڑی دھوپ میں موتیے کے پھول برسنے لگے!

ختمی مرتبتؐ نے اس تقریر میں مملکت خداداد کی سیاسی روش اور آئندہ کی قیادت پر بھرپور روشنی ڈالی۔ پھر اللہ کی مرضی اور اس کے فرمان کی وضاحت کرتے ہوئے آپؐ نے حضرت علیؑ کو اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر اُونچا کیا اور فرمایا: لوگو! میں تو چلا۔ لہٰذا تم سے متعلق جو اختیارات میرے پاس تھے' اب وہ علیؑ کو حاصل ہوں گے۔ یہ سُن کر ہر چھوٹے بڑے نے حضورؐ کے جانشین کو مبارکباد دی اور پورے کا پورا وادی برکتوں سے چھلکنے لگا۔

ایمان کی بات یہ کہ غدیر کے نیک دن کی بدولت اسلام کے نظام و انتظام کا ایک اور رُخ سامنے آیا۔ اور یہ رُخِ زیبا اس درجہ جاذب

قلب و نگاہ تھا کہ ہر قافلہ اپنے ساتھ اس کی خوشگوار یادیں لے کر جادہ پیما ہوا۔
شاعروں نے جب اس کے تذکرے سے اپنے قصیدوں کو سجا کر سُنایا تو نغموں کی جھڑی بندھ گئی۔ تاریخ نے اسے حرزِ جاں بنا لیا۔ اور حدیث کے مجموعوں نے یہاں کے ہر منظر کی یوں تصویر اتاری کہ رنگ اور روشنی کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا!

دُنیا کا قاعدہ ہے کہ جو باتیں انتہائی جاں فزا اور جو کام حد درجہ دل آویز ہوتے ہیں تو جن لوگوں کو انھیں سُننے اور دیکھنے کا موقع ملتا ہے وہ آنے والی نسل کے لیے اس حوالے سے کوئی نہ کوئی نشانی بنا دیتے ہیں۔ تاکہ پُشت در پُشت اس حرف و حکایت یا سرگزشت کا چرچا ہوتا رہے!

بنابریں جوں ہی "جشنِ غدیر" اختتام کو پہنچا، فوراً یادگار کے طور وہاں ایک مسجد تعمیر کر دی گئی اور اُس کا نام **مسجد النبیؐ** رکھا گیا عوام اسے مسجدِ رسولؐ اور مسجدِ غدیرِ خُم بھی کہتے تھے!

اس مسجد کی تعمیر میں فرائض بندگی ادا کرنے کی مصلحت کے ساتھ اور جو عوامل کارفرما تھے انھیں بھی ذہن و ضمیر میں تر و تازہ رکھنے کی غرض سے شریعت نے بہت سی باتوں پر زور دیا ہے!

مثلاً: یہاں کوئی نماز پڑھے تو خاص کر اسے بڑی اہمیت حاصل ہو گی۔ اس مقام پر عبادت بجا لانا مستحب ہے۔ یہ دعائیں مانگنے کا بڑا اچھا

ٹھکانا ہے۔ بارگاہِ احدیت میں عرض نیاز کے لیے نہایت موزوں جگہ ہے۔

باقرالعلوم امام محمد باقر علیہ السّلام۔ صادق آلِ محمدؐ امام جعفر صادق علیہ السّلام اور بابُ الحوائج امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے اس عبادت خانے میں نماز پڑھنے کے لیے اصرار فرمایا ہے۔

حسّان جمّال کہتے ہیں :

" ایک دفعہ ہمارے چھٹے رہبر امام جعفر صادق ع حج کے سلسلے میں ہمارے ساتھ شریکِ سفر تھے۔ جب کارواں مسجدِ غدیر کے پاس پہنچا" تو آپؑ نے مسجد کی بائیں جانب دیکھ کر فرمایا :

"اے دیکھو! یہاں رسولِ مقبول نے کھڑے ہو کر ان لفظوں میں علیؑ ابن ابی طالبؑ کی جانشینی کا اعلان فرمایا تھا :

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ
مَوْلَاهُ۔ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ
وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ [1] "

تعارف کا یہ انداز بتا رہا ہے کہ صادق آلِ محمدؐ "مسجدِ غدیر کی اِس خصوصیت کو پورے قافلے کے حافظے میں پیوست کرنا چاہتے تھے، کہ یہی وہ مقام ہے جہاں " ولایتِ کبریٰ " کا چاند ابھرا تھا !

---

[1] وسائل الشیعہ۔ شیخ حر عاملی۔ جلد ۳ صفحہ ۵۴۸ طبع بیروت

بہرحال تمام اسناد و وثائق سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبرِ ختمی مرتبت کی انتخاب کی ہوئی اس زمین پر نماز پڑھنے سے فضیلت بھی ہاتھ آتی ہے اور "اصولِ دین" کی ایک ممتاز اصل - امامت - سے وابستگی کا اظہار بھی ہوتا ہے۔

پھر ہمارے تمام فقہاء و محدثین مثلاً محمد ابن یعقوب کلینی نے الکافی میں، محمد ابن حسن طوسی نے النہایہ میں، ابنِ ادریس نے السرائر میں، قاضی ابن البراج نے المہذب میں، شیخ یوسف بحرانی نے الحدائق الناضرہ میں، شیخ حر عاملی نے وسائل الشیعہ میں، ابن حمزہ نے الوسیلہ میں، یحیٰ ابن سعید نے الجامع میں اور شیخ محمد حسن نجفی نے جواہر الکلام میں لکھا ہے کہ:

" حج کی سعادت حاصل کرنے والوں کو غدیرِ خم والی مسجد میں دو رکعت نماز ضرور بجالانا چاہیے۔ "

مگر افسوس ہزار افسوس! کہ خدا کا یہ گھر، کلمہ پڑھنے والوں کی بے توجہی سے اب مٹی کا ڈھیر بن چکا ہے!

رہے نام اللہ کا!
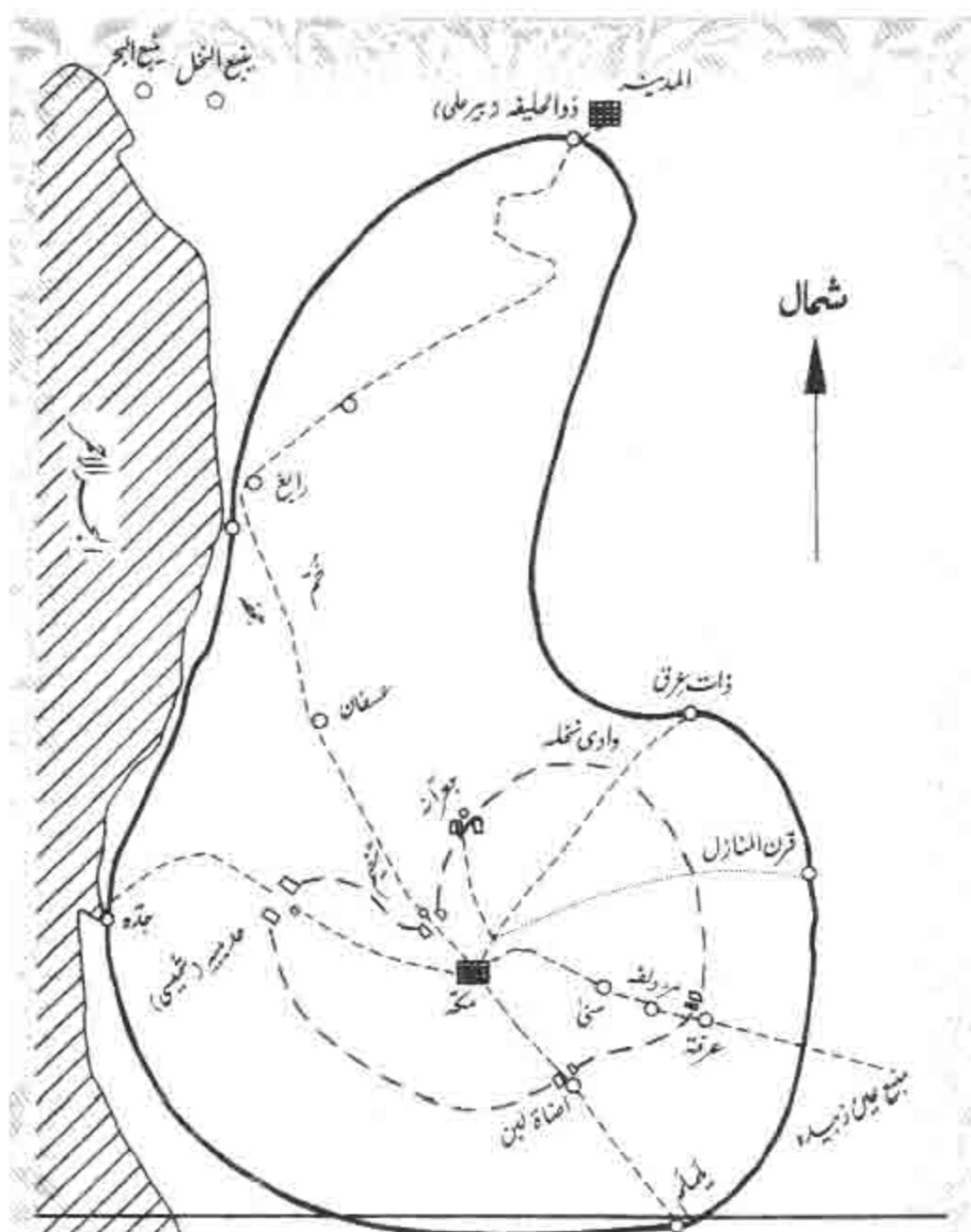
ینبع البحر
ینبع النخل
المدینہ
ذوالحلیفہ (بیر علی)
شمال
رابغ
خم
عسفان
ذات عرق
وادی نخلہ
جعرانہ
قرن المنازل
جدہ
حدیبیہ (شمیسی)
مکہ
منیٰ
مزدلفہ
عرفہ
اضاۃ لبن
منابع عین زبیدہ
یلملم
حدود میقات الاحرام
حدود الحرم المکی واعلام الحرم
طریق المسافرین
مدینے سے غدیر خم تک نیا راستہ
اور
حدود حرم مکہ

وادی غدیر کے چشمے کا بہتا پانی

وادیٔ غدیر کی جھاڑیاں

کوہ وادیٔ غدیر

سرچشمۂ تدمر

وادی عسیر کا ایک باغ

وادی غدیر کا چشمہ

وادی غدیر
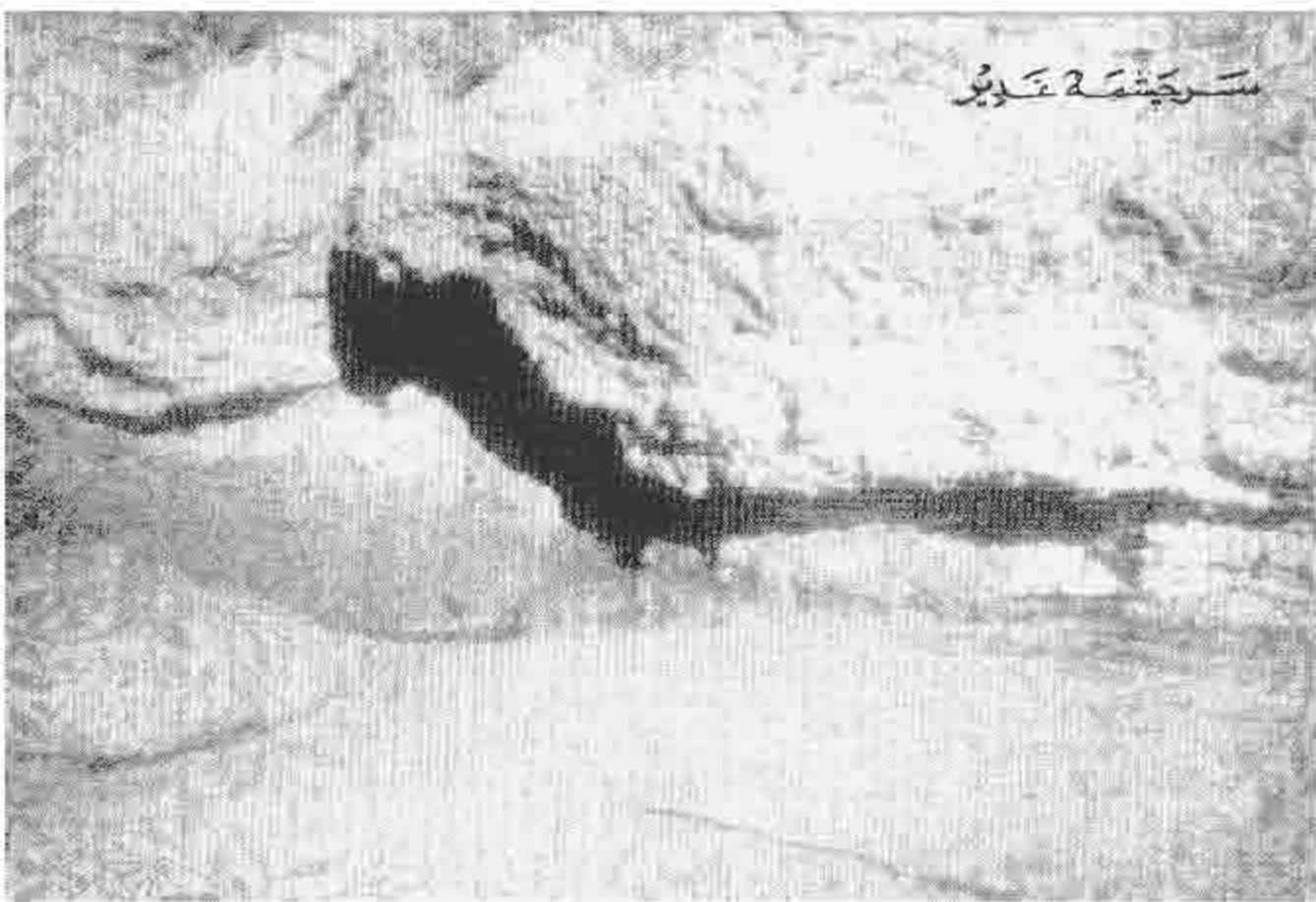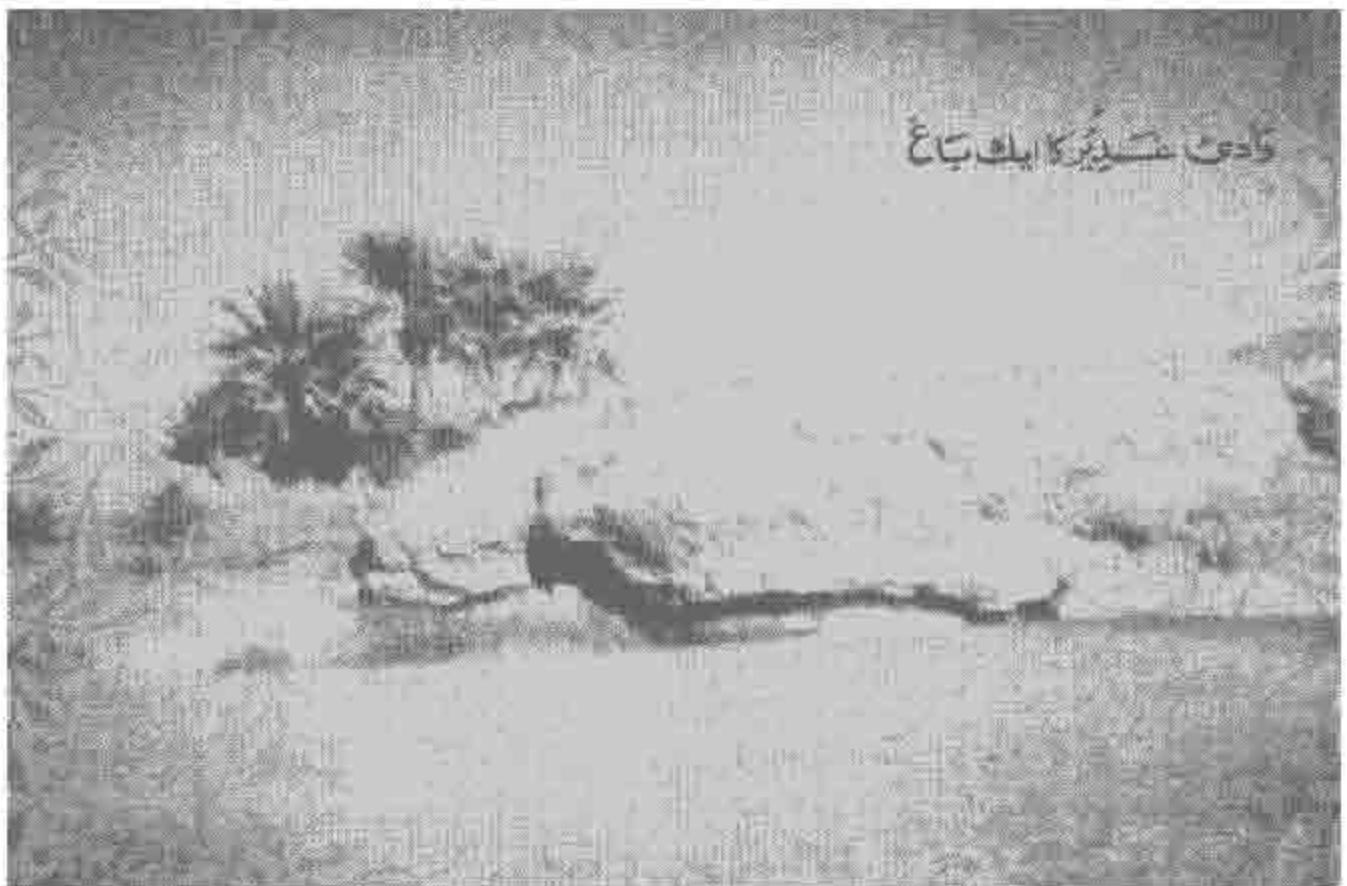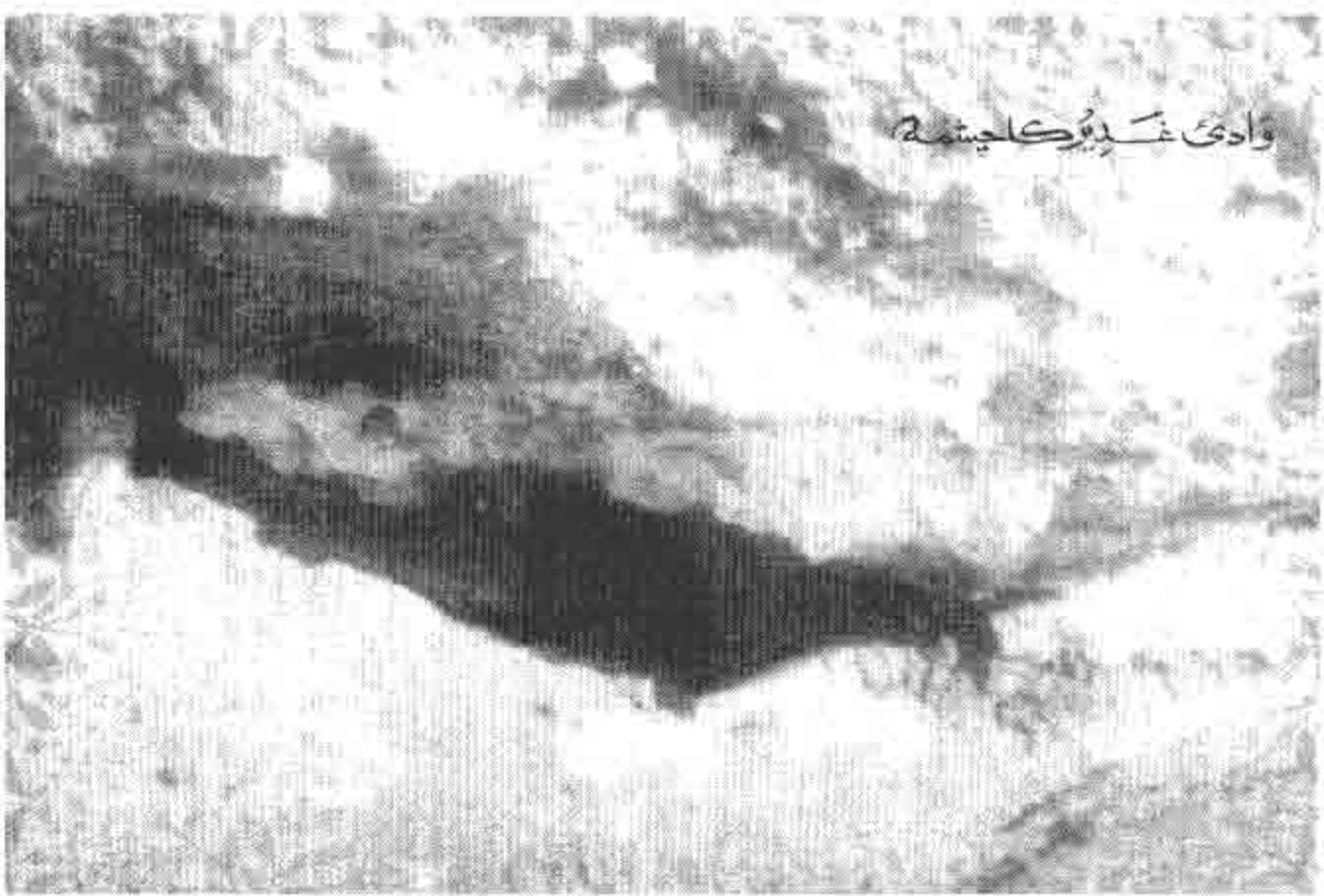
خطبۂ غدیر کی اہمیّت

جب عام زندگی میں سرکار خاتم الانبیاءؐ کے دہنِ اقدس سے نکلا ہُوا ہر لفظ بے بہا ہوتا تھا۔ تو پھر خاص خاص موقعوں پر حضورؐ نے جو کچھ فرمایا اور آپ کے جن اہم خُطبوں اور تقریروں سے تاریخ تہذیب اور انسانی فکر و روش کو جو نئے سانچے ملے ان کی عظمت و افادیّت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟

جُمعہ کے اجتماعات میں آنحضرتؐ کی گفتگو، جنگ کے ہنگام آپ کی ہدایات۔ اَمن کے لئے پیغمبرِ رحمتؐ کی بات چیت' استقبالِ رمضان کے سلسلے میں آپ کے اِرشادات، عید بقر عید پر سرکارؐ کا بیان، حج کے زمانے

کی تقریرِ دلپذیر یہ تمام اثاثہ جُوں کا تُوں ابھی تک محفوظ ہے اور ہمیشہ انسان کی توجہ کا مرکز بنا رہے گا۔ غدیر کا ماجرا بھی تاریخِ رسالتؐ کا ایک انتہائی اہم واقعہ ہے یہاں سرورِ عالمؐ نے خُدا کے حکم سے ہنگامی حالات میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا تھا اور اپنے اس خُطبے کے ذریعے نبی کریمؐ نے بعض اہم آئینی نکات کی وضاحت، اقتدار سے متعلق چند بنیادی اُمور کی تشریح اور مُستقبل میں اِسلامی نظام کے تحفّظ اور بقاء کے لئے پیمبرانہ اقدار کا ایک بہت بڑا ذخیرہ عنایت فرمایا تھا۔

مگر نہ جانے کیوں حضور رسُولؐ مقبول کے دُوسرے فرمُودات کی طرح خُطبۂ غدیر کو من وعن بچا کر رکھنے میں اکثریت نے سنجیدگی اور متانت کا ثبوت نہیں دیا۔

اب ہم اگر اس پوری تقریر کو دیکھنا چاہیں تو بڑی کنج کاوی سے کام لینا پڑے گا۔ پھر بھی حضورؐ کی تقریر کا مکمّل متن ٹُوٹے ہُوئے شیشے کی کرچوں کی طرح مختلف کتابوں کے اوراق میں بکھرا ہُوا نظر آئے گا۔ مثلاً کچھ ٹکڑے طبری کی کتاب الولایہ میں نظر آئیں گے کچھ علی متقی کی کنز العمال میں بعض اجزاء، ابن حجر عسقلانی کی الاصابہ میں اور اسد الغابہ میں بعض ہیثمی کی مجمع الزوائد میں ایک آدھ حصّہ خطیب بغدادی کی

تاریخ بغداد سے ملے گا یا پھر خصائص نسائی سے کچھ ابو نعیم کی حلیۃ الاولیاء
سے نیز مسند احمد ابن حنبل سے اور یا پھر حاکم کے مستدرک علی
الصحیحین سے دستیاب ہوں گے۔

لیکن تلاش و جستجو کے بعد بھی جب ہم ان اجزاء کو اکٹھا کر کے
جوڑتے ہیں تو کئی جگہ سے درکے ہوئے آئینے کی شکل سامنے آجاتی
ہے۔ اور نتیجۃً جمال و کمالِ خطابت کا جو رُخ ہویدا ہونا چاہیئے وہ نمایاں
نہیں ہو پاتا۔

اس لئے ہم نے رسالتِ مآبؐ کے اس جلیل القدر خُطبے کے سلسلے
میں ان امین ہستیوں کی طرف رجوع کیا جنھوں نے زلزلے کے جھٹکوں
آندھی کے جھکڑوں اور طوفان کے تھپیڑوں میں گھر کر رہنے کے باوجود سرورِ
دوجہاںؐ کے ایک ایک لفظ کو کلیجے سے لگا کر رکھا اور پھر حضورؐ کے بیان
کے رنگ اور آہنگ کو اپنے ضمیر کی گہرائیوں میں اُتار کر کلک و قرطاس کے
حوالے کر دیا۔

یہ ہیں سچائی کے ساتھ لوح و قلم کی پرورش کرنے والے اعاظم
رئیس المحدثین محمد ابن فتال نیشاپوری (شہید ۵۰۸ھ) جن کی کتاب
"روضۃ الواعظین" کے نام سے مشہور ہے اور چھٹی صدی ہجری ہی کے فقیہہ و
مورخ شیخ احمد ابن ابی طالب طبرسی ان کا دفترِ علم و دانش الاحتجاج

کہلاتا ہے۔ نیز ساتویں صدی کے ایک اور برجستہ دانشور جمال الدین سیّد ابنِ طاؤس متوفی ۶۶۴ھ ہیں ان کی کاوش "اقبال الاعمال" ہے۔ ان قیمتی تصانیف کے علاوہ فخرِ اُمّت علاّمہ محمّد باقر مجلسی (متوفی ۱۱۱۱ھ) نے اپنی انسائیکلوپیڈیائی تصنیف "بحار الانوار" میں اس پورے خُطبے کو اسکے تسلسل کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔ اسی طرح صاحبِ تفسیرِ صافی نے خطبے کے متن کو من وعن درج فرمایا ہے۔ اور ناانصافی ہوگی اگر اس ضمن میں دانشمندِ محترم میرزا محمد تقی سپہر کا نام نہ لیا جائے۔ انھوں نے بھی اپنی وقیع تاریخ ناسخ التواریخ کی دوسری جلد میں اس پُورے خطبے کو درج کیا ہے۔

ہم ان فلک جناب ہستیوں کی نِگار اُنگلیوں کو سلام کرتے ہیں اوران کے خونچکاں خامے کے آگے ہمارا سرِ تعظیم خم ہے۔

یہ خُطبہ ہم نے ان ہی علمی مجموعوں سے لیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ان بزرگوں نے جس جذبے سے عربی متن کو ہمارے حوالے کیا ہے اسی جذبے سے اس کا اُردو ترجمہ ہم آپ تک پہونچا دیں۔

خطبہ
غدیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فِیْ تَوَحُّدِهٖ، وَ دَنَا فِیْ تَفَرُّدِهٖ، وَ جَلَّ فِیْ سُلْطَانِهٖ، وَ عَظُمَ فِیْ اَرْکَانِهٖ، وَ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَ هُوَ فِیْ مَکَانِهٖ وَ قَهَرَ جَمِیْعَ الْخَلْقِ بِقُدْرَتِهٖ وَ بُرْهَانِهٖ، مَجِیْدًا لَمْ یَزَلْ، مَحْمُوْدًا لَا یَزَالُ، بَارِیَٔ الْمَسْمُوْکَاتِ، وَ دَاحِی الْمَدْحُوَّاتِ، وَ جَبَّارَ الْاَرَضِیْنَ وَ السَّمٰوَاتِ

حمد و سپاس مخصوص ہے اُس معبودِ برحق کے لیے! جس کی ذات اپنی یکتائی میں اِنتہائی بلند، اور جو بے ہمتا ہوتے ہوئے بھی ہر ایک سے بہت قریب ہے۔ عزّت جس کی ادائے شاہنشاہی کی ثناخواں اور عظمت جس کے اندازِ جہاں پناہی کی توصیف میں رطبُ اللّسان! — ہر جگہ اس کی نظر — ہر شئی سے باخبر، ساری خلقت اس کی قوّت و قدرت، اور دلیل و حجّت کے آگے گردنیں ڈالے ہوئے! رہے نام اللہ کا! وہ ہمیشہ سے بہت بڑا ہے، اور سدا اس کی تعریف ہوتی رہے گی، وہی بامِ فلک کا خالق — اور صحنِ گیتی کا آفریدگار ہے۔

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ
الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ
مُتَفَضِّلٌ عَلَى جَمِيعِ
مَنْ يَرَاهُ مُتَطَوِّلٌ عَلَى
جَمِيعِ مَنْ أَنْشَأَهُ يَلْحَظُ
كُلَّ عَيْنٍ وَ الْعُيُونُ
لَا تَرَاهُ كَرِيمٌ حَلِيمٌ
ذُو أَنَاةٍ ، قَدْ وَسِعَ
كُلَّ شَيْءٍ بِرَحْمَتِهِ
وَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِنِعْمَتِهِ
لَا يُعَجِّلُ بِانْتِقَامِهِ
وَلَا يُبَادِرُ إِلَيْهِمْ
بِمَا اسْتَحَقُّوا مِنْ
عَذَابِهِ ،

پاک و پاکیزہ ہے اس کی ذات
وہ تمام فرشتوں کا پالنے والا!
اور ــــ رُوح الامین کا بھی
پروردگار ہے۔ اس کی چشمِ کرم سب کو
نوازتی ہے، اور ساری مخلوق اس کے
انعام واکرام سے بہرہ مند ہوتی ہے،
اس کی نگاہ ہر نظر کا جائزہ لیتی ہے مگر
کوئی آنکھ اسے نہیں دیکھ پاتی! وہ بڑا
فیض رساں، انتہائی بردبار، اور
حددرجہ باوقار ہے۔ اس کا دامنِ رحمت
ہر چیز کو اپنے سائے میں لئے ہوئے
ہے، اور ہر خاص و عام اس کی
نعمتوں کا رہینِ احسان ہے۔ وہ نہ تو
طیش میں آکر کسی کو کیفرِ کردار تک
پہنچانے میں جلدی کرتا ہے اور نہ کسی
مجرم کو قرار واقعی سزا دینے میں
عجلت سے کام لیتا ہے ــــــــ

قَدْ فَهِمَ السَّرَائِرَ، وَ عَلِمَ الضَّمَائِرَ، وَلَمْ تَخْفَ عَلَيْهِ الْمَكْنُونَاتُ وَلَا اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ الْخَفِيَّاتُ، لَهُ الْإِحَاطَةُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَالْغَلَبَةُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، وَالْقُوَّةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْقُدْرَةُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، لَيْسَ مِثْلَهُ شَيْءٌ، وَهُوَ مُنْشِئُ الشَّيْءِ حِيْنَ لَا شَيْءَ، دَائِمٌ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

وہ سب کی نیتوں سے واقف اور چھپے ہوئے حالات سے آگاہ ہے ــــ نہ کوئی راز اس سے پوشیدہ رہ سکتا ہے، اور نہ کوئی خفیہ بات اس پر مشتبہ ہو سکتی ہے، وہ ہر امر پر حاوی ہے، ہر شئے پر غالب ہے، کوئی چیز اس کی طاقت سے باہر نہیں، وہ ہر بات پر قادر ہے، اور اس جیسی کوئی شئے نہیں جب کچھ نہ تھا اُس وقت اس نے ہر چیز کی صورت گری کی۔ وہ ہمیشہ سے ہے، اور اپنی صفتِ عدل کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ اس بزرگ و دانا خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں ــــ

جَلَّ أَنْ تُدْرِكَهُ
الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ
الْاَبْصَارَ وَ هُوَ
اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ، لَا
يَلْحَقُ اَحَدٌ وَصْفَهٗ
مِنْ مُعَايَنَةٍ ، وَلَا
يَجِدُ اَحَدٌ كَيْفَ
هُوَ مِنْ سِرٍّ
وَ عَلَانِيَةٍ اِلَّا
بِمَا دَلَّ عَزَّ وَجَلَّ
عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَشْهَدُ
بِاَنَّهُ اللّٰهُ الَّذِىْ
مَلَاَ الدَّهْرَ قُدْسُهٗ.
وَالَّذِىْ يَغْشَى الْاَبَدَ
نُوْرُهٗ .

اس کی ہستی اس سے کہیں
بلند ہے کہ کسی کی چشمِ ظاہر
اس تک پہنچ سکے ، البتہ وہ ہر موجِ
نظر کو پالیتا ہے ! وہ نہایت باریک بیں
اور بڑا واقف کار ہے . ہاں ! نہ تو
کوئی آنکھوں سے دیکھ کر اس کی خوبیوں
کا نقشہ کھینچ سکتا ہے اور نہ اس کے
ظاہر و باطن کا حال احوال بیان
کر سکتا ہے . پاک پروردگار کو تو بس
ان ہی حقائق کے ذریعے پہچاننا ممکن
ہے جنھیں خود اس نے اپنے لئے دلیلِ
معرفت قرار دیا ہے . اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ وہی سچا خدا ہے جس کی پاکیزگی
کے آثار سے پوری دنیا معمور اور جس
کے جلووں کی تابش سے سارا جہان
پُر نور ہے ! ———————

وَالَّذِيْ يَنْفِذُ اَمْرَهٗ
بِلَا مُشَاوَرَةِ مُشِيْرٍ
وَلَا مَعَهٗ شَرِيْكٌ
فِيْ تَقْدِيْرٍ، وَلَا
تَفَاوُتَ فِيْ تَدْبِيْرٍ
صَوَّرَ مَا اَبْدَعَ عَلٰى
غَيْرِ مِثَالٍ، وَخَلَقَ
مَا خَلَقَ بِلَا مَعُوْنَةٍ
مِنْ اَحَدٍ وَلَا
تَكَلُّفٍ وَلَا اِحْتِيَالٍ
اَنْشَأَهَا فَكَانَتْ
وَبَرَأَهَا فَبَانَتْ
فَهُوَ اللهُ الَّذِيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُتْقِنُ
الصَّنْعَةِ،

وہ کسی سے رائے مشورہ نہیں لیتا بلکہ
صرف اپنے منشاء سے تمام احکام نافذ
کرتا ہے نیز کسی امر کے تعین میں نہ اسکا
کوئی شریکِ عمل ہے اور نہ اس کے
بندوبست میں کسی طرح کا فرق و
خلل ہے۔ کیا کہنا اس کی جدت
طرازیوں کا! اس کی ہر تصویر آپ اپنی
مثال ہے، کوئی تخلیق ایسی نہیں
جو کسی کے تعاون تکلف یا منصوبہ
بندی کے سہارے منصۂ شہود پر آئی
ہو۔ بس اس نے جس چیز کو پیدا کرنا
چاہا وہ پیدا ہوگئی، اور جس شے کو
عالمِ وجود میں لانے کا ارادہ کیا وہ
ہویدا ہوگئی! — چنانچہ! اس کی
ذات تمام کمالات کو گھیرے ہوئے
ہے اور اس کے علاوہ کوئی ہستی نہیں
جس کی پرستش کی جائے۔ خلاقِ عالم کی
ہر صنعت کمالِ مہارت کا بہترین نمونہ ہے

اَلْحَسَنُ الصَّنِيْعَةِ	اس کی دین حسن کرم کی سب سے
اَلْعَدْلُ الَّذِیْ لَایَجُوْرُ	اعلیٰ مثال ہے ــــ وہ ایسا
وَالْاَکْرَمُ الَّذِیْ	دادگستر ہے جس کے بارے میں
تَرْجِعُ اِلَیْهِ الْاُمُوْرُ،	ظلم وستم گری کا خیال تک نہیں آسکتا
وَاَشْهَدُ اَنَّهُ الَّذِیْ	وہ سب سے بڑا کریم ہے، اور آخرکار
تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ	تمام معاملات اسی کی بارگاہ
لِقُدْرَتِهٖ وَخَضَعَ	میں پیش ہوں گے، کہ ہر چیز
کُلُّ شَیْءٍ لِهَیْبَتِهٖ	اس کی قدرتِ قاہرہ کے
مَالِکُ الْاَمْلَاکِ	آگے سرنگوں، اور ہر شئے
وَمُفَلِّکُ الْاَفْلَاکِ،	اس کے جلال وہیبت کے
وَمُسَخِّرُ الشَّمْسِ	آگے سجدہ ریز ہے ــــ وہ
وَالْقَمَرِ کُلٌّ	دنیا جہان کا مالک اور
یَجْرِیْ لِاَجَلٍ	آسمانوں کا خالق ہے۔ سورج
مُسَمًّی،	اس کے حکم کے تابع، چاند
	اس کا اطاعت گزار، اور ان
	میں سے ہر ایک مقررہ مدت
	تک اپنا کام انجام دیتا رہے گا

يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَ يُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ يَطْلُبُهُ حَثِيْثًا قَاصِمُ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ مُهْلِكُ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ ضِدٌّ وَلَا نِدٌّ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، إِلٰهٌ وَاحِدٌ وَ رَبٌّ مَاجِدٌ يَشَاءُ فَيَمْضِيْ وَ يُرِيْدُ فَيَقْضِيْ ، وَ يَعْلَمُ فَيُحْصِيْ ،	وہی آفریدگارِ مطلق بڑی تیزی اور تسلسل کے ساتھ کبھی دن کے مکھڑے کو، رات کے پردے میں چھپا دیتا ہے، اور گاہے حجلۂ شب کو روزِ روشن کی آماجگاہ بنا دیتا ہے! وہ سرکشی دکھانے والے ہر زور آزما اور اکڑنے والے ہر شیطان کو تہس نہس کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس خدائے یکتا کا نہ کوئی مقابل ہے نہ نظیر! وہ ایک ہے — بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے، نہ اس نے کسی سے جنم لیا ہے اور کوئی اس کے برابر کا بھی نہیں! وہ معبودِ یگانہ اور بڑے مرتبے کا پروردگار ہے۔ وہ اپنے ہر ارادے کو پورا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کر کے رہتا ہے۔ ہر چیز کی حقیقت سے واقف اور تمام اشیاء کی کمیت و کیفیت سے آگاہ ہے!—

وَ يُمِيْتُ وَ يُحْيِيْ
وَ يُفْقِرُ وَ يُغْنِيْ
وَ يُضْحِكُ وَ يُبْكِيْ
وَ يُدْنِيْ وَ يُقْصِيْ
وَ يَمْنَعُ وَ يُعْطِيْ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَ
هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ، يُوْلِجُ اللَّيْلَ
فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
لَآ اِلٰـهَ اِلَّا
هُوَ الْعَزِيْزُ
الْغَفَّارُ،

وہی موت کا قانون نافذ
کرتا ہے، اور وہی زندگی
کی خلعت بھی بخشتا ہے،
فقر و تونگری بھی اسی کے
اختیار میں ہے. اسی طرح
ہنسانا اور رُلانا بھی اسی کے
ہاتھ میں ہے. کسی کو قریب
کر لیتا ہے، کسی کو دور پھینک
دیتا ہے —— کبھی اپنی عطا
کو روک لیتا ہے، اور کسی وقت
ہُن برسانے لگتا ہے —— !
اقتدارِ اعلیٰ صرف اسی کو حاصل
اور حمد و ستائش اسی کی ذات کے
لئے ہے. بس وہی سرچشمۂ خیر
ہے، —— اور اسی کو ہر چیز پر
اختیار ہے، وہ بزرگ و برتر ہے
بخشنے والا ہے ——————

مُجِیْبُ الدُّعَاۤءِ وَ
مُجْزِلُ الْعَطَاۤءِ، مُحْصِی
الْاَنْفَاسِ وَ رَبُّ
الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ، لَا
یَشْکُلُ عَلَیْهِ شَیْءٌ،
وَلَا یُضْجِرُهٗ صُرَاخُ
الْمُسْتَصْرِخِیْنَ، وَلَا
یُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ
اَلْعَاصِمُ لِلصَّالِحِیْنَ وَ
وَالْمُوَفِّقُ لِلْمُفْلِحِیْنَ
وَمَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْ
اسْتَحَقَّ مِنْ کُلِّ خَلْقٍ
اَنْ یَشْکُرَهٗ، وَ یَحْمَدَهٗ
عَلَی السَّرَّاۤءِ وَالضَّرَّاۤءِ،
وَالشِّدَّةِ وَ الرَّخَاۤءِ،

دُعائیں قبول کرتا ہے ــــــ
خوب کرم فرماتا ہے ــــــ بہت
دیتا ہے۔ پھر نفس نفس کا حساب
رکھتا ہے، اور جن ہوں یا انسان،
سب کو پالتا ہے۔ نیز اس کے لئے
کوئی کام مشکل نہیں! ــــ نہ وہ
کسی فریادی کی آہ وزاری سے
ملول ہوتا ہے، اور نہ کسی سوالی کا
اصرار اسے کبیدہ خاطر کرتا ہے ۔ وہی
اچھے لوگوں کا محافظ، اور اپنے نیک
بندوں کو کامیابی سے ہم کنار کرنے
والا ہے۔ مومنوں کا مولا ہے۔ اچھا زمانہ
ہو یا کڑا وقت، خوش حالی کا دور ہو
یا مشکلوں کا ہنگام، بہرکیف! مخلوق
کو اس کا سپاس گذار ہونا چاہیئے۔ ہر
حالت میں وہ حمد کا سزاوار ہے۔

وَ اُوْمِنُ بِہٖ وَ	میں اس کی ذات پر، اس کے ملائکہ پر،
مَلآئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ	اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں
وَ رُسُلِہٖ اَسْمَعُ اَمْرَہٗ	پر ایمان رکھتا ہوں۔ اس کے حکم کا
وَ اَطِیْعُ وَ اُبَادِرُ اِلٰی	تابع اور اس کی رضاجوئی میں ہر لمحہ
کُلِّ مَا یَرْضَاہُ	پیش پیش رہتا ہوں، پھر اطاعت
وَاَسْتَسْلِمُ لِمَا قَضَاہُ	شعاری کا خیال اور سزا کا احساس
رَغْبَۃً فِیْ طَاعَتِہٖ	چونکہ ہمیشہ دامن تھامے رہتا ہے اس
وَخَوْفًا مِنْ عُقُوْبَتِہٖ	لئے دل وجان سے اس کی مشیّت کے
لِاَنَّہُ اللّٰہُ الَّذِیْ	آگے سرِ تسلیم خم رکھتا ہوں! کیونکہ وہ
لَا یُؤْمَنُ مَکْرُہٗ	ایسا معبود ہے جس کی سرزنش سے نہ
وَلَا یُخَافُ جَوْرُہٗ	کوئی محفوظ رہ سکتا ہے اور نہ اس کی
اُقِرُّ لَہٗ عَلٰی نَفْسِیْ	طرف سے کسی کو ظلم و تعدّی کا اندیشہ
بِالْعُبُوْدِیَّۃِ وَ	لاحق ہو سکتا ہے۔ مجھے اس حقیقت کا
وَ اَشْھَدُ لَہٗ	اقرار ہے کہ میں اس کا بندہ ہوں
بِالرُّبُوْبِیَّۃِ	اور اس کے پروردگار ہونے کا گواہ!

اُؤَدِّیَ مَا اَوْحیٰ اِلَیَّ	ساتھ ہی اس نے وحی کے ذریعے
حَذَرًا اَنْ لَا اَفْعَلَ	مجھے جو حکم دیا ہے اسے بجالاتا ہوں
فَتَحِلَّ بِیْ قَارِعَةٌ	کیونکہ اگر میں نے فرضِ رسالت ادا
لَا یَدْفَعُهَا عَنِّیْ	نہیں کیا تو اِس بات کا خطرہ ہے کہ
اَحَدٌ وَ اِنْ عَظُمَتْ	کہیں اس کے ناقابلِ مدافعت عذاب
حِیْلَتُهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا	کا ہدف نہ بن جاؤں ، وہی خدا ہے
هُوَ! لِاَنَّهٗ اَعْلَمَنِیْ	اور سوائے اس کے اور کوئی معبود
اِنِّیْ اِنْ لَمْ اُبَلِّغْ مَا	نہیں! اس نے مجھے بتادیا ہے کہ اگر
اَنْزَلَ اِلَیَّ فَمَا بَلَّغْتُ	میں اس فرمان کی تبلیغ نہیں کرونگا
رِسَالَتَهٗ فَقَدْ ضَمِنَ	جو اس نے مجھ پر نازل فرمایا ہے تو
لِیْ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی	اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ گویا
الْعِصْمَةَ وَ هُوَ اللّٰهُ	میں نے رسالت کا کوئی فریضہ ہی
الْکَافِی الْکَرِیْمُ	نہیں انجام دیا۔ نیز اس نے مجھے
	مخالفوں کے شر سے محفوظ رکھنے کی
	ضمانت بھی دی ہے، اور یقیناً وہ میرے
	لئے کافی ہے، اور وہ میرا ربّ کریم ہے!

فَاَوْحٰی اِلَیَّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (فِیْ عَلِیٍّؑ) وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ! مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَا قَصَّرْتُ فِیْ تَبْلِیْغِ مَا اَنْزَلَهٗ اِلَیَّ وَ اَنَا مُبَیِّنٌ لَکُمْ سَبَبَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ: اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ هَبَطَ اِلَیَّ مِرَارًا ثَلَاثًا!

ہاں! اس نے مجھ پر یہ وحی نازل فرمائی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے رسُول! تمھارے رب کی جانب سے (علیؑ کے بارے میں) جو نازل ہُوا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو۔ اور اگر ایسا نہیں کیا تو گویا تم نے فرضِ رسالت کی ادائیگی نہیں کی، اور اللہ تم کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا (سورۂ مائدہ: ۶۷) لوگو! میں نے فرضِ رسالت کی انجام دہی میں کبھی کوتاہی نہیں کی اور لو۔! اَب میں اس آیت کے نازل ہونے کا سبب بیان کرتا ہُوں جبرئیل علیہ السلام تین دفعہ میرے پاس آئے!

يَا مُرْنِيْ عَنْ سَلَامِ	— خدا کا سلام پہونچایا —
رَبِّيْ وَ هُوَ السَّلَامُ	— بے شک اس کی ذات امن و
اَنْ اَقُوْمَ فِيْ هٰذَا	عافیت کا سرچشمہ ہے۔ اس کے بعد
الْمَشْهَدِ فَاُعْلِمَ	امینِ وحی نے مجھ سے کہا کہ میں اس مجمعِ
كُلَّ اَبْيَضَ وَ	عام میں کھڑے ہو کر ہر سفید و سیاہ
اَسْوَدَ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ	کو یہ بتادوں کہ علیؑ ابنِ ابی طالب میرے
اَبِيْ طَالِبٍ اَخِيْ وَ	بھائی میرے وصی، میرے خلیفہ اور
وَصِيِّيْ وَ خَلِيْفَتِيْ	میرے بعد ساری خلقت کے امام ہیں،
وَ الْاِمَامُ مِنْ بَعْدِيْ	میری سرکار میں انھیں وہی مقام
الَّذِيْ مَحَلُّهٗ مِنِّيْ	حاصل ہے جو ہارُون کو مُوسٰی کے
مَحَلَّ هَارُوْنَ مِنْ	اقتدار میں حاصل تھا مگر یہ کہ —
مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ	
لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ	میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اللہ
وَ هُوَ وَلِيُّكُمْ	اور اس کے رسولؐ کے بعد بس
بَعْدَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وہی تمھارے مولا ہیں!

وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَلَىَّ بِذٰلِكَ اٰيَةً مِنْ كِتَابِهٖ : اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ

اس سلسلے میں خداوندِ عالم نے مجھ پر قرآن کی یہ آیت نازل فرمائی ہے، "یقیناً تمہارا آقا صرف اللہ اور اس کا رسولؐ ہے۔ نیز وہ لوگ جنہیں ایمان کی دولت نصیب ہوئی اور جو نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دیتے ہیں" ———

(سورۂ مائدہ: ۵۵)

وَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْطَالِبٍ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَهُوَ رَاكِعٌ يُرِيْدُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كُلِّ حَالٍ

علیؑ ابنِ ابی طالب نے نماز قائم کی اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ بھی دی اور ان تمام حالات میں صرف خدا ہی ان کا مقصود و مطلوب رہا۔

وَسَأَلْتُ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَسْتَعْفِيَ لِي عَنْ تَبْلِيغِ ذٰلِكَ إِلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ لِعِلْمِي لِقِلَّةِ الْمُتَّقِينَ وَ كَثْرَةِ الْمُنَافِقِينَ وَ إِدْغَالِ الْآثِمِينَ وَ حِيَلِ الْمُسْتَهْزِئِينَ بِالْإِسْلَامِ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ بِأَنَّهُمْ "يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ" وَيَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمٌ۔

حالات کے پیشِ نظر —— جبرئیل سے میں نے کہا بھی تھا کہ کیا بارگاہِ احدیت میں یہ التجا کی جا سکتی ہے کہ مجھے اس فرض کی انجام دہی سے معاف رکھا جائے؟ کیونکہ — میں متقین کی قلت، منافقین کی کثرت، مجرموں کی فریب کاریوں، اسلام کا تمسخر کرنے والوں کی حیلہ سازیوں سے واقف تھا جن کے متعلق قرآن کا بیان ہے کہ "وہ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا" (سورۂ فتح : ۱۱)

اور خیال کرتے ہیں کہ یہ بالکل معمولی سی بات ہے، حالانکہ خدا کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے —!

وَكَثْرَةِ اَذَاهُمْ لِيْ
غَيْرَ مَرَّةٍ حَتّٰى
سَمُّوْنِيْ اُذُنًا وَ
زَعَمُوْا اِنِّيْ كَذَالِكَ
لِكَثْرَةِ مُلَازَمَتِهٖ
اِيَّايَ وَاِقْبَالِيْ عَلَيْهِ
حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ:
وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ
يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ
قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ
لَّكُمْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ

نیز ان لوگوں نے ———
کئی بار مجھے بڑا دُکھ پہنچایا۔ یہاں
تک کہ میرا نام "کان" رکھ دیا، اور یہ
صرف اس لئے کہ علیؑ ابنِ ابی طالب
ہر وقت میرے ساتھ رہتے تھے اور
ان ہی پر میری توجّہ مرکوز رہتی تھی!
چنانچہ اس ضمن میں پروردگارِ عالم
کا ارشاد ہوا کہ۔ ان میں سے بعض
ایسے بھی ہیں جو ہمارے رسولؐ کو
ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ۔ یہ تو
"کان ہی کان" ہیں۔ اے رسولؐ! تم
کہہ دو کہ ہاں "کان" تو ہیں مگر اچھی
باتیں سُننے والے "کان" ہیں کیونکہ
خدا کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں، اور
مؤمنین کی باتوں پر بھروسہ کرتے
ہیں۔" (سورۃ توبہ : ۶۱)

وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّیَ
بِاَسْمَائِهِمْ لَسَمَّيْتُ
وَاَنْ اُوْمِیَ اِلَيْهِمْ
بِاَعْيَانِهِمْ لَاَوْمَأْتُ وَ
اَنْ اَدُلَّ عَلَيْهِمْ لَدَلَلْتُ
وَلٰكِنِّیْ وَاللّٰهِ فِیْ اُمُوْرِهِمْ
قَدْ تَكَرَّمْتُ وَكُلُّ ذٰلِكَ
لَا يُرْضِی اللّٰهَ مِنِّیْ اِلَّا
اَنْ اُبَلِّغَ مَا اُنْزِلَ اِلَیَّ،
ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِ السَّلَامُ
(يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَبِّكَ (فِیْ عَلِیٍّ)
وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا
بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ
يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ)

میں ان سب کے نام بتا سکتا ہوں انھیں
دکھا سکتا ہوں، ان کی نشان دہی
کرسکتا ہوں، لیکن میں نے ان کے
معاملہ میں عفو و کرم سے کام لیا ہے ـــ
میں جانتا ہوں کہ جب تک اللہ کے اس
پیغام کو نہیں پہونچاؤں گا جو مجھ پر نازل
ہوا ہے اس وقت تک مجھے اپنے معبود
برحق سے خوشنودی کا پروانہ نہیں مل
سکتا۔ اس کے بعد حضورؐ نے آیۂ مبارکہ
يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ
اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ....
پڑھ کر سنائی:
اے نبیؐ! تمھارے پالنے والے کی طرف سے
(علیؑ کے متعلق) تمھیں جو حکم ملا ہے اسے
لوگوں تک پہنچا دو۔ اور اگر یہ نہیں کیا
تو جانو! تم نے رسالت کا فریضہ ہی نہیں
انجام دیا۔ نیز اللہ تمھیں لوگوں کی
شر سے محفوظ رکھے گا۔ (مائدہ: ۶۷)

فَاعْلَمُوْا مَعَاشِرَ النَّاسِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ نَصَبَهُ لَكُمْ وَلِيًّا وَ اِمَامًا مُفْتَرَضَةً طَاعَتُهُ عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَعَلَى التَّابِعِيْنَ بِاِحْسَانٍ وَعَلَى الْبَادِيْ وَالْحَاضِرِ وَعَلَى الْعَجَمِيِّ وَالْعَرَبِيِّ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَعَلَى الْاَبْيَضِ وَالْاَسْوَدِ وَعَلٰى كُلِّ مُوَحِّدٍ، مَاضٍ حُكْمُهُ، جَائِزٌ قَوْلُهُ نَافِذٌ اَمْرُهُ مَلْعُوْنٌ مَنْ خَالَفَهُ مَرْحُوْمٌ مَنْ تَبِعَهُ

بعدازاں ارشاد فرمایا: لوگو! تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ولایت وامامت کے منصب پر علیؑ کا تقرر خدا کی جانب سے ہوا ہے، مہاجر ہوں، انصار ہوں، یا تابعین۔ نیز شہری ہوں کہ صحرانشین، عجم ہوں کہ عرب، آزاد ہوں یا غلام، چھوٹے ہوں یا بڑے، سفید ہوں کہ سیاہ غرضکہ! ہرایک پر اور ہر اُس شخص پر جو توحید پرست ہو ان کی اطاعت فرض ہے۔ علیؑ کا ہر فیصلہ قطعی ان کا ہر بیان درست اور ان کے ہر حکم کو قانونی طور پر موثر سمجھنا چاہیئے جو ان کی مخالفت کریگا وہ مردود ہوگا، اور ان کی پیروی کرنے والے رحمتِ ایزدی کے مستحق قرار پائیں گے۔

وَمَنْ صَدَّقَهُ فَقَدْ
غَفَرَ اللهُ لَهُ وَلِمَنْ
سَمِعَ مِنْهُ وَاَطَاعَ لَهُ.
مَعَاشِرَ النَّاسِ: اِنَّهُ
اٰخِرُ مُقَامٍ اَقُوْمُهُ فِيْ
هٰذَا الْمَشْهَدِ فَاسْمَعُوْا
وَاَطِيْعُوْا وَانْقَادُوْا لِاَمْرِ
رَبِّكُمْ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ
جَلَّ هُوَ وَلِيُّكُمْ وَ
اِلٰهُكُمْ ثُمَّ مِنْ
دُوْنِهِ رَسُوْلُهُ مُحَمَّدٌ
وَلِيُّكُمُ الْقَائِمُ
الْمُخَاطِبُ لَكُمْ ثُمَّ مِنْ
بَعْدِيْ عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَ
اِمَامُكُمْ بِاَمْرِ اللهِ رَبِّكُمْ.

نیز جو ان کی تصدیق کریں گے
انھیں، اور جو ان کی باتوں پر کان
دھریں گے، ان کی تابعداری کرینگے
خداوندِ کریم انھیں بھی بخش دے گا.
لوگو! یہ آخری اجتماع ہے جس
سے اس وقت میں خطاب
کر رہا ہوں۔ لہٰذا تم میری گفتگو
سُنو اور اپنے پروردگار کے مطیع
و فرماں بردار بنو۔ خداوندِ عزّوجل
ہی تمھارا حاکم اور تمھارا معبُود
ہے۔ اس کے بعد اس کا رسُول
مُحمّدؐ جو یہاں تمھارے سامنے
کھڑا تم سے مخاطب ہے تمھارا فرمانروا
ہے، اور رسُولؐ کے بعد اللہ
ربّ العالمین کے حکم سے علیؑ تمھارا
ولی اور امام ہے!

ثُمَّ الْاِمَامَۃُ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ
مِنْ وُلْدِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ
یَوْمَ تَلْقَوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔
لَاحَلَالَ اِلَّا مَا اَحَلَّہُ اللّٰہُ
وَلَاحَرَامَ اِلَّا مَا حَرَّمَہُ اللّٰہُ
عَرَّفَنِی الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ
وَاَنَا اَفْضَیْتُ بِمَا عَلَّمَنِیْ
رَبِّیْ مِنْ کِتَابِہٖ وَحَلَالِہٖ
وَحَرَامِہٖ اِلَیْہِ۔ مَعَاشِرَ
النَّاسِ! مَا مِنْ عِلْمٍ اِلَّا
وَقَدْ اَحْصَاہُ اللّٰہُ فِیَّ وَ
کُلُّ عِلْمٍ عُلِّمْتُہٗ فَقَدْ
اَحْصَیْتُہٗ فِیْ عَلِیٍّ اِمَامِ
الْمُتَّقِیْنَ وَمَا مِنْ عِلْمٍ
اِلَّا وَقَدْ عَلَّمْتُہٗ عَلِیًّا وَ
هُوَ الْاِمَامُ الْمُبِیْنُ ۞

نیز اس کے بعد سلسلۂ امامت قیامت تک علیؑ کی اولاد سے میری ذرّیت میں برقرار رہے گا۔ ہاں روزِ قیامت تک! جس دن کہ تمھیں اللہ اور اس کے رسُولؐ کا سامنا کرنا پڑیگا۔ یاد رکھو۔ حلال خدا کے سوا کوئی چیز حلال نہیں اور جس چیز کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ بس وہی حرام ہے اور یہ حقیقت ہے کہ پروردگارِ عالم نے مجھے حلال و حرام کے جملہ قواعد و ضوابط سے آگاہ فرما دیا ہے، اور میں نے تمام فیصلے کتاب خُدا اور حلّت وحرمت کے خُدائی قانون کی روشنی میں کئے ہیں۔ نیز مجھے جو علم وعرفان حاصل ہوا، میں نے اس کی تعلیم علیؑ ابن ابی طالب کو ضرور دی! لوگو! کوئی علم ایسا نہیں جو خداوندِ عالم نے مجھے نہ دیا ہو — یہ کھر دانش و آگہی کا یہ سارا ذخیرہ جو اللہ نے مجھے عطا کیا تھا، اسے میں نے امام المتقین علیؑ ابنِ ابیطالب کے حوالے کر دیا — بے شک وہی امامِ مبین ہیں —

مَعَاشِرَ النَّاسِ!
لَا تَضِلُّوا عَنْهُ، وَلَا
تَنْفِرُوا مِنْهُ، وَلَا
تَسْتَنْكِفُوا مِنْ وِلَايَتِهِ
فَهُوَ الَّذِي يَهْدِي إِلَى
الْحَقِّ وَيَعْمَلُ بِهِ وَ
يُزْهِقُ الْبَاطِلَ وَيَنْهِي
عَنْهُ، وَلَا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ
لَوْمَةُ لَائِمٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَوَّلُ
مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ،
وَالَّذِي فَدَى رَسُولَ
اللهِ بِنَفْسِهِ وَالَّذِي
كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ
وَلَا أَحَدَ يَعْبُدُ اللهَ
مَعَ رَسُولِهِ مِنَ
الرِّجَالِ غَيْرُهُ،

ایّہا النّاس! ان سے ہٹ کر تم گم کردہ
راہ نہ بن جانا، نہ ان سے دُوری
اختیار کرنا، اور نہ ان کی ولایت کے
اقرار سے پہلو بچانا، کیونکہ علیؑ ہی
وہ ہستی ہیں جو حق پر عمل کر کے
سچائی کی راہ دکھائیں گے!۔اور
باطل کو ملیامیٹ کر کے لوگوں کو
بے راہ روی سے بچائیں گے! حق کے
بارے میں خواہ کوئی ملامت کرے یا
بُرا بھلا کہے، اس سے ان کے
فرض شناسی کے جذبے پر کوئی اثر
نہیں پڑتا! علاوہ ازایں یہ وہ
پہلے شخص ہیں جو اللہ اور اس کے
رسولؐ پر ایمان لائے. انھوں نے
پیغمبرِ خدا پر اپنی جان نچھاور
کر دی. علیؑ ہی کی ذات ایسی
ہے، جس نے رسولؐ اللہ کے ساتھ
اُس وقت خدا کی عبادت کی جب اُس
دورِ تاریخ کے جتنے بھی مرد تھے
اُن میں سے کوئی بھی نبیؐ کے ساتھ
فریضۂ عبادت بجالانے کو تیار نہ تھا

مَعَاشِرَ النَّاسِ!
فَضِّلُوْهُ فَقَدْ فَضَّلَهُ
اللّٰهُ، وَاقْبِلُوْهُ فَقَدْ
نَصَبَهُ اللّٰهُ.
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
اِنَّهُ اِمَامٌ مِنَ اللّٰهِ
وَلَنْ يَتُوْبَ اللّٰهُ
عَلٰى اَحَدٍ اَنْكَرَ
وَلَايَتَهُ وَلَنْ يَغْفِرَ
لَهُ، حَتْمًا عَلَى اللّٰهِ
اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ
بِمَنْ خَالَفَ اَمْرَهُ
فِيْهِ وَاَنْ يُعَذِّبَهُ
عَذَابًا نُكْرًا
اَبَدَ الْاٰبَادِ وَ
دَهْرَ الدُّهُوْرِ،

لوگو! تم علیؑ کی فضیلت مانو۔
کیونکہ انھیں خُدا نے فضیلت دی
ہے۔ اور انھیں قبول کرو۔ اِس لئے
کہ پروردگارِ عالم ہی نے ان کا تقرر
فرمایا ہے (ایہا النّاس!) علیؑ اللہ
کی جانب سے امام ہیں اور جو کوئی
ان کی ولایت کا مُنکر ہوگا، تو
نہ تو اُس کی توبہ قبول ہوگی، اور
نہ حق اس کی مغفرت کرے گا۔ ہاں!
یہ طے ہے کہ پروردگارِ عالم نے علیؑ
کے بارے میں جو حکم دیا ہے، اس
کی خلاف وَرزی کرنیوالوں کے
سَاتھ داورِ محشر کا یہی سلوک
ہوگا۔ وہ انھیں بد سے بدتر اور
نہ ختم ہونے والے عذاب میں مبتلا
فرمائے گا!

فَاحْذَرُوا اَنْ تُخَالِفُوْهُ فَتَصْلُوا نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ۔ اَيُّهَا النَّاسُ! بِيْ وَاللّٰهِ بُشِّرَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحُجَّةُ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ. فَمَنْ شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَافِرٌ كُفْرَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى، وَمَنْ شَكَّ فِيْ شَيْءٍ مِنْ قَوْلِيْ هٰذَا فَقَدْ شَكَّ فِي الْكُلِّ فَلَهُ النَّارُ،

پس اِس معاملے میں ڈرتے رہو — دیکھو کہیں ان کی مخالفت مول لے کر آگ میں جلنے کا سامان نہ کرلو اور وہ بھی ایسی آگ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں، اور جو حق کا انکار کرنے والوں کے لئے دہکائی گئی ہو!" (سورۂ بقرہ: ۲۴)

ایہا النّاس! انبیاءِ ماسبق کو میری ہی بشارت دی گئی تھی — میں تمام پیغمبروں اور جملہ فرستادگان خُدا کا خاتم، نیز زمین و آسمان کی ساری خلقت کے لئے اللّٰہ جل کی حجّت ہُوں — اِس حقیقت میں جو ذرا سا بھی شبہ کرے گا وہ پہلے والے عہدِ جاہلیت کے کافروں جیسا کافر ہوگا، اور اسی طرح جو میری کسی بات کے کسی جزو میں بھی ذرہ بھر شک لائے گا اس کا شمار انھیں میں ہوگا جو میری تمام باتوں میں مشکوک ہیں، اور تمام باتوں میں ڈانواں ڈول رہنے والوں کی جگہ جہنم ہے۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ!
حَبَانِيَ اللّٰهُ بِهٰذِهِ
الْفَضِيْلَةِ مَنًّا مِنْهُ
عَلَيَّ وَ اِحْسَانًا مِنْهُ
اِلَيَّ ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
لَهُ الْحَمْدُ مِنِّيْ
اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَ
دَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ
عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
فَضِّلُوْا عَلِيًّا فَاِنَّهٗ
اَفْضَلُ النَّاسِ
بَعْدِيْ مِنْ ذَكَرٍ
وَ اُنْثٰى بِنَا اَنْزَلَ
اللّٰهُ الرِّزْقَ وَ
بَقِيَ الْخَلْقُ،

لوگو! خدا کی دین اور بڑا
احسان ہے کہ اس نے مجھے
اس فضیلت سے سرفراز فرمایا،
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،
شام ابد تک بس وہی حمد
کا سزاوار ہے، اور ہر حال میں
ہمیشہ سپاس کا مستحق ہے،
ایہا الناس! علیؑ کے فضل
وکمال کا اعتراف کرو، کیونکہ
میرے بعد دنیا بھر میں سب سے
زیادہ حسن و خوبی کے مالک وہی
ہیں، یاد رکھو پاک پروردگار ہمارے ہی
طفیل میں تم کو روزی دیتا ہے
اور ہماری ہی برکت سے یہ
دنیا آباد ہے۔

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَغْضُوْبٌ مَغْضُوْبٌ عَلٰى مَنْ رَدَّ قَوْلِيْ هٰذَا وَلَمْ يُوَافِقْهُ. اِنَّ جِبْرَئِيْلَ خَبَّرَنِيْ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِذٰلِكَ وَيَقُوْلُ : مَنْ عَادٰى عَلِيًّا وَلَمْ يَتَوَلَّهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِيْ وَ غَضَبِيْ، " وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ" اَنْ تُخَالِفُوْهُ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا" اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

ملعون و مغضوب ہے! لعنت کا مارا ہے، اور زیر عتاب ہے! وہ شخص جو میری اس بات کی تائید کرنے کے بجائے اس کی تردید کرے، کیونکہ جبرئیل نے خدا کی جانب سے مجھے یہ خبر دی ہے، اس کا ارشاد ہے کہ جو شخص علیؑ سے بیر باندھے گا اور ان کے اقتدار و اختیار کو تسلیم نہیں کرے گا وہ میری نفرین اور میرے غضب کا سزاوار ہوگا ــــ لہٰذا ہر آدمی کا فرض ہے کہ وہ اپنے توشۂ آخرت پر نظر رکھے۔" لوگو! تم اللہ سے ڈرو کہ کہیں اس کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جائے اور جمنے کے بعد کہیں پیر ڈگمگانے نہ لگیں "یقیناً خداوند عالم تمھارے ہر عمل سے باخبر ہے۔" (سورۂ حشر۔ ۱۸)

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّہٗ جنبُ اللّٰہِ الَّذِیْ نَزَّلَ فِیْ کِتَابِہٖ، یَاحَسْرَتیٰ عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ"

مَعَاشِرَ النَّاسِ! تَدَبَّرُوا الْقُرْاٰنَ، وَافْهَمُوْا اٰیَاتِہٖ وَانْظُرُوْا اِلٰی مُحْکَمَاتِہٖ وَلَاتَتَّبِعُوْا مُتَشَابِهَهٗ فَوَاللّٰہِ لَنْ یُّبَیِّنَ لَکُمْ زَوَاجِرَهٗ وَلَا یُوْضِحُ لَکُمْ تَفْسِیْرَهٗ اِلَّا الَّذِیْ اَنَا اٰخِذٌ بِیَدِہٖ وَمُصْعِدُهٗ اِلَیَّ وَشَائِلٌ بِعَضُدِہٖ، وَمُعَلِّمُکُمْ

لوگو! علیؑ "جنبُ اللہ" (وسیلۂ تقربِ الٰہی) ہیں جس کی مخالفت کرنیوالے کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن کہیں گے کہ "واحسرتا و دردا! ہماری اس کوتاہی پر جو ہم نے جنب اللہ کے بارے میں روا رکھی"۔ (سورۂ زمر ۵۶)

لوگو! قرآن میں غور و فکر سے کام لو۔ اس کی آیتوں کو سمجھو، محکمات پر نظر رکھو، متشابہات کی پیروی نہ کرو قسم بخدا! اس دنیا میں اور کوئی ایسا نہیں جو اُن آیتوں کی توضیح و تشریح کر سکے جو برائیوں کی روک تھام اور اچھائیوں کی اشاعت کے سلسلے میں نازل ہوئی ہیں سوائے اس ایک شخص کے جس کے بازو تھام کر میں بلند کر رہا ہوں اور جس کے بارے میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

اَنَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَ هُوَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَخِيْ وَ وَصِيِّيْ ، وَ مُوَالَاتُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْزَلَهَا عَلَيَّ۔

"جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علیؑ بھی مولا ہیں" اور یہ علیؑ ابن ابی طالب، میرے بھائی اور میرے جانشین ہیں، نیز جن کی پیروی کرنے کا فرمان پہنچانے کے لئے اللہ نے مجھے مامور کیا ہے،

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّ عَلِيًّا وَ الطَّيِّبِيْنَ مِنْ وُلْدِيْ هُمُ الثَّقَلُ الْاَصْغَرُ وَالْقُرْاٰنُ هُوَ الثَّقَلُ الْاَكْبَرُ فَكُلٌّ وَاحِدٍ مُنْبِئٌ عَنْ صَاحِبِهٖ وَمُوَافِقٌ لَهٗ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

لوگو! علیؑ اور میری پاک ذرّیت ہی ثقلِ اصغر ہیں اور قرآن ثقلِ اکبر ہے، یہ ایک دوسرے کی خبر دینے والے بھی ہیں۔ نیز ایک دوسرے سے موافقتِ کُلّی بھی رکھتے ہیں، اس کے علاوہ یہ ایک دوسرے سے اس وقت تک الگ نہیں ہوں گے جب تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر نہ پہنچ جائیں۔

اُمَنَاءُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ
وَحُكَّامُهٗ فِيْ اَرْضِهٖ
اَلَا وَقَدْ اَدَّيْتُ اَلَا وَقَدْ
بَلَّغْتُ اَلَا وَقَدْ اَسْمَعْتُ
اَلَا وَقَدْ اَوْضَحْتُ اَلَا
وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ وَاَنَا قُلْتُ عَنِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلَا اِنَّهٗ
لَيْسَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
غَيْرَ اَخِيْ هٰذَا وَلَا
تَحِلُّ اِمْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ
بَعْدِيْ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ ثُمَّ
ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى عَضُدِهٖ
فَرَفَعَهٗ وَكَانَ مُنْذُ
اَوَّلِ مَا صَعِدَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ شَالَ عَلِيًّا حَتّٰى
صَارَتْ رِجْلَاهُ مَعَ
رُكْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

یہ خلقِ خدا میں خدا کے امین اور
اس کی طرف سے زمین پر مقرر
کئے ہوئے حاکم ہیں۔ اے لو!
میرا فرض پورا ہوا۔ خلاقِ عالم
کا پیغام پہنچا دیا ـــــ جو سُنانا
تھا وہ سُنا چکا، ہر بات اُجاگر
کر دی! ـــــ نیز یہ پاک پروردگار
کا حکم تھا، اُس نے کہا۔ میں نے
بیان کر دیا! ـــــ ہاں! یاد رکھو!
میرے اِس بھائی کے علاوہ
اور کوئی امیر المومنین نہیں
ہے، اور میرے بعد اس کے
سوا کسی کے لئے بھی مومنین
کی امارت و سیادت آئینی
حیثیت نہیں رکھتی۔ اس کے
بعد آنحضرتؐ نے اپنے دستِ
اقدس سے علیؑ ابنِ ابی
طالب علیہ السلام کا بازو پکڑ کر
اتنا بلند کیا کہ ـــــ آپؑ
کے پیر حضورؐ کے گھٹنوں تک
پہنچ گئے ـــــ!

ثُمَّ قَالَ: مَعَاشِرَ النَّاسِ! هٰذَا عَلِيٌّ اَخِي وَ وَصِيِّي وَ دَاعِي عِلْمِي وَ خَلِيفَتِي عَلٰى اُمَّتِي وَ عَلٰى تَفْسِيرِ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الدَّاعِي اِلَيْهِ وَ الْعَامِلُ بِمَا يَرْضَاهُ وَ الْمُحَارِبُ لِاَعْدَائِهِ وَ الْمُوَالِي عَلٰى طَاعَتِهِ وَ النَّاهِي عَنْ مَعْصِيَتِهِ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ وَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْاِمَامُ الْهَادِي وَ قَاتِلُ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ، بِاَمْرِ اللّٰهِ اَقُولُ، مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ بِاَمْرِ رَبِّي۔

اس کے بعد سرکارِ رسالتؐ نے ارشاد فرمایا: ایہا النّاس! یہ علیؑ میرے بھائی ہیں۔ یہی میرے جانشین، میرے علم کے محافظ، میرے بعد میری اُمّت کے سربراہ اور کتابِ خُدا کی تفسیر کے لئے میرے نائب ہیں۔ یہی قرآن کی طرف لوگوں کو لائیں گے۔ اور مرضاتِ الٰہی پر عمل پیرا ہوں گے یہ دشمنانِ خُدا سے نبرد آزما رہیں گے اور خدا کی اطاعت کرنیوالوں سے اخلاص برتیں گے۔ ہاں! علیؑ ہی خُدا کی نافرمانی کرنے سے لوگوں کو منع کریں گے۔ یہ رسُولؐ کے قائم مقام، ایمان والوں کے سردار اور رشد و ہدایت کرنے والے پیشوا ہیں۔ اسکے علاوہ یہی وہ رہبر ہیں جو فرمانِ الٰہی کے مطابق عہد شکنوں، گمراہوں اور باغیوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائیں گے۔ لوگو! یہ میں سب کچھ خُدا کے کہنے سے کہہ رہا ہوں اور اسکے حکم سے میرے ہاں بات نہیں بدلتی!

اَقُولُ: اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ
وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ،
وَالْعَنْ مَنْ اَنْكَرَهُ
وَاغْضِبْ عَلٰى مَنْ جَحَدَ
حَقَّهُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْزَلْتَ
عَلَيَّ اَنَّ الْاِمَامَةَ
لِعَلِيٍّ وَلِيِّكَ عِنْدَ
تِبْيَانِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ
وَنَصْبِيْ اِيَّاهُ بِمَا اَكْمَلْتَ
لِعِبَادِكَ مِنْ دِيْنِهِمْ،
وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِمْ
نِعْمَتَكَ وَرَضِيْتَ لَهُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا، فَقُلْتَ:
"وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ
الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ
يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ
فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ
الْخَاسِرِيْنَ"

پروردگارا! میری التجا ہے کہ تو علیؑ
کے دوستوں کو دوست رکھ، اور جو
اس سے دشمنی کریں ان سے تو بھی دشمنی
فرما۔ اس کے منکروں پر تیری نفرین ہو
اور جو اس کے حق پر دست اندازی کریں
انھیں تو اپنے غضب کا نشانہ قرار دے،
پالنے والے! تو نے مجھے بتایا تھا کہ امامت
تیرے ولی علیؑ کا حصہ ہے۔ تیرا منشا یہ
تھا کہ اس حقیقت کو میں لوگوں کے
سامنے بیان کر کے اس کے تقرر کا اعلان
کردوں، اس لئے کہ تو نے اپنے بندوں
کے واسطے ان کے دین کو پورا کر دیا ہے
اور اپنی نعمت کی بھی تکمیل فرمادی ہے
ساتھ ہی ساتھ اسلام کو ان کے
لئے اپنا پسندیدہ دین قرار دیدیا
ہے۔ چنانچہ تیرا ارشاد ہے کہ:
"اگر کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور
دین کو پسند کریگا تو وہ ہرگز قابل قبول
نہیں ہوگا، اور یقیناً قیامت کے دن
اس کا شمار گھاٹا اٹھانے والوں
میں ہوگا۔" (سورۂ آل عمران، آیت: ۸۵)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اِنِّیْ قَدْ بَلَّغْتُ. مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّمَا اَكْمَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ دِيْنَكُمْ بِاِمَامَتِهٖ، فَمَنْ لَمْ يَاْتَمَّ بِهٖ وَبِمَنْ يَقُوْمُ مَقَامَهٗ مِنْ وُلْدِيْ مِنْ صُلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُوْنَ لَا يُخَفَّفُ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○

پروردگارا! تو گواہ رہنا کہ میں نے فرضِ رسالت انجام دیدیا، اور لوگو! اِس بات کو نہ بھولنا کہ خدائے عزّوجل نے تمھارے دین کو علیؑ کی امامت سے کمال بخشا ہے. لہٰذا جو شخص علیؑ کی یا میرے فرزندوں میں سے جو علیؑ کی ذرّیت اور قیامِ قیامت تک حق کے رہنما ہوں گے، پیروی نہیں کرے گا یا ان کو ان کی جگہ سے ہٹائے گا، تو وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جن کے سارے کے سارے اعمال سلب کرلئے جائیں گے، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ـــــ خدا ان کے عذاب میں ذرا بھی تخفیف نہیں کرے گا، اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی ❁

مَعَاشِرَ النَّاسِ! هٰذَا عَلِيٌّ اَنْصَرُكُمْ لِيْ وَ اَحَقُّكُمْ بِيْ وَ اَقْرَبُكُمْ اِلَيَّ وَ اَعَزُّكُمْ عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَنَا عَنْهُ رَاضِيَانِ وَ مَا نَزَلَتْ اٰيَةُ رِضًى اِلَّا فِيْهِ وَمَا خَاطَبَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلَّا بَدَأَ بِهٖ وَلَا نَزَلَتْ اٰيَةُ مَدْحٍ فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا فِيْهِ وَلَا شَهِدَ اللّٰهُ بِالْجَنَّةِ فِيْ "هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ" اِلَّا لَهٗ وَلَا اَنْزَلَهَا فِيْ سِوَاهُ وَلَا مَدَحَ بِهَا غَيْرَهٗ.

لوگو! علیؑ تم سب سے زیادہ میری مدد کرنے والا، تم سب سے بڑھ کر حقدار اور تم سب کے مقابلے میں مجھ سے زیادہ قریب اور عزیز ترین شخصیت ہے۔ علیؑ سے ہیں خوش، میرا خدا خوش، قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں جس میں رضائے الٰہی کا تذکرہ ہو اور اس کے مخاطب علیؑ نہ ہوں —— نیز خداوندِ عالم نے اپنے کلام بلاغت نظام میں جہاں کہیں بھی "اے ایمان والو" کہہ کر خطاب کیا ہے، وہاں اوّلین مقصود علیؑ کی ذاتِ گرامی ہے۔ اسی طرح تعریف و توصیف کی ہر آیت کا عنوان ان ہی کا کردار ہے۔ سورہ "هل اتی" میں بہشت کے مستحق ہونے کی گواہی ان ہی سے مخصوص ہے، یہ سورہ پورے کا پورا ان ہی کے شان میں اُترا —— اور ان کے علاوہ اس میں کسی کی مدح سرائی نہیں کی گئی ہے ❁

مَعَاشِرَ النَّاسِ! هُوَ نَاصِرُ دِيْنِ اللّٰهِ وَالْمُجَادِلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الْهَادِيُ الْمَهْدِيُّ، نَبِيُّكُمْ خَيْرُ نَبِيٍّ وَ وَصِيُّكُمْ خَيْرُ وَصِيٍّ وَبَنُوْهُ خَيْرُ الْاَوْصِيَاۤءِ ۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ! ذُرِّيَّةُ كُلِّ نَبِيٍّ مِنْ صُلْبِهٖ وَ ذُرِّيَّتِيْ مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ۔

لوگو! علیؑ دینِ خدا کے حامی و ناصر، رسولِ خداؐ کے معین و مددگار، انتہائی متقی، ہمہ تن طہارت اور سراپا رشد وہدایت ہیں۔ دیکھو! تمھارا نبیؐ بہترین نبیؐ ہے، اور اس کا وصیؑ سب سے اچھا وصیؑ ہے۔ نیز اس کے فرزندؑ تمام انبیاءؑ کے جانشینوں میں بہترین جانشین ہیں — لوگو! ہر پیغمبرؐ کی ذریت اس کے صلب سے بڑھی پھیلی، لیکن میری نسل علیؑ کے ذریعہ قائم و دائم اور پھلتی پھولتی رہے گی ۞

مَعَاشِرَ النَّاسِ!
اِنَّ اِبْلِيْسَ اَخْرَجَ اٰدَمَ
مِنَ الْجَنَّةِ بِالْحَسَدِ
فَلَا تَحْسُدُوْهُ فَتَحْبِطَ
اَعْمَالُكُمْ وَ تَزِلَّ
اَقْدَامُكُمْ فَاِنَّ اٰدَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اُهْبِطَ
اِلَى الْاَرْضِ بِخَطِيْئَةٍ
وَاحِدَةٍ وَ هُوَ
صَفْوَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ، وَكَيْفَ بِكُمْ
وَ اَنْتُمْ ـــ! اَنْتُمْ وَ
مِنْكُمْ اَعْدَاءُ اللّٰهِ،
اَلَا اِنَّهٗ لَا يُبْغِضُ
عَلِيًّا اِلَّا شَقِيٌّ وَلَا
يَتَوَالٰى عَلِيًّا اِلَّا تَقِيٌّ
وَلَا يُؤْمِنُ بِهٖ اِلَّا
مُؤْمِنٌ مُخْلِصٌ.

لوگو! ابلیس کا حسد، آدمؑ کے جنت
سے نکلنے کا سبب بنا. تم علیؑ پر
رشک نہ کرنا، ورنہ تمھارا سارا
کیا دھرا برباد ہو جائیگا! اور تمھارے
قدم لڑکھڑا جائیں گے. آدمؑ کا زمین
پر آنا صرف ایک ترک اولیٰ کا نتیجہ
تھا۔ حالانکہ وہ خدا کے برگزیدہ
بندے تھے ـــ اب بتاؤ اگر تم نے
خدا کے احکام کی صریحی خلاف
ورزی کی تو پھر تمھارا کیا حشر ہوگا؟
حالانکہ تم تم ہی ہو! "عیاں راچہ
بیاں" تمھیں میں سے آخر وہ
لوگ بھی ہیں جو خدا کے دشمن ہیں!
ہاں! وہ بدنصیب ہی ہوگا جو علیؑ
سے بیر باندھے گا ـــ علیؑ کے
دوستوں کی نشانی تو یہ ہے کہ:
وہ پرہیزگار ہوں گے، مومن
ہوں گے، مخلص ہوں گے ـــ،

وَفِيْ عَلِيٍّ وَاللّٰهِ نَزَلَتْ
سُوْرَةُ الْعَصْرِ......
اِلٰی اٰخِرِهَا۔
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
قَدِ اسْتَشْهَدْتُ اللّٰهَ
وَبَلَّغْتُكُمْ رِسَالَتِيْ
"وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ
اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ"
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
"اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ
وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ
اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ"
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
وَالنُّوْرِ الَّذِيْ اُنْزِلَ
مَعَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ
نَطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدُّهَا
عَلٰی اَدْبَارِهَا

خُدا کی قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ
سُورۂ والعصر :
بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم
والعصر اِنَّ الانسان لفی
خُسر... تا آخر... علیؑ ہی کیلئے نازل ہُوا۔
لوگو! ربّ العزّت گواہ ہے! میں
نے فرضِ رسالتؐ ادا کر دیا اور
رسُولؐ کا بس یہی کام ہے کہ وہ پیغام
پہونچا دے۔ (مائدہ : ۹۹)
لوگو! خُدا سے جس طرح ڈرنا چاہیئے،
اس طرح ڈرو۔
اور مرتے دم تک اِسلام سے وابستہ
رہو۔ (آلِ عمران : ۱۳۲)
لوگو! اللہ، اس کے رسُول اور اُس
نُور پر جو اس کے ساتھ ساتھ آیا ہے
ایمان لے آؤ۔ مگر اس سے پہلے کہ
خُدا کچھ چہرے بگاڑ کر پیچھے کی
طرف پھیر دے۔ (نساء : ۴۷)

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اَلنُّوْرُ
مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ
مَسْلُوْكٌ ثُمَّ فِيْ عَلِيٍّ ثُمَّ
فِي النَّسْلِ مِنْهُ اِلَى الْقَائِمِ
الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ يَأْخُذُ بِحَقِّ
اللّٰهِ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَنَا، لِاَنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَنَا حُجَّةً
عَلَى الْمُقَصِّرِيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ
وَالْمُخَالِفِيْنَ وَالْخَائِنِيْنَ
وَالْآثِمِيْنَ وَالظَّالِمِيْنَ مِنْ
جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ۔
مَعَاشِرَ النَّاسِ! اُنْذِرُكُمْ
اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِيَ الرُّسُلُ اَفَاِنْ
مِتُّ اَوْ قُتِلْتُ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى
اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى
عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا
وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ۔

لوگو! معبودِ مطلق نے اپنے خاص نور کو پہلے
مجھ میں سمویا پھر علیؑ اس کا مرکز بنے اور ان
کے بعد قائم آلِ محمدؐ تک انکی ذرّیتِ طاہرہ
اس کی جلوہ گاہ قرار پائی۔ قائم آلِ محمدؐ
(المہدی منتظر) وہ ہیں جو خدا کا حق لیں گے
اور ہمارے بھی ہر حق کو حاصل کرینگے کیونکہ
پاک پروردگار نے ہمیں، کوتاہی کرنیوالوں،
دشمنی برتنے والوں، مخالفت پر اُتر آنے
والوں اور ان کے علاوہ خیانت
کاروں، گناہ گاروں نیز دُنیا بھر کے
جفا شعاروں پر حجت قرار دیا ہے۔
لوگو! میں تمھیں آگاہ کرتا ہوں کہ میں
اللہ کا رسولؐ ہوں اور مجھ سے پہلے
بہت سے رسولؑ گذر چکے ہیں۔ لہٰذا اگر
میں دُنیا سے چل بسوں یا قتل کر ڈالا
جاؤں تو تم اُلٹے پیروں پلٹ جاؤ گے
اور جو اس طرح اُلٹے پاؤں پھرے گا
(یعنی دین کا دامن چھوڑ دے گا) وہ
خُدا کا کچھ نہیں بگاڑے گا! ـــ اور
پروردگارِ عالم عنقریب شکر گزاروں
کو جزائے خیر دے گا۔

أَلَا — ! وَإِنَّ عَلِيًّا هُوَ الْمَوْصُوفُ بِالصَّبْرِ وَالشُّكْرِ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهٖ وُلْدِيْ مِنْ صُلْبِهٖ.

اور دیکھو! صبر و شکر کو جن کی صفت قرار دیا گیا ہے وہ علیؑ ابن ابی طالب ہی تو ہیں اور پھر اُن کے سلسلے سے میری ذرّیت اس صفت سے موصوف ہے۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ! لَا تَمُنُّوْا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى إِسْلَامَكُمْ فَيَسْخَطَ عَلَيْكُمْ وَيُصِيْبَكُمْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهٖ إِنَّهٗ لَبِالْمِرْصَادِ.

لوگو! تم خدا پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ ورنہ غضبِ الٰہی کا ہدف بن جاؤ گے اور وہ تمھیں سخت ترین عذاب میں مبتلا کر دے گا، یقیناً وہ تمھاری تاک میں ہے۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ! سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ أَئِمَّةٌ يَدْعُوْنَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

لوگو! میرے بعد ایسے بھی پیشوا ہوں گے "جو دوزخ کا راستہ دکھائیں گے اور قیامت کے دن بے یار و مددگار ہوں گے"۔

(سورۂ قصص : ۴۱)

مَعَاشِرَ النَّاسِ! إِنَّ اللّٰهَ
وَ أَنَا بَرِيئَانِ مِنْهُمْ
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
إِنَّهُمْ وَ أَشْيَاعَهُمْ وَ
أَتْبَاعَهُمْ وَ أَنْصَارَهُمْ
فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ، وَ لَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ
أَلَا! إِنَّهُمْ أَصْحَابُ
الصَّحِيفَةِ فَلْيَنْظُرْ
أَحَدُكُمْ فِي صَحِيفَتِهِ
قَالَ: فَذَهَبَ عَلَى
النَّاسِ إِلَّا شِرْذِمَةٌ
مِنْهُمْ أَمْرَ الصَّحِيفَةِ.
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
إِنِّي أَدَعُهَا إِمَامَةً وَ
وِرَاثَةً فِي عَقِبِي إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

لوگو! میں ان سے بیزاری کا اعلان کرتا
ہوں اور میرا خدا بھی ان سے نفرت کرتا ہے!
لوگو! اس قسم کے پیشوا ان کے ساتھی
اور ان کے تمام پیروکار جہنم کے
سب سے نچلے درجے میں جگہ پائیں گے
اور یہی ان مغرور اور سرکش
لوگوں کا ٹھکانا ہے، اور بہت برا
ٹھکانا ہے۔ ہاں! ہاں! یہ وہی ارباب
صحیفہ ہیں (وہ لوگ جو صحیفۂ سازش
میں شریک تھے) جن کا مقصد یہ تھا
کہ علیؑ کے مراسم جانشینی کو درہم و برہم
کر دیا جائے (اس سلسلہ میں کچھ لوگوں نے
باہمی عہد و پیمان کیا تھا اور اس معاہدہ
کو باقاعدہ ضبطِ تحریر میں لایا گیا تھا)
اور جو صحیفے کی کارروائی میں شریک تھے
وہ خود اس نوشتے کو دیکھ لیں (بہرحال اس
وقت گنتی کے چند آدمی ہی نکلے جو صحیفہ کی
اصطلاح کو سمجھ سکے)۔
لوگو! میں قیامت تک کے لئے امامت
کے منصب کو اپنی آل میں امانت اور
وراثت قرار دے رہا ہوں ❁

وَقَدْ بَلَّغْتُ مَا أُمِرْتُ
بِتَبْلِيغِهِ حُجَّةً عَلٰى
كُلِّ حَاضِرٍ وَغَائِبٍ
وَعَلٰى كُلِّ اَحَدٍ
مِمَّنْ شَهِدَ اَوْلَمْ
يَشْهَدْ وُلِدَ اَوْ لَمْ
يُوْلَدْ فَلْيُبَلِّغِ الْحَاضِرُ
الْغَائِبَ وَالْوَالِدُ الْوَلَدَ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ
سَتَجْعَلُوْنَهَا مُلْكًا
اِغْتِصَابًا اَلَا لَعَنَ
اللّٰهُ الْغَاصِبِيْنَ وَ
الْمُغْتَصِبِيْنَ وَعِنْدَهَا
"سَنَفْرُغُ لَكُمْ
اَيُّهَا الثَّقَلَانِ ○
فَيُرْسَلُ عَلَيْكُمَا
شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَ
نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ○

اور یقیناً جس امر کی تبلیغ کے لئے مجھے
مامور کیا گیا تھا، اسے میں نے سب
تک پہنچا دیا تاکہ: قیامِ قیامت تک
تمام افرادِ اُمّت کے لئے خواہ وہ حاضر
ہوں یا غیر حاضر۔ موجود ہوں، یا
غیر موجود۔ پیدا ہو چکے ہوں، یا
پیدا نہ ہوئے ہوں۔ یہ ایک حجت
بن جائے۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ خلافت
کے مقدّس منصب کو چھین جھپٹ کر
ملوکیّت میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس
قسم کا اقدام کرنے والوں اور ان کے
ہمنواؤں پر خدا نے نفرین کی ہے،
اور وہ قرآن مجید میں کہتا ہے کہ:
"ہم عنقریب تم دونوں گروہوں،
(جنّ وانس) کی جانب متوجّہ ہوں گے
اور تم دونوں کو آگ کے لپکتے ہوئے
شعلوں اور دھوئیں کے بادلوں کی
زد میں لے لیں گے، پھر تم ایسے بے بس
ہو گے کہ یہ عذاب تمھارے روکے
سے نہیں رک سکے گا۔
(سورۂ رحمٰن: ۳۱ و ۳۵)

مَعَاشِرَ النَّاسِ!	لوگو! خدائے بزرگ و برتر تمھیں یوں
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ	چھوڑنے والا نہیں "جب تک کہ وہ
يَكُنْ يَذَرُكُمْ عَلٰى	کھرے کو کھوٹے سے اور اچھے کو
مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ	بُرے سے الگ نہ کرلے" (آلِ عمران:۱۷۹)
حَتّٰى يُمَيِّزَ الْخَبِيْثَ	اور اس نے تمھیں غیب کا علم نہیں دیا
مِنَ الطَّيِّبِ" وَ مَا	ہے۔ لوگو! کوئی ایسی بستی نہیں جس
كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ	کے باشندوں کو آخرکار پروردگارِ عالم
عَلَى الْغَيْبِ۔	نے اپنے انبیاء کو جھٹلانے کے باعث
مَعَاشِرَ النَّاسِ!	ہلاک نہ کر دیا ہو، اور اس نے اپنی
اِنَّهٗ مَا مِنْ قَرْيَةٍ	کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ: اسی
اِلَّا وَ اللّٰهُ مُهْلِكُهَا	عنوان سے وہ ان آبادیوں کو بھی تباہ
بِتَكْذِيْبِهَا وَ كَذٰلِكَ	و برباد کر ڈالتا ہے جن کے رہنے
يُهْلِكُ الْقُرٰى وَهِيَ	والے ستمگار ہوں ــــ پھر سنو!
ظَالِمَةٌ كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ	یہ علیؑ تمھارے امام ہیں، تمھارے
تَعَالٰى وَهٰذَا اِمَامُكُمْ	آقا ہیں، اور ان کی ذات وعدۂ
وَ وَلِيُّكُمْ وَ هُوَ	خداوندی ہے اور اللہ اپنے وعدوں
مَوَاعِيْدُ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ	کو ضرور سچا ثابت کرتا ہے ۞
يُصَدِّقُ مَا وَعَدَهٗ۔	

مَعَاشِرَ النَّاسِ!
قَدْ ضَلَّ قَبْلَكُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ وَاللّٰهُ لَقَدْ اَهْلَكَ الْاَوَّلِيْنَ، وَهُوَ مُهْلِكُ الْاٰخِرِيْنَ.
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَرَنِیْ وَنَهَانِیْ وَقَدْ اَمَرْتُ عَلِيًّا وَنَهَيْتُهٗ، فَعِلْمَ الْاَمْرِ وَالنَّهْیِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ، فَاسْمَعُوْا لِاَمْرِهٖ تَسْلَمُوْا، وَاَطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا، وَانْتَهُوْا لِنَهْيِهٖ تَرْشُدُوْا وَصِيْرُوْا اِلٰى مُرَادِهٖ، وَلَا يَتَفَرَّقْ بِكُمُ السُّبُلُ عَنْ سَبِيْلِهٖ.

لوگو! تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان میں سے اکثر گمراہ ہُوئے! اور اس پیدا کرنے والے نے انھیں مٹا دیا!۔ بالکل اسی طرح وہ بعد والوں کو بھی نیست و نابُود کر دے گا ___ لوگو! حق تعالیٰ نے مجھے امر و نہی کی تعلیم دی اور میں نے یہ سب کچھ علیؑ کو بتا دیا۔ لہٰذا اب یُوں سمجھو کہ علیؑ کا ذخیرہَ دانش خُدا ہی کا دِیا ہُوا ہے اور جب حقیقت یہ ہو تو اب تمھارا فرض ہو جاتا ہے کہ تم ان کا حکم مانو تاکہ محفوظ رہو۔ ان کی اطاعت کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔ وہ جس کام کو منع کریں وہ نہ کرو تاکہ سیدھے راستے سے لگ سکو۔ بس ان ہی کے منشاء کے مطابق چلو اور ان کے مسلک سے ہٹ کر پراگندہ راہ نہ ہو۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
اَنَا صِرَاطُ اللهِ الْمُسْتَقِيْمُ
الَّذِیْ اَمَرَکُمْ بِاِتِّبَاعِہٖ
ثُمَّ عَلِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ
ثُمَّ وُلْدِیْ مِنْ صُلْبِہٖ،
اَئِمَّۃً یَهْدُوْنَ بِالْحَقِّ
وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ . ثُمَّ
قَرَأَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ
اٰلِہٖ وَسَلَّمَ :
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
....اِلٰی اٰخِرِهَا وَقَالَ : فِیَّ
نَزَلَتْ وَلَهُمْ عَمَّتْ وَاِیَّاهُمْ
خَصَّتْ اُولٰئِكَ اَوْلِیَاءُ اللهِ
لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ
یَحْزَنُوْنَ اَلَا اِنَّ حِزْبَ
اللهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ اَلَا
اِنَّ اَعْدَاءَ عَلِیٍّ هُمْ اَهْلُ
الشِّقَاقِ الْعَادُوْنَ .

لوگو! میں وہ صراطِ مستقیم ہوں جس
کی طرف گامزن ہونے کے لئے تمھیں
خدا نے حکم دیا ہے اور میرے بعد علیؑ
ہیں پھر وہ امام ہیں جو علیؑ کے
فرزند اور میری آلؑ ہیں۔ یہ سب
حق کے رہ نما اور عدلِ قرآنی کے
پاسبان ہیں۔ تقریر کی اِس منزل پر
سرکارِ ختمی مرتبتؐ نے سورۂ حمد کی
تلاوت کی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورۃ
میرے واسطے اور علیؑ اور اولادِ علیؑ
کے لئے نازل ہوئی اور انھیں مختص
ہے۔ وہ خدا کے دوست ہیں جنھیں
نہ کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ کبیدہ
خاطر ہونگے۔" (سورۂ یونس: ۶۲) نیز اِس
میں بھی کوئی شک نہیں کہ خدا کے گروہ
کو ہمیشہ غلبہ حاصل رہتا ہے، اور
سنو! علیؑ کے دشمن انتشار پسند
ہیں۔ حدوں سے گزر جاتے ھیں!

وَ اِخْوَانُ الشَّیَاطِیْنَ الَّذِیْنَ یُوْحِیْ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا اَلَا! اِنَّ اَوْلِیَائَھُمْ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ذَکَرَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

"لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ" اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ.

اَلَا! اِنَّ اَوْلِیَآءَھُمُ الَّذِیْنَ وَصَفَھُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ○

شیطانوں سے ان کا رشتہ ملتا ہے جو کہ ایک دوسرے کو فریب دینے کیلئے چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں۔ (سورۂ انعام: ۱۱۲) لیکن ان کے دوست وہ صاحبانِ ایمان ہیں جنھیں کلامِ پاک نے یوں یاد کیا ہے کہ "جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم انھیں دشمنانِ خدا و رسول کے ساتھ دوستی کرتے ہوئے نہیں پاؤ گے اگرچہ وہ ان کے باپ بیٹے، بھائی بند یا قوم قبیلے والے ہی کیوں نہ ہوں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل میں خدا نے ایمان راسخ کر دیا ہے اور اپنی خاص روشنی سے ان کی تائید فرمائی ہے، تا آخر آیت (سورۂ مجادلہ: ۲۲)

اور ان ہی کی توصیف میں ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے کہ "وہ جنھوں نے ایمان قبول کرنے کے بعد پھر اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا بس انھیں لوگوں کے لئے امن و عافیت ہے اور انھیں کو ہدایت حاصل ہوئی ہے۔" (سورۂ انعام: ۸۲)

أَلَا! إِنَّ أَوْلِيَاءَهُمُ
الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
آمِنِيْنَ ، وَتَتَلَقّٰيهُمُ
الْمَلَائِكَةُ بِالتَّسْلِيْمِ إِنْ
طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ.
أَلَا! إِنَّ أَوْلِيَاءَهُمُ
الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝ أَلَا! إِنَّ
أَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ
يَصْلَوْنَ سَعِيْرًا. أَلَا!
إِنَّ أَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ
يَسْمَعُوْنَ لِجَهَنَّمَ شَهِيْقًا
وَهِيَ تَفُوْرُ، وَلَهَا زَفِيْرٌ
كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ
لَعَنَتْ أُخْتَهَا

ہاں! ان کے دوست وہ ہیں جو
نہایت اطمینان سے جنت میں داخل
ہوں گے۔ ملائکہ ان کا استقبال
کریں گے۔ سلام بجالائیں گے اور
خوش آمدید کہہ کر یہ مژدہ
سنائیں گے کہ آؤ بس اب یہیں
رہو اور جم جم رہو۔ نیز علیؑ اور
فرزندانِ علیؑ کے چاہنے والے بے حساب
بہشت میں پہنچیں گے اور ان کے
دشمن آگ میں جلیں گے۔ دوزخ کی
ہولناک چیخیں سنیں گے جہنم کا جوش
و خروش دیکھیں گے۔ ان کے سامنے
یہ منظر ہوں گے کہ جو گروہ دوزخ میں
ڈالا جائیگا وہ دوسرے گروہ پر لعنت
بھیجے گا۔" (سورۂ اعراف: ۳۸)

اَلَا ! اِنَّ اَعْدَائَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : "كُلَّمَا اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ" اَلَا ! اِنَّ اَوْلِيَاءَهُمُ "الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ"

مَعَاشِرَ النَّاسِ !

شَتَّانَ مَا بَيْنَ السَّعِيْرِ وَالْجَنَّةِ فَعَدُوُّنَا مَنْ ذَمَّهُ اللّٰهُ وَلَعَنَهُ وَوَلِيُّنَا مَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَدَحَهُ ۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ !

اَلَا ! وَاِنِّيْ مُنْذِرٌ وَعَلِيٌّ هَادٍ ۞

ہاں ! ہاں ! اور ان دشمنوں کو یہ بھی دیکھنا پڑیگا کہ: "جیسے ہی کوئی جتھا جہنم واصل ہوگا تو فرشتگانِ عذاب دریافت کریں گے کہ کیا تمھارے ہاں کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟" (سورۂ ملک : ۸)

اور ان کے دوست ! کیا کہنا ان کا ! "جو بے دیکھے اپنے پالنے والے سے ڈرتے ہیں ! ان ہی کے لئے مغفرت ہے اور یہی بڑے اجر کے حقدار ہیں۔" (سورۂ ملک : ۱۲)

لوگو ! غور کیا تم نے کہ جنّت وجہنم میں کتنا فرق ہے ! اور یہ تفاوت بھی دیکھو کہ خدا نے ہمارے دشمن کی مذمّت کی ہے اور اس پر نفرین بھیجی ہے اور برخلاف اس کے وہ ہمارے دوستوں سے محبّت فرماتا ہے اور ان کی تعریف کرتا ہے

لوگو ! میں تمھیں ڈرانے کیلئے آیا ہوں اور علیؑ تمھاری ہدایت کے لئے مقرّر ہوئے ہیں !

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنِّیْ نَبِیٌّ
وَعَلِیٌّ وَصِیِّیْ، اَلَا! وَ
اِنَّ خَاتِمَ الْاَئِمَّةِ مِنَّا
الْقَائِمُ الْمَهْدِیُّ، صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَیْهِ اَلَا! اِنَّهُ الظَّاهِرُ
عَلَی الدِّیْنِ، اَلَا! اِنَّهُ
الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ،
اَلَا! اِنَّهُ فَاتِحُ الْحُصُوْنِ وَ
هَادِمُهَا، اَلَا! اِنَّهُ قَاتِلُ کُلِّ
قَبِیْلَةٍ مِنْ اَهْلِ الشِّرْکِ،
اَلَا! اِنَّهُ الْمُدْرِکُ بِکُلِّ ثَارٍ
لِاَوْلِیَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
اَلَا! اِنَّهُ النَّاصِرُ لِدِیْنِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ اَلَا! اِنَّهُ الْغَرَّافُ
مِنْ بَحْرٍ عَمِیْقٍ اَلَا! اِنَّهُ
یَسِمُ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ
بِفَضْلِهٖ وَکُلَّ ذِیْ
جَهْلٍ بِجَهْلِهٖ ۞

لوگو! میں نبیؐ ہوں اور علیؑ میرے
وصی ہیں، اور خاتم الآئمہ ہمارا
مہدی قائمؑ ہے۔ سُن لو! وہ
تمام ادیان پر غالب آئے گا،
ظالموں کو کیفرِ کردار تک پہنچائیگا
تمام قلعوں پر فتح کا پرچم
لہرا کر ستم کا قلع و قمع کرے گا،
شرک کے ہر سلسلے کو مٹائے گا، نیز
خُدا کے تمام دوستوں کے خونِ
ناحق کا بدلہ لے گا۔ وہ اللہ کے دین
کا ناصر ہے اور معرفتِ الٰہی کے
اتھاہ سمندر سے ہمیشہ سیراب
ہوتا رہے گا۔ نیز وہ دانشمندوں
کے ساتھ ان کے علم و فضل
کی وجہ سے ___ اور نادانوں
کے ساتھ ان کی نادانی کے
پیشِ نظر حُسنِ سلوک کا مظاہرہ
کرے گا!

اَلَا! اِنَّہٗ خِیَرَۃُ اللّٰہِ وَ
مُخْتَارُہٗ، اَلَا! اِنَّہٗ وَارِثُ
کُلِّ عِلْمٍ وَالْمُحِیْطُ بِہٖ، اَلَا!
اِنَّہُ الْمُخْبِرُ عَنْ رَبِّہٖ
وَالْمُنَبِّہُ بِاَمْرِ اِیْمَانِہٖ، اَلَا!
اِنَّہُ الرَّشِیْدُ السَّدِیْدُ.
اَلَا! اِنَّہُ الْمُفَوَّضُ اِلَیْہِ،
اَلَا! اِنَّہٗ قَدْ بَشَّرَ بِہٖ مَنْ
سَلَفَ بَیْنَ یَدَیْہِ، اَلَا!
اِنَّہُ الْبَاقِیْ حُجَّۃً وَلَا
حُجَّۃَ بَعْدَہٗ وَلَا حَقَّ
اِلَّا مَعَہٗ وَلَا نُوْرَ اِلَّا
عِنْدَہٗ، اَلَا! اِنَّہٗ لَا
غَالِبَ لَہٗ وَلَا مَنْصُوْرَ
عَلَیْہِ، اَلَا! اِنَّہٗ وَلِیُّ
اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَحَکَمُہٗ
فِیْ خَلْقِہٖ وَاَمِیْنُہٗ فِیْ
سِرِّہٖ وَ عَلَانِیَتِہٖ ❁

وہ خدا کی پسند کا منتخب بندہ ہے
وہ ہر علم کا وارث ہوگا. اور علم
کے ہر شعبہ پر چھایا رہیگا. وہ خدا
کی باتیں بتائے گا. اور اپنے ایمان
کی شان و شوکت سے دُنیا کو
جگائے گا. قائمؑ آلِ محمدؐ کی ذات
فکر و عمل کے جمال و کمال کا مثالی
نمونہ ہوگی. اُمّت کے کُل اُمور اسی
کے سپرد ہوں گے اور یہ وہی عظیم
شخصیت ہے کہ: جس کی ہر پیش رو
نے بشارت دی ہے. ہاں! بس
وہی ایک باقی رہنے والی حجت او
اس کے بعد کوئی حجت نہیں ہے!
ہر حق اس کا ہم نفس اور ہر نور اس
کا ہم قدم ہے، پھر نہ کوئی اس پہ
وَر ہو سکتا ہے اور نہ کوئی غالب
آسکتا ہے. ہاں! رُوئے زمین پر وہی
خدا کا ولی اور خلقِ خدا میں اس کی
جانب سے با اختیار حاکم بھی وہی
ہے. نیز ظاہر ہو یا باطن ہر عالم میں
وہ خُدا کا امین ہے ❋

مَعَاشِرَ النَّاسِ! قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ وَ اَفْهَمْتُكُمْ، وَهٰذَا عَلِيٌّؑ يُفْهِمُكُمْ بَعْدِي، اَلَا! وَ اِنَّ عِنْدَ انْقِضَاءِ خُطْبَتِي، اَدْعُوكُمْ اِلٰى مُصَافَقَتِي عَلٰى بَيْعَتِهٖ وَالْاِقْرَارِ بِهٖ، ثُمَّ مُصَافَقَتِهٖ بَعْدِي، اَلَا! وَ اِنِّي قَدْ بَايَعْتُ اللّٰهَ وَ عَلِيٌّؑ قَدْ بَايَعَنِي وَاَنَا اٰخِذُكُمْ بِالْبَيْعَةِ لَهٗ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۔ الآيَة

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنَّ الْحَجَّ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَالْعُمْرَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔ الآيَة

لوگو! میں تمھیں اچھی طرح سے بتا چکا ہُوں. کافی سمجھا چکا ہوں. اَب میرے بعد یہ علیؑ تمھیں سمجھائیں گے اور اپنی تقریر کے فوراً بعد میں تمھیں ان کی بیعت کیلئے طلب کرونگا. پہلے تمھیں ان کی امامت کے اقرار کے سلسلہ میں میرے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہوگا اور اسکے بعد خود انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنا پڑے گی. دیکھو! میں خُدا سے بیعت کر چکا ہوں اور علیؑ نے میری بیعت کی ہے اور اَب میں خدا کی جانب سے علیؑ کیلئے تم سب سے بیعت لے رہا ہوں اور اگر اس کے بعد بھی کسی نے یہ بیعت توڑ دی تو ـــ یاد رکھو! اسے خود اپنے نفس کی شکست کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لوگو! یقینی طور پر حج، صفا، مروہ اور عمرہ یہ سب شعائر الٰہیہ یعنی خدا کے دین کی نشانیاں ہیں. پس جو شخص خانہ خدا کا حج کرے یا عمرہ بجالائے تو اس کیلئے صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (سورہ بقرہ: ۱۵۸)

حُجُّوا الْبَيْتَ فَمَا وَرَدَهُ أَهْلُ بَيْتٍ إِلَّا اسْتَغْنَوا وَلَا تَخَلَّفُوا عَنْهُ إِلَّا افْتَقَرُوا.

لوگو! خانہ خدا کا حج کرو۔ اس لئے کہ کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو حج بجالانیکے بعد تونگر نہ ہوگیا ہو اور اسی طرح کوئی ایسا خاندان نہیں ملے گا جس نے فریضہ حج سے روگردانی کی ہو اور وہ نکبت و افلاس کا شکار نہ بنا ہو۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَا وَقَفَ بِالْمَوْقِفِ مُؤْمِنٌ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ إِلَىٰ وَقْتِهِ ذٰلِكَ فَإِذَا انْقَضَتْ حِجَّتُهُ اسْتُؤْنِفَ عَمَلُهُ.

لوگو! جو مومن بھی عرفات میں وقوف کرتا ہے، خداوندِ عالم اس وقت تک کے اس کے تمام گناہ بحل فرما دیتا ہے اور حج کی بجاآوری کے بعد اس کے اعمال نئے سرے شروع ہوتے ہیں،

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اَلْحُجَّاجُ مُعَانُونَ وَنَفَقَاتُهُمْ مُخَلَّفَةٌ وَاللّٰهُ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ.

لوگو! پروردگارِ کریم کی جانب سے اس کا معاوضہ بھی انھیں مل جاتا ہے دیکھو! معبودِ مطلق اچھے کام کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ! حُجُّوا الْبَيْتَ بِكَمَالِ الدِّينِ وَالتَّفَقُّهِ.

لوگو! تم پوری دیانت داری اور کمالِ علم و معرفت کے ساتھ حج بجالایا کرو!

وَلَا تَنْصَرِفُوْا عَنِ الْمَشَاهِدِ إِلَّا بِتَوْبَةٍ وَ إِقْلَاعٍ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَئِنْ طَالَ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَقَصَّرْتُمْ أَوْ نَسِيْتُمْ فَعَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَ يُبَيِّنُ لَكُمُ الَّذِيْ نَصَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَعْدِيْ وَمَنْ خَلَفَهُ اللّٰهُ مِنِّيْ وَ مِنْهُ. يُخْبِرُكُمْ بِمَا تَسْأَلُوْنَ عَنْهُ وَ يُبَيِّنُ لَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ.

أَلَا! إِنَّ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ أُحْصِيَهُمَا وَ أُعَرِّفَهُمَا فَاٰمُرَ بِالْحَلَالِ وَ أَنْهٰى عَنِ الْحَرَامِ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ.

اور حج و عمرہ جیسے مقدس اجتماعات کو اس وقت تک چھوڑ کر نہ جاؤ جب تک کہ توبہ اور ترکِ گناہ کا احساس نہ جاگ اُٹھے۔ لوگو! حکمِ خدا کے مطابق نماز بر پا کرو اور زکوٰۃ بھی ادا کرتے رہو نیز خیال رہے کہ اگر امتدادِ زمانہ کے باعث مذہبی معاملات میں کوتاہی ہونے لگے یا یہ کہ تم سرے سے دین کے احکام ہی بھول جاؤ تو یہ علیؑ تمہارے مولا ہیں جو باتیں تم لوگوں کو نہیں معلوم ہوں گی وہ یہ پوری وضاحت کیساتھ تمھیں بتائیں گے علیؑ کو خدا ہی نے منصبِ ولایت پر متقرر فرمایا ہے نیز میرے اور ان کے سلسلے سے جو پیشوا ہونگے وہ بھی تمہارے سوالوں کا جواب دینگے اور تم جن امور سے نہیں واقف ہو ان کی تفصیلات سے آگاہ کرینگے۔ دیکھو! حلال و حرام کے مسائل اتنے مختصر نہیں ہیں کہ انھیں شمار کر کے تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور نہ حلال و حرام جیسے طول طویل قانونی مسائل کو ایک نشست میں بیان کرنا مناسب ہوگا۔

فَأُمِرْتُ اَخْذَ الْبَيْعَةِ
عَلَيْكُمْ وَمِنْكُمْ وَالصَّفْقَةَ
لَكُمْ بِقَبُوْلِ مَاجِئْتُ
بِهٖ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ
عَلِيٍّؑ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ الَّذِيْنَ
هُمْ مِنِّيْ وَمِنْهُ اَئِمَّةٌ
قَائِمَةٌ مِنْهُمُ الْمَهْدِيُّ
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ الَّذِيْ
يَقْضِيْ بِالْحَقِّ۔
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
وَكُلُّ حَلَالٍ دَلَلْتُكُمْ
عَلَيْهِ وَكُلُّ حَرَامٍ
نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاِنِّيْ
لَمْ اَرْجِعْ عَنْ ذٰلِكَ
وَلَمْ اُبَدِّلْ ۞

چنانچہ مجھے تو اس وقت بس! یہ حکم
ملا ہے کہ ابھی ابھی میں علیؑ کے لئے
تم سے بیعت لوں اور تمھارے ہاتھ
اپنے ہاتھ میں لے کر یہ کہوں کہ
خُدائے عزّوجل کی جانب سے علیؑ
اور ان کی اولاد کے بارے میں مجھے
جو حکم ملا ہے تم اسے قبول کرنے کا
وعدہ کرو! علیؑ کے مانند ان کی اولاد
اور میری آل بھی مرکزِ امامت ہے
اور یہ سلسلہ قیامت تک برقرار رہے گا۔
ان ہی میں سے قائم آلِ محمدؐ کی ذاتِ
گرامی ہے، جن کا ہر فیصلہ حق کے
سانچے میں ڈھلا ہوا ہوگا۔ لوگو! میں نے
حلال و حرام کی جو حدیں مقرر
کی تھیں ان میں نہ کچھ بدلا اور نہ
کوئی تغیّر کی۔

اَلَا ! فَاذْكُرُوا ذَالِكَ
وَاحْفِظُوهُ، وَتَوَاصَوا بِهٖ
وَلَا تُبَدِّلُوهُ، وَلَا تُغَيِّرُوهُ
اَلَا ! وَاِنِّيْ اُجَدِّدُ الْقَوْلَ
اَلَا ! فَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اْمُرُوا
بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوا عَنِ
الْمُنْكَرِ اَلَا ! وَاِنَّ رَأْسَ
الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ اَنْ
تَنْتَهُوا اِلٰى قَوْلِيْ وَ
تُبَلِّغُوهُ مَنْ لَمْ يَحْضِرْهُ،
وَ تَاْمُرُوهُ بِقَبُولِهٖ وَ
تَنْهَوهُ عَنْ مُخَالَفَتِهٖ،
فَاِنَّهُ اَمْرٌ مِنَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّيْ، وَلَا
اَمْرَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا نَهْيَ
عَنْ مُنْكَرٍ اِلَّا مَعَ
اِمَامٍ مَعْصُومٍ ❁

دیکھو! یہ بات دوسروں کو بھی بتاتے رہنا۔ اور
تم میری شریعت کے کسی حکم کو کبھی بدلنے
کی کوشش نہ کرنا۔ لو! میں مکرّر کہتا ہُوں
لوگو! نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا معروف
کا حکم دینا اور منکر پر عمل کرنے سے
روکتے رہنا۔ دیکھو! معروف کا شاہکار یا
نیکی کی سب سے بڑی عملی جدوجہد یہ ہوگی کہ اس
وقت تم میں سے جو لوگ موجود ہیں وہ غیر
موجود افراد تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں
اور سعی کریں کہ ہر شخص اسے قبول کر لے
اور اس کی مخالفت نہ کرنے پائے، اس
لئے کہ یہ خُدا اور اس کے رسُول کا حکم
ہے۔ نیز اس حقیقت کو بھی کبھی فراموش
نہ کرنا کہ جب تک کوئی امام معصُوم
نہ ہو امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کے فریضہ پر عمل درآمد
نہیں ہو سکتا!

مَعَاشِرَ النَّاسِ!
اَلْقُرْاٰنُ يُعَرِّفُكُمْ اَنَّ
الْاَئِمَّةَ مِنْ بَعْدِهٖ وُلْدُهٗ
وَعَرَّفْتُكُمْ اَنَّهُمْ مِنِّيْ
وَمِنْهُ حَيْثُ يَقُوْلُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ: "وَجَعَلَهَا
كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ"
وَقُلْتُ: "لَنْ تَضِلُّوْا
مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا.
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
اَلتَّقْوٰى اَلتَّقْوٰى اِحْذَرُوا
السَّاعَةَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى: "اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ
شَيْءٌ عَظِيْمٌ" اُذْكُرُوا
الْمَمَاتَ وَالْحِسَابَ
وَالْمَوَازِيْنَ وَالْمُحَاسَبَةَ
بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ ۞

لوگو! قرآن تمھیں بتا رہا ہے کہ: علیؑ کے بعد ان کے فرزند، امام برحق ہیں۔ اور یہ میں تمھیں بتا چکا ہوں کہ یہ میری ذرّیت ہیں۔ خداوندِ عالم کا ارشاد ہے کہ: "اس نے سلسلۂ امامت کو ابراہیمؑ کی نسل میں باقی اور برقرار رکھا ہے۔" (سورۂ زخرف: ۲۸)

اور میں نے بھی توضیح کر دی ہے کہ جب تک تم لوگ قرآن اور اہلِ بیت سے تمسک رکھو گے، گمراہ نہیں ہو گے۔" — لوگو! تقویٰ! تقویٰ! قیامت سے ڈرو۔ قیامت کا زلزلہ بڑا ہولناک ہے" — (سورۂ حج: ۱)

زندگی کی آخری ہچکی کا خیال رہے، نیز حسابِ محشر، میزانِ عمل اور اس خدائے ربّ العالمین کے سامنے بازپرس اور ثواب و عقاب کی کیفیت کو کبھی اپنے ذہن سے الگ نہ ہونے دینا۔

فَمَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
أُثِيبَ وَمَنْ جَاءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَيْسَ لَهُ
بِالْجِنَانِ نَصِيبٌ.
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
إِنَّكُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ
تُصَافِقُونِي بِكَفٍّ
وَاحِدَةٍ فِي وَقْتٍ
وَاحِدٍ، وَأَمَرَنِي اللهُ،
عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ آخُذَ مِنْ
أَلْسِنَتِكُمُ الْإِقْرَارَ بِمَا
عَقَدْتُ لِعَلِيٍّ مِنْ إِمْرَةِ
الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ جَاءَ
بَعْدَهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنِّي
وَمِنْهُ عَلَى مَا أَعْلَمْتُكُمْ
أَنَّ ذُرِّيَّتِي مِنْ صُلْبِهِ،

کیونکہ میدانِ حشر میں جو نیک
اعمال لے کر آئے گا اسے جزا
ملے گی اور جو گناہوں کے ساتھ
پہنچے گا اس کے نصیبوں میں
بہشت کہاں؟ — لوگو! مجمع
بتا رہا ہے کہ حاضرین کی تعداد
بہت زیادہ ہے — اور جب
لوگ اس کثرت سے ہوں تو
پھر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت
لینا بہت دشوار ہے۔ اسی لئے
حکم الٰہی ہوا ہے کہ علیؑ
ابنِ ابی طالب اور ان کے
بعد ہونے والے آئمہ حقؑ
کی بیعت کے سلسلہ میں تم
سے صرف زبانی قول و قرار
لے لیا جائے!

فَقُولُوا بِأَجْمَعِكُمْ إِنَّا سَامِعُونَ مُطِيعُونَ رَاضُونَ مُنْقَادُونَ لِمَا بَلَّغْتَ عَنْ رَبِّنَا وَ رَبِّكَ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ أَمْرِ وُلْدِهِ مِنْ صُلْبِهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ، نُبَايِعُكَ عَلَى ذٰلِكَ بِقُلُوبِنَا وَ أَنْفُسِنَا وَ أَلْسِنَتِنَا وَ أَيْدِينَا عَلَى ذٰلِكَ نَحْيَى وَ نَمُوتُ وَ نُبْعَثُ، وَلَا نُغَيِّرُ وَلَا نُبَدِّلُ وَلَا نَشُكُّ وَلَا نَرْتَابُ، وَلَا نَرْجِعُ عَنْ عَهْدٍ وَلَا نَنْقُضُ الْمِيثَاقَ،

اچھا! اب تم سب مِل کر کہو کہ: آپ نے علیؑ اور علیؑ کی اولاد کے بارے میں خُدا کا جو پیغام دیا ہے ہم سب نے سُن لیا۔ سرِ تسلیم خم ہے، ہم راضی ہیں، فرماں بردار ہیں، دل و جان سے عہد و پیمان، کرتے ہیں۔ زبان دیتے ہیں، اور ہاتھ سے بیعت کرتے ہیں نیز ہم اپنے وعدوں کو نباہنے کا جذبہ لئے ہوئے زندہ رہیں گے۔ اسی شعور کے ساتھ مریں گے اور یہی احساس لئے ہوئے حشر کے میدان میں آئیں گے۔ امامت کے مسئلے میں نہ ہم کوئی ردّوبدل کرینگے نہ شک وشبہ کو اپنے قریب آنے دیں گے، نہ اپنے قول سے پھریں گے اور نہ پیمان شکنی کے مرتکب ہوں گے!

وَنُطِيعُ اللهَ وَ نُطِيعُكَ
وَعَلِيًّا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
وَوُلْدَهُ الْاَئِمَّةَ الَّذِينَ
ذَكَرْتَهُمْ مِنْ صُلْبِهٖ
بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
الَّذِينَ قَدْ عَرَّفْتُكُمْ
مَكَانَهُمَا مِنِّيْ وَمَحَلَّهُمَا
عِنْدِيْ وَمَنْزِلَتَهُمَا مِنْ
رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَدْ
اَدَّيْتُ ذٰلِكَ اِلَيْكُمْ وَ
اِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنَّهُمَا
الْاِمَامَانِ بَعْدَ اَبِيهِمَا
عَلِيٍّ وَ اَنَا اَبُوهُمَا قَبْلَهٗ
وَقُولُوا اَطَعْنَا اللهَ
بِذٰلِكَ وَاِيَّاكَ وَعَلِيًّا
وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
وَالْاَئِمَّةَ الَّذِينَ ذَكَرْتَ،

وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اللہؐ کی اطاعت
کریں گے۔ آپؐ کا حکم مانیں گے ، نیز
امیرالمومنین علیؑ ابن ابی الطالب اور ان
کے رہنما فرزندوں کا فرمان بجالائیں گے
جو آپ کے مقصود و مطلوب ہیں۔ لوگو!
میں اپنی ذریت اور علیؑ کی اولاد کا جو
حسنؑ اور حسینؑ کے سلسلے سے ہوگی
پہلے ہی تعارف کروا چکا ہوں نیز حسنینؑ
کے مقام اور مرتبے اور بارگاہِ ایزدی میں
ان کی جو منزلت ہے اس کی تفصیل
بھی تم مجھ سے سن چکے ہو۔" یہ دونوں
نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں"۔ اپنے
باپ کے بعد یہی امام ہوں گے۔ یہ میرے
بیٹے ہیں اور علیؑ سے پہلے میں ان کا
باپ ہوں۔ ہاں! تو پھر کہو کہ ہم امرِ امامت
میں خدا، اس کے رسولؐ علیؑ ابنِ
ابی طالب حسنؑ و حسینؑ اور ان کے
جانشینوں کے آگے سراپا تسلیم ہیں،
اور حق و حقیقت کے ان تمام نمائندوں
کی بیعت کے سلسلے میں ہم نے آپ سے
جو وعدے وعید کئے ہیں ان پر قائم ہیں۔

عَهْدًا وَمِيثَاقًا مَاخُوذًا
لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ
قُلُوبِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَلْسِنَتِنَا
وَمُصَافَقَةِ أَيْدِينَا
مَنْ أَدْرَكَهُمَا بِيَدِهِ
وَأَقَرَّ بِهِمَا بِلِسَانِهِ
لَا نَبْتَغِي بِذَلِكَ
بَدَلًا وَلَا نَرَى مِنْ
أَنْفُسِنَا عَنْهُ حِوَلًا أَبَدًا
أَشْهَدْنَا اللهَ وَكَفَىٰ
بِاللهِ شَهِيدًا وَأَنْتَ
عَلَيْنَا بِهِ شَهِيدٌ،
وَكُلُّ مَنْ أَطَاعَ
مِمَّنْ ظَهَرَ وَاسْتَتَرَ
وَمَلَائِكَةَ اللهِ وَ
جُنُودَهُ وَعَبِيدَهُ
وَاللهُ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ
شَهِيدٍ ۞

ہم دل سے، جان سے، زبان سے اور
ہاتھوں سے بیعت کرتے ہیں، نہ
ہم اس میں کسی تبدیلی کا
ارادہ رکھتے ہیں، اور نہ کبھی ایسی
خواہش کو دل میں جگہ دیں گے
خدا کو ہم نے گواہ کیا ہے،
اور اس کی گواہی بہت کافی ہے
اور آپ بھی گواہ رہیں — نیز
ہم خدا کی تمام اطاعت شعار
مخلوق کو خواہ وہ نظروں
کے سامنے ہوں یا آنکھوں سے
اوجھل! گواہ بناتے ہیں۔ اسی
طرح اللہ کے سارے فرشتوں،
اس کے پورے لشکر اور جملہ
بندگانِ خدا کو گواہی میں لیتے ہیں
نیز اللہ ہر گواہ سے بڑا اور بہت
بڑا گواہ ہے!

مَعَاشِرَ النَّاسِ!
مَا تَقُوْلُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ كُلَّ صَوْتٍ وَ خَافِيَةَ كُلِّ نَفْسٍ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَنْ بَايَعَ فَاِنَّمَا يُبَايِعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

مَعَاشِرَ النَّاسِ!
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ بَايِعُوْا عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْاَئِمَّةَ كَلِمَةً بَاقِيَةً يُهْلِكُ اللّٰهُ مَنْ غَدَرَ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ وَفٰى فَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ الآیۃ

لوگو! بتاؤ! اب تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ یقین رکھو! کہ "پاک پروردگار ہر آواز کو سن لیتا ہے، اور دل کی گہرائیوں میں چھپے ہوئے ہر راز کو پالیتا ہے، لہٰذا جو ہدایت کی راہ اختیار کرتا ہے وہ اپنا بھلا کرتا ہے، اور جو سیدھا راستہ چھوڑ کر گمراہ ہو جاتا ہے، وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے"۔ (سورۂ زمر: ۴۱)
اور دیکھو! "بیعت کرنے والا، اللہ کی بیعت کرتا ہے، اور اللہ کا ہاتھ ہمیشہ اونچا رہتا ہے"۔ (سورۂ فتح: ۱۰)
لوگو! اللہ کا خوف کرو ـــــ اور امیرالمؤمنین علیؑ ابن ابی طالب حسنؑ وحسینؑ اور ان کے فرزندوں کی بیعت کرلو ـــــ یہ آئمہ "کلمہ باقیہ" ہیں۔ خداوند عالم غداری کرنے والوں کو ہلاک کر دیتا ہے اور وفا شعاروں کو اپنے دامن رحمت میں جگہ عنایت فرماتا ہے اور ـــ "جو معاہدہ شکنی کرتا ہے اسے خود ہی اس کا بھگتان بھگتنا پڑتا ہے"۔ (سورۂ فتح: ۱۰)

اَیُّهَا النَّاس! قُوْلُوا الَّذِیْ قُلْتُ لَکُمْ وَ سَلِّمُوْا عَلٰی عَلِیٍّ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ وَقُوْلُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ!

اِنَّ فَضَائِلَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ اَنْزَلَهَا عَلَیَّ فِی الْقُرْاٰنِ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ اُحْصِیَهَا فِیْ مَقَامٍ وَاحِدٍ، فَمَنْ اَنْبَاَکُمْ بِهَا وَعَرَّفَهَا فَصَدِّقُوْهُ ❁

لوگو! میں جو کچھ کہہ چکا ہوں اسے دہراؤ اور علیؑ کو امیرالمومنین ہونے کی حیثیت سے سلامی دو۔ اور کہو کہ ہم نے خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم سن لیا۔ اسے لیجئے! حضور!، سرِ تسلیم خم ہے ___ نیز عرض کرو! پالنے والے! ہم تجھ سے مغفرت کے طلب گار ہیں، اور تیری ہی طرف ہماری بازگشت ہوگی۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہو کہ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی ___ اور اگر وہ ہماری رہبری نہ کرتا تو بھلا ہم کہاں صحیح رستے سے لگ سکتے تھے ___ لوگو! معبودِ حقیقی نے علیؑ ابنِ ابی طالب کو جو فضیلتیں دی ہیں وہ قرآن میں موجود ہیں۔ یہ خوبیاں اس حد تک ہیں کہ انھیں کسی ایک مجلس میں نہیں بیان کیا جا سکتا لہٰذا یہ بات یاد رکھو کہ اگر کسی شخص نے تمہارے سامنے ان کے فضائل بیان کئے ___ تو تم ان کی تصدیق کرنا۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ وَعَلِيًّا وَ الْاَئِمَّةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْتُهُمْ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا .

لوگو! جو کوئی اللہ ، اس کے رسولؐ علیؑ ابن ابی طالب اور ان تمام اماموں کا جن کا کہ میں ذکر کر چکا ہوں ، اطاعت گزار ہو ، تو اس کا کیا کہنا ـــ یہ اس کی بہت بڑی جیت ہے ۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
اَلسَّابِقُوْنَ اِلٰى مُبَايَعَتِهٖ وَ مُوَالَاتِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ .

لوگو! دیکھو! ـــ جو شخص علیؑ کی بیعت کرنے ، انکے زیر فرمان ہونے اور امیر المومنینؑ کی حیثیت سے انھیں سلامی دینے میں پیش قدمی کریں گے وہ جنت کی فضاؤں میں اپنی کامیابی اور کامرانی کی بہاریں دیکھیں گے ـــ لوگو! وہ بات کرو جس سے خدا کی خوشنودی میسّر آئے ۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
قُوْلُوْا مَا يَرْضَى اللّٰهُ بِهٖ عَنْكُمْ مِنَ الْقَوْلِ فَاِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَاغْضَبْ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۞

اگر تم لوگ اور زمین کی ساری آبادی بھی کافر ہو جائے تب بھی خدا کا کچھ نہیں بگڑے گا
پالنے والے تو سارے مومنین کو بخش دے ـــ اور جو کفر کی راہ پر چلنے والے ہوں ان پر اپنا غضب نازل فرما ـــ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وہ کتابیں جن سے اِستفادہ کیا گیا

کتاب کا نام	صاحبِ تصنیف
قرآن حکیم	
اسبابُ النزول	علی ابن احمد واحدی
الفصول المہمہ	ابن صبّاغ مالکی
الکواکب الدرّیہ	شیخ عبدالرؤف مناوی
الطبقات الکبریٰ	ابن سعد
اقبال الاعمال	سیّد ابن طاؤس
الاحتجاج	علامہ احمد ابن علی طبرسی
البدایۃ والنہایہ	ابنِ کثیر دمشقی
ارجح المطالب	عبیداللہ امرتسری
المحاسن والمساوی	احمد بن حسین البیہقی
اسعاف الراغبین	شیخ محمّد صبّان
اصول کافی	محمّد ابن یعقوب کلینی
الولایۃ	محمّد ابن جریر طبری

التنبیہ والاشراف	علی بن حسین مسعودی
السیرۃ النبویّہ	احمد زینی دحلان
القول الفصل	حدّاد
الغدیر	علّامہ عبدالحسین امینی
آثار الباقیہ	ابُوریحان بیرونی
بحار الانوار	علّامہ محمّد باقر مجلسی
بشارۃ المصطفیٰ	عماد الدّین طبری
تفسیر درِّ منثور	جلال الدّین سیوطی
تفسیر جامع البیان	محمّد ابن جریر طبری
تفسیر القرآن العظیم	حافظ ابن کثیر دمشقی
تفسیر فرات	فرات ابن ابراہیم
تفسیر مفاتیح الغیب	فخر الدّین رازی
تفسیر رُوح المعانی	سیّد محمود الوسی
تفسیر فتح البیان	نواب صدّیق حسن خان
تاریخ بغداد	حافظ ابُوبکر خطیب بغدادی
تاریخ کامل	ابن اثیر جزری
تذکرۃ الخواص	سبط ابن جوزی

تاریخ شعری لصدر الاسلام (القصیدۃ العلویّہ)	عبد المسیح انطاکی
ثمار القلوب	ابُو منصور ثعالبی
حبیب السّیر	غیاث الدّین
خصال	شیخ صدوق
روضتہ الواعظین	محمّد ابن فتّال نیشاپوری
روضتہ الصفاء	ابن خاوند شاہ
ریاض النّضرہ	محبّ الدّین طبری
صحیح مُسلم	مُسلم بن حجّاج نیشاپُوری
ظہر الاسلام	احمد امین
عمدۃ القاری شرح بُخاری	بدر الدّین عینی
عقد الفرید	ابن عبد ربّہ
عبقات الانوار	مولانا میر حامد حُسین لکھنوی
فتح القدیر	محمّد بن علی شوکانی
فتح الباری	ابن حجر عسقلانی
فرائد السمطین	شیخ الاسلام حموینی
کشف الغمّہ	اربلی

کنزالعمال	علی متقی حنفی
کفایۃ الطالب	محمدابن یوسف گنجی
مجمع الزوائد	ہیثمی الشافعی
مناقب خوارزمی	خوارزمی حنفی
مانزل من القرآن فی علیؑ	ابُونعیم اصبہانی
مطالب السئول	محمدابن طلحہ شافعی
مودۃ القربیٰ	سیدعلی ہمدانی
معارج النبوۃ	ملامعین کاشفی
معالم العلماء	علامہ ابن شہرآشوب
معجم الادباء	یاقوت حموی
معجم البلدان	یاقوت حموی
ملحمۃ الغدیر	بولس سلامہ
ناسخ التواریخ	میرزا محمدتقی سپہر
نُورالابصار	مؤمن بن حسن شبلنجی
نظم دررالسمطین	حافظ محمدبن یُوسف زرندی
وفیات الاعیان	ابن خلکان
ینابیع المودہ	سلیمان ابن خواجہ کلاں قندوزی